بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شمارہ 51/52

شرح چندہ سالانہ 250 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

29 ذوالقعدہ 6 ذوالحجہ 1427 ہجری 21/28 فتح 1385 ہش 21/28 دسمبر 2006ء

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ"

اے مسرور! یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی خطبہ جمعہ جو 16 دسمبر 2005ء کو مسجد اقصیٰ قادیان دارالامان سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ پوری دنیا میں ٹیلی کاسٹ ہوا جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' نہایت شان کے ساتھ پورا ہوا۔ اوپر خطبہ جمعہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نیچے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے وقت سامعین کا ایک منظر

استقبال

دہلی ایئرپورٹ پر مرکزی نمائندگان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے انتظار میں (11 دسمبر 2005)

مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک زونل امیر کشمیر ایئرپورٹ دہلی پر حضور انور کو گلدستہ پیش کرتے ہوئے۔

فیروزپور اور امرتسر کے ریلوے حکام حضور انور سے ملاقات کرتے ہوئے

امرتسر ریلوے سٹیشن پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال (15 دسمبر 2005)

بٹالہ میں حضور انور کا استقبال (15 دسمبر 2005)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز S.S.P بٹالہ کی کتاب "نشوں سے دُور نیا سویرا" کا اجراء فرماتے ہوئے (15 دسمبر 2005)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان آمد پر احباب قادیان کے استقبال کا جواب دیتے ہوئے (15 دسمبر 2005)

مستورات نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا (15 دسمبر 2005)

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے ہوئے (15 دسمبر 2005)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کی الٰہی بشارات

ارشاد باری تعالیٰ

☆......"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْن"۔(الصف10)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کردے خواہ مشرک برا منائیں۔

"هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ" (سورۃ الجمعہ: آیت نمبر3-4)

ترجمہ: وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے

☆......"كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ" (آل عمران:111)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ"۔ (سورۃ نور:56)

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد حتىٰ تكون السجدة الواحدة خير ا من الدنيا وما فيها"۔(صحیح بخاری پارہ ۱۳ کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوں۔ عادل حکم ہو کر۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر یعنی سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور مال اس بہتات سے ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا ان کے زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

☆......"فاذا رايتموه فبايعوه ولو حبواً على الثلج فانه خليفة الله المهدى" (ابوداؤد جلد ۲ باب خروج المہدی)

ترجمہ: کہ اے مسلمانو! جب تمہیں اس کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور مہدی ہوگا"۔

اسی طرح آنحضرتؐ نے اس تک سلام پہنچانے کے بارہ میں تاکیدی حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"فليقرئه منى السلام" "اسے میری طرف سے سلام کہے۔ (درمنثور جلد2 صفحہ 445) بحار الانوار جلد 13 صفحہ 183 مطبوعہ ایران)

☆......"تكون النبوة فيكم ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون خلافة علىٰ منهاج النبوة فتكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون ملكاً عاضاً فتكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون ملكاً جبرية فتكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالىٰ ثم تكون خلافة علىٰ منهاج النبوة ثم سكت"۔(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

یعنی اے مسلمانو! تم میں یہ نبوت کا دور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہوگی (اور گویا اس کا تتمہ ہوگی) اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اٹھ جائے گی۔ اس کے بعد کاٹنے والا (یعنی لوگوں پر ظلم کرنے والی) بادشاہت کا حصہ آئے گا یہ حکومت اگرچہ کہ ظلم کے طریق سے اجتناب کرے گی اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے۔ ❀❀❀

وہ حسین لمحے!

جب حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کو یہ خوشی کی خبر سُنائی کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دہلی استقبال کیلئے جانے والے مرکزی وفد میں خاکسار کا نام بھی ہے تو دل خوشیوں سے جھومنے لگا اور 11 دسمبر 2005ء کی اس مبارک تاریخ کا بڑی بے صبری سے انتظار ہونے لگا جس وقت حضور انور نے دہلی ایئرپورٹ پر جلوہ افروز ہونا تھا۔

اس مبارک گھڑی کے انتظار میں قادیان اور دہلی میں زور وشور سے تیاریاں شروع ہوگئیں اور ہم لوگ مورخہ 9 دسمبر کو دہلی کیلئے روانہ ہوگئے۔ 11 دسمبر بروز اتوار ایک بجے کے قریب ارضِ ہند پر مہدی معہود کے خلیفہ برحق کا قدم مبارک پڑا ہمیں ایئرپورٹ کے V.I.P گیٹ کے پاس لائن میں کھڑا ہونے کے لئے کہا گیا۔ لائن میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان بھارت کے مختلف صوبوں کے اُمراء کرام نہایت صبر و وقار سے انتظار میں کھڑے تھے اور بار بار گیٹ کے دروازے کی طرف دیکھتے اور پھر زیرلب دعائیں کرتے تھے کہ خلیفۂ وقت کے قدم مبارک ارضِ ہند پر لازوال اور بے شمار برکتوں کے تحفے لیکر آئیں کہ اچانک وہ چہرہ پُرنُور پگڑی اور شیروانی میں ملبوس نُور کی کرنیں بکھیرتا ہوا تیز قدمی سے آنے والے قافلہ کے ہمراہ گیٹ سے باہر کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا یوں مانو فضا تھم گئی، وقت رُک گیا، اور ایک لمحے کے لئے ایسا پُرسکوت ماحول ہوگیا کہ شاید سوئی گرنے کی آوازیں سُنائی دے جائے سب حیران و ششدر کھڑے اپنی اپنی قسمت پر نازاں تھے کہ یکدم نعرہ ہائے تکبیر اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازوں نے فضا کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ اتنے میں حضور اقدس نے قریب آکر پہلے کھڑے ہوئے کشمیر کے امیر صاحب محترم عبدالحمید صاحب ٹاک کو شرف مصافحہ بخشا پھر اس کے بعد سب ہی اپنی اپنی باری کا انتظار کرنے لگے۔ حضور انور نے سب سے ہی مصافحہ کیا کچھ باتیں کیں حال احوال دریافت فرمایا اور پھر قافلے کے ہمراہ مسجد بیت الہادی دہلی میں رونق افروز ہوئے وہاں پر بھی بھاری تعداد میں احباب جماعت نہایت ادب سے لائنوں میں حضور انور کے انتظار میں کھڑے تھے حضور اقدس نے ہاتھ ہلا کر اور مسکرا کر سب پر ایک عجیب قسم کا سکون و اطمینان بکھیر دیا۔

راقم الحروف کی ڈیوٹی شعبہ ملاقات میں تھی اس اعتبار سے میری یہ خوش قسمتی رہی کہ وقتاً فوقتاً حضور اقدس کے دیدار ہوتے رہے لیکن یقین جانئے کہ اس دیدار کے ساتھ ساتھ میں نے اس ڈیوٹی کے ذریعہ یہ بات مشاہدہ کی کہ احمدیوں کے دلوں میں اپنے امام کیلئے کس قدر محبت ہے اور یہ محبت صرف بڑوں کو ہی نہیں بچے بھی اپنی توتلی زبان سے اس کا اظہار کر رہے تھے۔ خدا جانے ان کے لاشعور میں یہ احساس کہاں سے پیدا ہوگیا تھا کہ خلیفہ وقت ان کے خاندانوں کا ہی نہیں بلکہ ان کے وجودوں کا بھی حصہ ہے۔ اور یہی چیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء عظام کی عظیم الشان صداقت کی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ:

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِم لَو اَنفَقْتَ مَا فِي الاَرضِ جَمِيعًا مَا اَلَّفتَ بَيْنَ قُلُوبِهِم وَلكِنَّ اللّهَ اَلَّفَ بَينَهُم اِنَّهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (انفال: 63)

اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا وہ یقیناً کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

قادیان کے احباب کی یہ خوش قسمتی رہی کہ حضور انور نے انہیں اپنے دفتر میں ملاقات کا شرف عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ان کے گھروں میں بھی ان کی خیر و عافیت دریافت کی فوٹو کھچوائے تحفے تقسیم فرمائے ان ملاقاتوں میں سے بعض کو نمونہ کے طور پر ہم نے اس شمارہ میں شائع کیا ہے۔

محبت کے ان نظاروں میں عجیب عجیب لطیفے بھی ہوئے۔ ہر گھر یہ چاہتا تھا کہ حضور ان کی فیملی کے ساتھ فوٹو کھچوائیں ان کی اشیاء کو متبرک کریں اور ان کے گھروں کے کمرے کمرے کو اپنی برکتوں سے بھر دیں لیکن یہ سب کچھ اتنی جلدی میں ہو جاتا تھا کہ حضور انور کو گھر سے واپس جاتے ہوئے دیکھ کر اہلِ خانہ بس ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہی رہ جاتے۔ ایک گھر کی کہانی اس طرح ہے انہوں نے بڑے بڑے پلان بنائے کہ کمرے سے صوفہ باہر نکال کر حضور کو اس پر بٹھائیں گے وہ ادھر صوفہ صحن میں نکالنے لگے کہ دوسری طرف حضور انور ان کے گھر میں داخل ہوگئے صوفہ دروازے میں پھنس گیا وہ نوجوان جو اُس باہر لا رہے تھے چھوڑ کر باہر آگئے اس طرح ان کی یہ خواہش بھی ادھوری رہ گئی کہ حضور ان کے ساتھ بیٹھ کر فوٹو کھچوائیں اور یہ بھی خواہش ادھوری رہ گئی کہ حضور ان کے گھر کے کمروں میں تشریف لائیں۔ حضور انور صحن کے باہر ہی فوٹو کھچوا کر تشریف لے گئے ایسی کہانیاں قادیان کے ہر گھر کی ہیں۔ بعض دفعہ کوئی ممبر تصویر کھچوانے سے پیچھے رہ جاتا تو حضور اس کی شکل دیکھ کر ہی بھانپ جاتے اور فرماتے آؤ فوٹو کھچوالو۔ حضور ہر ایک کی دلداری فرماتے اور ہر ایک پر محبت کے پھول لُٹاتے۔

الحمدللہ کہ ہم کتنے امیر ہیں اور کتنا گھنا سایہ ہے ہمارے سروں پر قادیان کے احباب کو اس روز احساس ہوا کہ مرکز میں رہائش رکھنے کا ان کو کتنا بڑا انعام ملا ہے کتنا بڑا احسان مالکِ حقیقی نے ان پر کیا ہے ہم اس کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔

اسی طرح ہندوستان کے غریب احمدیوں کی بھی خوش قسمتی تھی کہ ہر ایک نے کئی کئی بار حضور انور سے ملاقات کی دفتر میں ملاقات، مساجد میں ملاقات، بہشتی مقبرہ میں ملاقات، ہزاروں غریب احمدی جو کبھی بھی لنڈن نہیں جاسکتے تھے دیوانہ وار کسی بھی طرح جوق در جوق قادیان تشریف لائے اور اپنے پیارے امام سے ملاقات کی۔

لیکن اس احسان اور خوش نصیبی کا جواب یہ ہے کہ ہمارے پیارے امام نے قادیان سے جاتے ہوئے اور بعد میں اپنے خطبات و خطابات میں ہم سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ہم پر جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں ہم کو اور ہماری نسلوں کو چاہئے کہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور محبت کا جواب اسی حقیقی محبت سے دیں جو تقاضائے وقت ہے۔

احباب قادیان اور بھارت کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور اقدس نے فرمایا تھا:-

"ایک احمدی جو یہاں آیا یا رہا میں یہی حُسنِ ظن رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق ہی اسے کھینچ لایا ہوگا۔ اس لئے میں آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اس بستی کا حق ایک احمدی پر یہی ہے اور ایک احمدی کا فرض جو اس بستی میں رہتا ہے یہ ہے کہ صرف دنیا کو اپنا مقصد نہ بنائیں درویشوں کی نسلیں بھی ہیں، نئے آنے والے بھی ہیں سب یہ بات یاد رکھیں کہ خدا سے ایسا تعلق قائم کریں جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے یہاں آنے والے لوگوں کو بھی غیروں کو بھی نظر آئے۔

پھر فرمایا:-

"اپنے ایمان کی فصلوں اور باغوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے اور ان کو ثمر آور بنانے کیلئے تقویٰ پر ہی چلنا ہوگا اللہ کا خوف دل میں پیدا کرنا ہوگا۔ تمام نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور تمام برائیوں کو بیزار ہو کر ترک کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ آباؤ اجداد کی بزرگی کام آئے گی نہ کوئی خاندان کام آئے گا نہ کوئی قبیلہ کام آئے گا۔ (خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 16 دسمبر 2005 بمقام مسجد اقصیٰ قادیان بحوالہ بدر 20/27 دسمبر 2005 صفحہ 17)

حضور اقدس کو قادیان سے تشریف لے گئے ایک سال بیت گیا ہے قریباً اس ایک سال میں ہم نے جو خوشیاں حاصل کی ہیں ادارہ بدر نے کوشش کی ہے کہ مضامین و تصاویر کی شکل میں احباب جماعت کی خوشیوں کی عکاسی کریں۔ اور ان خوشیوں کی سالگرہ منائیں اس کیلئے اس مرتبہ یہ خاص نمبر ترتیب دیا گیا ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے پسند آئے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام

''چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو خلافت کو تیس برس تک جانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسول کریم کی وفات کے بعد صرف تیس سال تک خلافت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہو جائے تو ہو جائے کچھ پرواہ نہیں''۔ (شہادۃ القرآن)

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب الله لا غلبن انا ورسلی (المجادلہ آیت ۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی محبت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اس طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور انکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا''۔ (الوصیت صفحہ 7-6)

نیز فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی'' (الوصیت صفحہ ۷)

''خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشادات

''چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیت کامل طور پر رکھی گئی ہے اسلئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ ''وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض'' خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے'' (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

''خلافت کیسری کی دُکان کا سوڈا واٹر نہیں، تم اس بکھیڑے میں کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے، نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے۔ اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔'' (بدر 4 جولائی 1912)

''خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات

اس لئے میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کے قیام کیلئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی ہی اس لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اُسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا مگر اُس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اُسے قائم رکھوں گا گویا اس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مدنظر نہ رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ پس مسلمانوں کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اپنے آپ کا موت کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں۔ اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ چینل بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گزارتی ہے تم ایک ٹنل ہو۔ جس کا کام یہ کہ وہ فیضان الٰہی جو رسول کریم ﷺ کے ذریعہ حاصل ہوا اسے آگے چلاتا چلا جائے۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی اور اگر تم اس فیضان الٰہی کے راستے میں روک بن گئے اس کے راستے میں پتھر بن کر کھڑے ہو گئے تو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہوگا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم اسی طرح مر جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں''۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر 5 صفحہ 120-119)

''تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی...... بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں تم میں سے اگر ایک مارا جائے تو اس کے بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے'' (درس القرآن صفحہ 73)

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں لوگوں کو خیال تھا کہ انکی زندگی تک یہ سلسلہ ہے لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو پھر بھی یہ سلسلہ قائم رہا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق لوگ کہنے لگے وہ بڑے عالم ہیں ان پر سلسلہ کا دارومدار ہے۔ لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو ان کے بعد سلسلہ اور بھی بڑھا اس طرح ہمارے بعد بھی یہ سلسلہ بڑھتا جائے گا جب تک نظام قائم رہے گا اور جماعت میں اطاعت کا مادہ رہے گا لیکن جب لوگ نظام کو توڑیں گے تو پھر خدا کی سنت ہے کہ وہ برکتیں اٹھا لیتا ہے ہاں خدائی سلسلے آدمیوں پر نہیں ہوا کرتے وہ خدا کے منشاء کے مطابق قائم ہوتے ہیں'' (الفضل 29 نومبر 1927)

''خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں اور سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم یا وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں'' (خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936 الفضل 31 جنوری 1936)

''درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعود علیہ السلام دوبارہ دنیا میں لائے تھے''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشادات

''ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جائے تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقصان نہیں

وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے'' (الفضل 17 مارچ 1967)

'' درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اُس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی اسکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو ! احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے خود رکھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ انکی رہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کی درخشندہ مستقبل کی ضامن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی اگرچہ خلیفۃ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا۔ لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب مسیح الموعود المہدی المعہود کا وصال ہو جائے یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے۔ لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعودؑ دوبارہ دنیا میں لائے تھے''۔ (خطبہ فرمودہ 17 اپریل 1970 بمقام لیگوس۔ نائجیریا)

'' آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند اور آپ کے حقیقی جانشین حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا فرمایا کہ ناکامی میرے خمیر میں نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ بھی چونکہ قدرت ثانیہ ہے اور آپ کا ظل ہے اور آپ کی نیابت میں آپ کے مشن کی تکمیل کی ضامن ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے خمیر میں بھی ناکامی نہ تھی اور نہ ہے...... تاریخ شاہد ہے کہ 1914ء سے لیکر 1967ء تک وہ شاندار کام ہوئے اور اسلام کو وہ شاندار ترقیات نصیب ہوئیں کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کا جب وصال ہوا تو بعض لوگوں نے سمجھا کہ بس اب خلافت احمدیہ باہمی نزاع کی نظر ہو کر رہ جائے گی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعودؓ کے حسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلافت ثالثہ کا انتخاب ایسے پر امن طریق پر عمل میں آیا کہ دشمنوں کی ساری اُمیدوں پر پانی پھر گیا'' (الفضل 17 اگست 1971)

'' آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشادات

'' آپ یاد رکھیں اگر خلیفۃ المسیح سے آپ کی بیعت سچی ہے اگر خلیفۃ المسیح پر آپ کا اعتماد ہے آپ جانتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور آج دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی نمائندگی کا اس کو حق حاصل ہے تو پھر اپنے فیصلوں اور اپنی آراء کو اس کی رائے پر اس کے فیصلے پر کبھی ترجیح نہ دیں۔ اگر آپ نے کبھی ترجیح دی تو حبل اللہ سے آپ کا ہاتھ چھوٹ جائے گا اور قرآن کریم کی یہ آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا آپ کو حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں دے گی آپ مشورہ دیتے ہیں اور مشورہ میں تقویٰ ضروری ہے اور بسا اوقات ایک ناتجربہ کار آدمی تقویٰ پر مبنی مشورہ بھی دیتا ہے اور وہ مشورہ قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس لئے آخری فیصلہ دین میں نبی اور نبی کے بعد خلیفہ کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے'' (بحوالہ احمدیہ گزٹ امریکہ صفحہ 54 سن 1983)

'' میں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی''۔ (خطبہ بر موقعہ پہلا یورو پین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فرمودہ 29 جولائی 1983)

'' ذات باری کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے یہ بڑے عجیب نمونے ہیں ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلا آیا اور گزر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہیں پہنچ سکا اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی...... یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔ (خلاصہ خطبہ 18 جون 1982)

'' خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی خلیفہ وقت ذاتی تقویٰ میں جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 1982)

'' سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتے کیونکہ خلیفہ کا تعلق خدا کی پسند سے ہے''
(الفضل انٹرنیشنل ۱۲ اپریل ۱۹۹۳)

'' دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے''

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

'' یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح وہ پہلے نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا، پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ میں ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354)

'' یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپ کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اور یہ دائمی دور بھی آپ کی ہی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے''۔ (خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

'' قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے یہ وہ لڑی ہے، جس میں جماعت موتیوں کے مانند پروئی ہوئی ہے اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبے کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کم تر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کی فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو اس طرح وہی شخص اسلام کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا'' پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے''

☆...... '' ہمارا رب کتنا پیارا رب ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کیلئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والا ہے''

(خصوصی پیغام لندن 11 مئی 2003 مطبوعہ بدر 20/27 مئی 2005ء)

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں جبکہ ہر ایک نے بہت سے ربّ بنائے ہوئے ہیں ہر احمدی کو چاہئے کہ ہمیشہ رَبُّنَا اللّٰہ کو اپنے ذہن میں دہراتا رہے۔

خود مسلمانوں نے زمانے کے امام کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کو محدود کر دیا ہے۔

ایک مومن بندے کو چاہئے کہ وہ اس ذات کی طرف متوجہ ہو جس کے انعاموں اور احسانوں کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے اس کے ایسے عبادت گزار بنیں اور اس کی ایسی عبادت کریں جو روح کے جوش سے ہو رہی ہو ایسی عبادت جس میں ایک کشش ہو۔

اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربُّ العَالَمِیْن کے مختلف معانی کا پرمعارف تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 24/نومبر 2006ء بمطابق 24/نبوت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربّ کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے کچھ وضاحت کی تھی اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھا تھا، اسی مضمون کو آج بھی جاری رکھوں گا۔ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربّ العالمین کی صفت کی جو وضاحت فرمائی تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس میں تمام صفات جمع ہیں، وہ بھی جن کا ہمیں علم ہے اور وہ بھی جن کا ہمیں علم نہیں اور یہ تمام صفات انتہائی نقطۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ ہر نقص سے پاک ہے اور حسن و احسان کے اعلیٰ نقطے پر پہنچا ہوا ہے جو اس کی صفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ حُسن اور احسان خوبصورتی کے اُس اعلیٰ نقطہ تک پہنچا ہوا ہے کہ جس کا انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ ربّ العالمین کے بندے پر جو انعامات اور فضل ہیں یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی دین ہیں نہ کہ بندے کا کمال، یہ ایک ایسا احسان ہے جس کا مقابلہ تو کیا احاطہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ احسان کی یہ صفت ربّ العالمین کے اظہار سے ظاہر فرمائی ہے اور اس صفتِ ربوبیت سے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جو اس کائنات میں موجود ہے، جسے ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے، جو سائنس دانوں کے علم میں آئی ہے یا نہیں آئی، یہ سب فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر انسان اپنے پر ہی نظر ڈالے تو روزمرہ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات نظر آتے ہیں۔ کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان ایسے تجربات سے گزرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور احسان کی وجہ سے اس واقعہ کے بدنتائج سے محفوظ رہتا ہے۔ کئی لوگوں کے ساتھ حادثات ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ ایسا حادثہ ہوا ہے اور کار کا اس طرح حال ہوا تھا کہ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اس حالت میں اندر بیٹھی ہوئی سواریاں بچ کس طرح گئیں؟ خراش تک نہیں آئی اور صحیح سالم باہر آ گئیں۔ تو ہر ایک کے ساتھ ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی غانا میں کئی ایسے واقعات ہوئے جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ پر یقین بڑھتا ہے، بعض دفعہ وہاں کے حالات ایسے خراب ہوتے تھے کہ بہت ساری ضرورت کی چیزیں مہیا نہیں ہو سکتی تھیں لیکن حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہمارا اور بچوں کا سامان کرتا رہا، پرورش فرماتا رہا، بہت سارے مواقع پر خطرناک حالات سے محفوظ رکھا۔ اس کے علاوہ بھی زندگی میں کئی مواقع آتے ہیں اور یہ ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر ہر ایک اپنے پر نظر ڈالے تو اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ ہی ہے جو بہت ساری باتوں سے اسے محفوظ رکھتی ہے، بچاتی ہے، اس کی پرورش کرتی ہے، اور جس کے احسانوں کے نیچے انسان دبا ہوا ہے۔

ربّ العالمین صرف مشکل سے ہی نہیں نکال رہا بلکہ احسان یہ ہے کہ اس کے ساتھ انعامات کی بارش بھی ہو رہی ہے۔ صرف تکلیف دُور کرنے کا احسان نہیں ہے بلکہ انعامات سے نوازنے کا احسان بھی ہے۔ اگر دل مردہ نہ ہو جائیں اور احساس مر نہ جائیں تو انسان اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور ربوبیت کا کبھی شمار نہیں کر سکتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے ساتھ یہ اعلیٰ نقطہ پر پہنچا ہوا احسان کا جو سلوک ہے، یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے اور ایک مومن بندے کی اس طرف توجہ ہونی چاہئے کہ وہ اس ذات کی طرف کھنچے اور متوجہ ہو جس کے انعاموں اور احسانوں کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے اس کے ایسے عبادتگزار بنیں اور اس کی ایسی عبادت کریں جو روح کے جوش سے ہو رہی ہو ایسی عبادت ہو جس میں ایک کشش ہو، صرف خانہ پُری والی عبادت نہ ہو۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے شکرانے کا اظہار جو ایک مومن بندے کی طرف سے ہونا چاہئے۔

اس مضمون کے مختلف پہلو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کہاں کہاں اور کس طرح کام کرتی ہے۔ بیشمار جگہ پر اس کا ذکر ہے۔ احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے بندے کو نوازتا ہے۔ پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مختلف زاویوں سے ہمیں کھول کر بتایا ہے کہ اس صفت کے تحت اللہ تعالیٰ کتنے احسانات اور انعامات سے نواز رہا ہے۔

پرانے مفسرین میں علامہ رازی کی بھی اچھی تفسیر ہے۔ انہوں نے اس بات کی جو تفسیر کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ثابت کرنے کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہے اس وجہ سے کہ وہی ہے جو ہر چیز کو جب تک وہ برقرار اور باقی ہے، بقا عطا کر رہا ہے۔ یعنی وہی قائم رکھتا ہے، وہی سہارا دیتا ہے، صحیح راستے پر ڈالتا ہے، کسی بھی چیز کی بقا کے لئے جو کچھ ضروری ہے وہ مہیا فرما رہا ہے۔

پھر وہ لکھتے ہیں کہ مُرَبّی یعنی پرورش اور تربیت کرنے والے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اس غرض سے پرورش اور تربیت کرتے ہیں تا وہ مُرَبّی خود اس سے فائدہ اٹھائے۔ یعنی تربیت کرنے والا خود اُس سے فائدہ اٹھائے جس کی وہ تربیت کر رہا ہے۔ دوسرے وہ جو اس غرض سے پرورش کرتے ہیں تا وہ شخص جس کی پرورش کی جا رہی ہے وہ فائدہ حاصل کر سکے، (ذاتی فائدہ نہ ہو بلکہ دوسرے کے فائدہ کے لئے) تو کہتے ہیں کہ مخلوقات میں سے سب کی تربیت و پرورش پہلی قسم کی ذیل میں آتی ہے کہ انسان اگر کسی کی پرورش کر رہا ہے تو اس لئے کر رہا ہے تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ کیونکہ وہ دوسرے کی پرورش اور تربیت اس مقصد سے کرتے ہیں تا اس سے خود بھی فائدہ اٹھائیں خواہ یہ فائدہ از قسم جزا ہو یا تعریف و مدح میں ہو۔ یعنی چاہے اس سے ایسا فائدہ پہنچ رہا ہو جو ظاہری و مادی فائدہ ہو یا اس لئے کسی کو رکھا ہو۔ بعضوں نے اپنے ساتھ لوگ رکھے ہوتے ہیں، تعریف کرنے کے لئے حوالی موالی اکٹھے کئے ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم کا مربی صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! مَیں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا تا کہ تم مجھ سے فائدہ حاصل کرو نہ کہ اس غرض سے کہ مَیں تم سے فائدہ اٹھاؤں۔ پس اللہ تعالیٰ دیگر تمام پرورش کرنے والوں اور احسان کرنے والوں کے برخلاف پرورش و تربیت کرتا اور احسان فرماتا ہے۔

پھر وہ آگے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے غیر کی ربوبیت کئی جہتوں سے مختلف ہوتی ہے۔ ایک فرق تو یہ

بیان کردیا جومَیں نے پہلے پڑھا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ کوئی بھی غیر اللہ جب کسی کی تربیت کرتا ہے تو جتنی اس کی تربیت کرنا چاہے اس کے خزانے میں اتنی کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نقصان اور کمی کے عیب سے بہت بلند وبالا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّن شَیْءٍ اِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر:22)

پھر تیسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو دیگر محسن ہیں جب کوئی محتاج ان کے سامنے اپنی ضرورت کے لئے اصرار کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں اور اس غریب، ضد کرنے والے کو اپنی عطا سے محروم کردیتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا سلوک اس سے برعکس ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو دعا میں الحاح اور تکرار کرتے ہیں۔

چوتھا فرق یہ ہے کہ ماسوی اللہ محسنین ایسے ہوتے ہیں کہ جب تک ان سے مانگا نہ جائے وہ نہیں دیتے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو کسی سوال کرنے والے کے سوال سے قبل ہی عطا کردیتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں جب آپ ماں کے پیٹ میں جنین تھے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی پرورش کی اور اس وقت بھی کی کہ جب آپ عقل سے عاری تھے اور سوال کر ہی نہیں سکتے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی آپ کی حفاظت کی اور احسان فرمایا جبکہ آپ عقل وہدایت سے محروم تھے۔

پانچویں بات یہ کہ ماسوی اللہ محسن کا احسان اس محسن کے فقر، غیر حاضری یا موت کی وجہ سے منقطع ہو جاتا ہے۔ یعنی جو احسان کرنے والا ہے اگر اس کے حالات خراب ہو جائیں یا موجود نہ ہو یا مر جائے تو احسان ختم ہو گیا جبکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا سلسلہ تو کسی صورت میں منقطع نہیں ہوتا۔

پھر یہ کہ اللہ کے سوا محسن کا احسان دیگر قوموں کو چھوڑتے ہوئے صرف کسی ایک قوم تک محدود ہوتا ہے، اس کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ علی العموم تمام عالم کو اپنے احسان سے نوازے جبکہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور تربیت کا فیض ہر ایک وجود تک پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ فرمایا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف: 157) کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

یہ تمام امور ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی رَبُّ الْعَالَمِیْن اور تمام مخلوقات کو اپنے احسان کا فیض پہنچانے والا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن فرمایا ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جسمانی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے وہاں روحانی فائدہ بھی پہنچاتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ جسمانی فوائد ہی دے رہا ہے بلکہ مختلف قوموں میں، مختلف جگہوں پر، مختلف حالات میں اللہ تعالیٰ مصلح اور نبی بھیجتا رہتا ہے تاکہ انسانوں کی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔

پھر وہ لکھتے ہیں کہ صفت ربّ، ربوبیت اور تربیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ آخری سورتوں میں صفت ربّ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والے زمانے میں بھی انسان کی تربیت کا وسیلہ بنایا ہے۔ جیسا کہ وہ ماقبل بھی انسان کی تربیت کرتا چلا آرہا ہے۔ یا گویا بندوں کی زبان سے کہا گیا ہے کہ اے میرے اللہ تربیت واحسان تیرا کام ہے، پس تو مجھے فراموش نہ کرنا اور میری امید کو نامراد نہ کرنا۔

سورہ اَلْفَلَقْ اور اَلنَّاس کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ اس میں صفت ربّ کا ذکر یہ بتانے کے لئے کیا گیا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ وہ ذات ہے جس کی ربوبیت اور احسان، اے بندے! تجھ سے کبھی بھی منقطع نہ ہوگی۔ پس یہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آئندہ بھی نبوت کا راستہ کھلا ہے مصلح کا راستہ کھلا ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تربیت کے لئے مبعوث فرماتا ہے، جس کو دوسرے مسلمان نہیں مانتے۔ تو ربّ کی صفت پہ اگر یقین ہو اور ایمان ہو تو پھر اس بات پر بھی یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نبی بھیج سکتا ہے جبکہ ہمارے دوسرے دوست کہتے ہیں کہ نہیں بھیجتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تمام دنیا کا خدا ہے۔ اور جس طرح اس نے تمام قسم کی مخلوق کے واسطے ظاہری جسمانی ضروریات اور تربیت کے مواد اور سامان بلا کسی امتیاز کے مشترک طور پر پیدا کئے ہیں اور ہمارے اصول کے رُو سے وہ ربّ العالمین ہے اور اس نے اناج، ہوا، پانی، روشنی وغیرہ سامان تمام مخلوق کے واسطے بنائے ہیں اسی طرح وہ ہر ایک زمانے میں ہر ایک قوم کی اصلاح کے واسطے وقتاً فوقتاً مصلح بھیجتا رہا ہے۔ جیسے علامہ رازی نے بھی لکھا تھا کہ سوال کرنے والے کے سوال سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ جب دیکھ لیتا ہے کہ دنیا بگڑ رہی ہے، حالات خراب ہو رہے ہیں تو اس وقت مصلح بھیج دیتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جن قوموں یا مذہبوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انہی کو خاص کیا ہوا ہے جیسا کہ (اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں آریوں کا اور یہودیوں یا عیسائیوں کا ذکر کیا ہے) ان کا خیال یہ ہے کہ صرف انہیں میں ہی مصلح آسکتے ہیں، انہیں میں نیک لوگ پیدا ہو سکتے ہیں، انہیں میں نبی آسکتے ہیں، اسرائیلیوں سے باہر کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ اس بات سے اللہ تعالیٰ کو تمام جہانوں کا ربّ نہیں سمجھتے لیکن اسلام کے خدا کا تصور ربّ العالمین کا ہے، اس لئے قرآن کریم کی ابتداء ہی اس لفظ سے ہے۔

آپ فرماتے ہیں: ’’پس ان عقائد کے ردّ کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے اُن کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا‘‘۔ فرمایا کہ ’’سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے‘‘۔ ہر جگہ کا، ہر ملک کا ربّ ہے۔ ’’اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتے ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کردیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھیرایا۔‘‘

(پیغام صلح .روحانی خزائن جلد 23صفحہ 442,441)

پس اس زمانے میں ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے نتیجہ میں ہمیں یہ فیض ملا۔ اس سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگ میں اپنی اس صفت کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں بھی ذکر کیا تھا کہ بیسیوں جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت ربّ کا ذکر فرمایا ہے اور مومنوں کو مختلف طریقوں سے یہ احساس دلایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ تمہاری بقا اور تمہاری سلامتی چاہے وہ جسمانی ہو یا روحانی ہو، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ سب میری ذات سے وابستہ ہے، مَیں جو تمہارا ربّ ہوں اس لئے ہمیشہ میری طرف جھکو اور مجھ سے مانگتے رہو۔

فرمایا کہ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ (المومن :61) اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو مَیں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ یاد رکھو تمہاری ضروریات کو پورا کرنے والا مَیں ہوں۔ اب تک جو کچھ تمہیں ملا اور تم نے زندگی گزاری وہ میرے احسانوں کی وجہ سے تھا، میرے انعاموں کی وجہ سے تھا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھو کہ کسی اور کے حضور نہیں جھکنا بلکہ ذہن میں ہمیشہ یہ رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات ہیں جو ہمارا ربّ ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمیشہ مجھے پکارو مَیں دعائیں سننے والا ہوں، اپنی ضروریات میرے حضور پیش کرو مَیں ان کو پوری کروں گا۔ پس اگر میری عبادت نہیں کرو گے تو صفت ربوبیت کی وجہ سے جو دنیاوی ضرورتیں اللہ تعالیٰ پوری کر رہا ہے وہ کرتا رہے گا لیکن پھر قیامت والے دن ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اس لئے فرمایا ہمیشہ عبادت کی طرف توجہ دو۔

پھر فرماتا ہے اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ (المومن:62) کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو دکھانے والا بنایا یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر انسان شکر نہیں کرتے۔

پچھلی آیت سے آگے یہ آیت ہے۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں شکر گزاری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنی صفت ربوبیت کے تحت ہماری تسکین کے لئے کتنے سامان ہمارے لئے مہیا فرمائے ہیں۔ پس یہ سب کچھ تقاضا کرتا ہے کہ اس کا شکر گزار بندہ بنا جائے۔ فرمایا دن اور رات بنا کر تمہارے کام اور آرام کے لئے آسانیاں پیدا کردی ہیں، وقت کی تعیین کردی۔ اگر کام اور آرام کے لئے تمہاری فطرت میں بعض باتیں رکھی تھیں تو وہ حالات بھی پیدا فرما دیئے ہیں جن سے تم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکو، ان پر غور کرو اور شکر گزار بندوں میں سے بنو۔

پھر فرمایا ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ (المومن:63) یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ، ہر چیز کا خالق، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم کہاں بہکائے جاتے ہو۔

پھر دوبارہ وہی فرمایا کہ اتنے احسانات ہیں جن کو تم گن نہیں سکتے۔ پس یاد رکھو کہ شکر گزار بندے بنتے

ہوئے،اس کے آگے جھکتے ہوئے اسی کی عبادت کرنی ہے۔اس سے مانگنے کے لئے کسی اور ربّ کی تلاش نہ کرو۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے ربّ کے حکموں کی نافرمانی نہ کرو۔ ہمیشہ یادرکھو کہ وہی ایک معبود ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ورنہ تم اگر کسی اور کو معبود سمجھ رہے ہوتو پھر بھٹکتے پھروگے۔

پھر فرمایا كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ (المومن:64) اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (المومن:65) یعنی اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور آسمان کو تمہاری بقا کا موجب بنایا اور اس نے تمہیں صورت بخشی اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق عطا کیا یہ ہے للہ تمہارا ربّ۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

پس کسی کے بہکاوے میں آنے کی بجائے اس خدا سے تعلق جوڑو جس نے تمہاری پیدائش سے پہلے ہی تمہاری بقا کے سامان پیدا فرمائے۔ زمین و آسمان کی بے شمار مخلوق تمہاری خدمت کے لئے لگائی۔ تمہیں خوبصورت شکل عطا کی، تمہیں رزق بخشا۔ یہ سب چیزیں، یہ سب باتیں تمہیں اس طرف توجہ دلاتی رہیں کہ تمہارا ایک ربّ ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے، اس کے آگے جھکے رہو گے تو انعامات میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔ شکر گزار بندے بنو گے تو اور اضافہ ہوگا، اور ملے گا، تمہاری جسمانی اور روحانی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں گی۔

پھر فرمایا هُوَالْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (المومن :66) وہی زندہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تو یہ ساری آیتیں لگاتار اسی طرف توجہ دلا رہی ہیں، ایک ہی سورۃ کی آیتیں ہیں اور ترتیب وار ہیں۔ پھر دوبارہ اسی پر زور دے رہا ہے، فرماتا ہے کہ ان جسمانی اور روحانی نعمتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالص ہوکر اللہ کی عبادت کرو کیونکہ وہی زندہ خدا ہے، باقی ہر چیز کو فنا ہے۔ پس دنیا کی فانی چیزوں کے پیچھے نہ دوڑو بلکہ اس زندہ خدا سے تعلق جوڑو جو کل کائنات کا ربّ ہے کیونکہ اسی میں تمہاری روحانی اور جسمانی بقا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ بار بار ہمیں جن مختلف انعاموں اور احسانوں کا ذکر فرما کر اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اسے ہی ربّ العالمین سمجھیں تو یہ سب ہماری بہتری کے لئے ہے اسے پتہ ہے کہ انسان جلد شیطان کے بہکاوے میں آجاتا ہے اس لئے بچتا رہے۔ پس یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ ہمارا ربّ جو بہت پیار کرنے والا ربّ ہے، ہمیں ہمارے بہتر انجام کے راستے دکھا رہا ہے کہ یہ راستے ہیں جن پر چل کر ہم اپنا انجام بہتر کرسکتے ہیں ورنہ شیطان تو راستے پہ کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جو ہمارا ربّ ہے اس کو تو ہماری کسی بات کی ضرورت نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے نیک کاموں پر خوش تو ضرور ہوتا ہے لیکن اس لئے نہیں کہ اس کو ضرورت ہے کہ بندے اس کی تعریف کریں یا اس کی عبادت کریں۔ اس کی خوشی اس لئے ہے کہ اس کے بندے نیک رستے پر چلنے والے ہیں، جہنم کے عذاب سے بچنے والے ہیں۔ اپنے نیک بندوں اور جو سیدھے راستے پر لوٹ آنے والے ہوں، کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو اس ماں سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کو اپنے گم شدہ بچے کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔

نیک کام کرنے پر ہمارا رب کس طرح نوازتا ہے، اس کا ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے اور پاکیزہ چیز ہی اللہ کی طرف جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر اسے بڑھاتا جاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے (گھوڑے کے بچے) کی پرورش کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ تعرج الملئکۃ والروح الیہ وقولہ الیہ یصعد الکلم الطیب۔)

گھوڑے کا بچہ تو ایک عمر تک آکے رک جاتا ہے۔ فرمایا یہ جو تم صدقے کرتے ہو وہ یہاں تک بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ جیسا بڑا ہوجاتا ہے۔

تو یہ ہیں ہمارے ربّ کے احسان کرنے کے معیار۔ کیا ایسے ربّ کو چھوڑ کر بندہ کسی اور طرف جانا پسند کرے گا یا کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن لاشعوری طور پر ہم سے کئی ایسی غلطیاں ہوجاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوتی ہیں، اس کی تعلیم کے خلاف ہوتی ہیں، اس کے احکامات کے خلاف ہوتی ہیں۔ تو اس لئے ہمیشہ اس کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے اور مغفرت طلب کرنے کے راستے بھی ہمارے اسی ربّ نے ہمیں دکھائے ہیں اور سکھائے ہیں تاکہ یہ انعاموں اور احسانوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ میرے سے استغفار کرتے رہو، میرے سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو تاکہ مَیں تم پر انعامات اور احسانات کی بارش کرتا رہوں۔

پس اس زمانے میں ہر احمدی کو چاہئے کہ ہمیشہ رَبُّنَا اللّٰہ کو اپنے ذہن میں دوہراتا رہے، جبکہ ہر ایک نے بہت سے ربّ بنائے ہوئے ہیں جو ظاہری نہیں چھپے ہوئے ہیں، شرک انتہا کو پہنچا ہوا ہے، زمانے کے امام کا انکار کرکے خود مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کو محدود کردیا ہے اور کررہے ہیں کہ زمانے کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نبی نہیں بھیج سکتا جبکہ اس کی ضرورت ہے۔ ایک طرف ضرورت کا اظہار کررہے ہیں، دوسری طرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے بھی انکاری ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے مَیں اس صفت کے تحت بغیر مانگے بھی دیتا ہوں اور حالات کو بہتر کررہا ہوتا ہوں، تو یہاں مانگا بھی جارہا ہے تب بھی نہیں دے رہا اس لئے کہ خود انہوں نے اس صفت کو محدود کردیا ہے۔ جو آیا ہوا ہے اس کو ماننے کو تیار نہیں، یہ تصور ہی نہیں کہ کوئی نبی یا مصلح آسکتا ہے اور یہ لوگ پھر اس کا نتیجہ بھی بھگت رہے ہیں، بے امنی اور بے سکونی کی کیفیت خاص طور پر مسلمان ملکوں میں ہر جگہ طاری ہے، تو ان حالات میں ایک احمدی ہی ہے جسے اپنے اللہ کی ربوبیت کا صحیح فہم و ادراک ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر ہم نے بھی اپنے فرض ادا نہ کئے، اپنی عبادتوں کو زندہ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے نہ بنے اور اس انعام اور احسان کی قدر نہ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اور اس تعلیم کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالا جو آپ نے ہمیں دی ہے اور جو آپ ہم پر لاگو کرنا چاہتے تھے، ہم میں دیکھنا چاہتے تھے، جس کی آپ ہم سے توقع رکھتے ہیں، تو ہمارے دعوے پھر صرف دعوے ہی ہوں گے کہ ہم نے اپنے ربّ کو پہچان لیا ہے اور ہم اس کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف دعووں پہ تو جو زائد انعامات ہیں وہ نہیں دیا کرتا، اللہ تعالیٰ نے کہا ہے خالص ہوکر میرے آگے جھکو۔

اللہ کرے کہ ہم حقیقی معنوں میں اپنے ربّ کی پہچان کرنے والے ہوں تاکہ دوسروں کو بھی اس حسن سے آگاہ کرسکیں اور دنیا میں ایک ربّ کی عبادت کرنے والے زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں تاکہ امن اور سکون قائم ہو۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی

احمدی طلباء سے توقعات

(شیراز احمد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی طلباء و طالبات کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کیلئے جو ہدایات فرمائی ہیں اور حضور انور کی اُن سے جو توقعات ہیں اُن کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

۱۔ احمدی طلبہ کو تعلیم کے ہر میدان میں آگے قدم بڑھانا چاہئے تاکہ مستقبل میں وہ دنیا کے رہنما بن سکیں اور نئی ایجادات، تحقیقات دُنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔

۲۔ مستقبل میں اگر دنیا کو ماہر سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر، ماہر زراعت، ماہر معاشیات یا کسی اور تعلیمی میدان کے ماہر کی تلاش ہو تو وہ سب جماعت احمدیہ میں پائے جائیں۔

۳۔ احمدی طلبہ کا نصب العین یہ ہو کہ ہم اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے کیوں کہ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے اور اپنی علمی صلاحیتوں سے انسانیت کی خدمت کریں گے۔

۴۔ آئندہ زمانہ میں اعلیٰ تعلیم کے بغیر انسان کو زندگی گزارنا مشکل ہوگا۔

۵۔ تبلیغ اسلام کیلئے بھی احمدی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہئے کیوں کہ دنیا والے صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی بات ہی توجہ سے سنتے ہیں۔ اگر احمدی اعلیٰ تعلیم یافتہ، متقی اور شریعت پر کاربند ہوں گے تو لوگ خود بخود ان کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اگر دنیوی تعلیم حاصل کرنے کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ دین کی خدمت کی جائے تو دنیوی تعلیم بھی دینی تعلیم کے برابر کا درجہ رکھتی ہے۔

۶۔ کمپیوٹر کی تعلیم بھی حاصل کرنا ضروری ہے۔

۷۔ والدین چاہے پڑھے لکھے ہوں یا پڑھے لکھے نہ ہوں وہ اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف پوری توجہ دیں۔ احمدی طلبہ اپنے ملک کے بہترین طلباء میں شمار ہونے چاہئیں اور انہیں اپنے ملک کا قائد اور رہنما بننا چاہئے۔

۸۔ والدین کو گھر میں ایسا ماحول بنانا چاہئے کہ انکے بچے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں ہر احمدی طالب علم کو تعلیم کے ہر میدان میں آگے بڑھنا چاہئے۔

۹۔ احمدی طلبہ کو حصول تعلیم کے سلسلہ میں سخت مشقت اور محنت کرنی چاہئے کیونکہ مستقبل میں حکومتوں کی باگ ڈور ان کے سپرد ہوگی۔ لہٰذا احمدی طلبہ کو فضولیات میں اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہئے والدین کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کریں۔

۱۰۔ احمدی طلباء کی سوچ اور مقصد اور ان کا نصب العین بلند ہونا چاہئے اُنہیں بہت دُعا کی اور محنت کی عادت ہونی چاہئے تاکہ وہ ہر امتحان میں اسی فیصد سے زیادہ نمبرات حاصل کر سکیں انہیں اپنی کلاس میں اوّل پوزیشن حاصل کرنی چاہئے بلکہ تعلیمی بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں پہلی دس پوزیشن احمدی طلبہ کی ہونی چاہئیں۔

۱۱۔ احمدی بچیوں کو بھی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہئے اگرچہ وہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل نہ کر سکیں تاہم یونیورسٹی کی اعلیٰ ترین تعلیم ضرور حاصل کریں۔ انہیں دینی و دنیوی دونوں تعلیمات سے آراستہ ہوکر انسانیت کی خدمت کرنی چاہئے اس طرح وہ اپنی اولاد کی بھی بہتر رنگ میں تربیت کر سکیں گی۔ احمدی بچیوں کو سائنس کے مضامین یا مختلف زبانوں میں مہارت حاصل کرنی چاہئے تاکہ وہ جماعتی کتب کے تراجم کر سکیں اُنہیں قرآنی علم بھی حاصل کرنا ضروری ہے۔

۱۲۔ احمدی بچیوں کو ارضیات Geology کا مضمون نہیں لینا چاہئے کیوں کہ اس میں مختلف مقامات کیلئے سفر اختیار کرنا پڑتا ہے۔

۱۳۔ تعلیم کے دوران احمدی بچیوں کو پردہ اور لباس کے تعلق سے قرآنی احکام کی پوری اور سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ جب احمدی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کی شادی کر دینی چاہئے شادی کے بعد وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکتی ہیں۔

۱۴۔ احمدی طلباء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کرنی چاہئے۔

۱۵۔ احمدی طلباء کو صحافت کی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہئے تاکہ میڈیا میں ان کا داخلہ ہو سکے۔

۱۶۔ احمدی طلباء کو سائنس کے مضامین میں مہارت۔ حاصل کرنی چاہئے تاکہ اپنے ملک کے بہترین سائنسدان بنیں اور ملکی ضروریات کو پورا کریں اور ان کو دیکھ کر مخالفین اسلام پر اعتراضات نہ کر سکیں اسطرح اپنی سائنسی خدمات سے اسلام کا نام روشن کرنے والے ہوں گے۔

۱۷۔ احمدی طلباء کو علم فلکیات Astronomy بھی حاصل کرنا چاہئے۔

۱۸۔ احمدی طلبہ کو مضامین کے انتخاب سے قبل کونسلنگ ضرور لینی چاہئے۔ انہیں ایسے مضامین کا انتخاب کرنا چاہئے جن کے ذریعہ وہ انسانیت و ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں صرف دوسروں کی دیکھا دیکھی یا آسان مضامین کا انتخاب نہیں کرنا چاہئے۔

19۔ ہر جماعت میں کونسلنگ کا انتظام ہونا چاہئے اس سلسلہ میں ماہرین کو مدعو کر کے احمدی طلبہ کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ سوال و جواب کی مجلس بھی ہونی چاہئے تاکہ احمدی طلبہ ماہرین سے استفادہ کر سکیں طلبہ کو خود بھی غور و فکر کرنا چاہئے کہ کون سا پیشہ اختیار کر کے ملک و قوم کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔

۲۰۔ طلبہ کو روزانہ گھر پر اسکول میں پڑھے ہوئے اسباق کی دہرائی کرنی چاہئے دہم جماعت تک کے طلباء کو کم از کم چار گھنٹے روزانہ گھر پر مطالعہ کرنا چاہئے کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کو کم از کم چھ گھنٹے مطالعہ کرنا چاہئے۔ امریکہ میں ایک طالب علم روزانہ اوسطاً 14 گھنٹے یونیورسٹی اور گھر پر ذاتی مطالعہ کرتا ہے جبکہ یورپ میں یہ اوسط 13 گھنٹے اور روس میں 12 گھنٹے ہے۔

۲۱۔ امتحان میں پرچہ حل کرنے سے قبل ہاتھ اُٹھا کر دُعا ضرور کرنی چاہئے۔

۲۲۔ احمدی طلبہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر علم قرآن بھی حاصل کرنا چاہئے اس طرح وہ دنیوی تعلیم میں بھی نئی تحقیق کر سکیں گے۔ قرآن کریم سے انہیں تحقیق کے وہ نکات حاصل ہوں گے جو دنیوی پروفیسر بھی نہیں سکھا سکیں گے۔

۲۳۔ احمدی طلبہ کو اسکول/کالج/یونیورسٹی میں اپنی منفرد پہچان بنانی چاہئے۔ ان کا لباس وضع قطع چال چلن ایسا ہو کہ اسلامی تعلیم کا جیتا جاگتا مجسمہ ہوں۔

۲۴۔ احمدی طلباء کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں۔ قرآن کریم سے استفادہ کریں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ زندگی کا مقصد عبادت الٰہی ہے۔ روزانہ پنجوقتہ نمازیں ادا کریں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو پنجوقتہ نماز باقاعدہ ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حفاظت میں رکھے گا احمدی طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

۲۵۔ احمدی طلبہ میں تعلیم کی وجہ سے ایک نئی تبدیلی پیدا ہونی چاہئے انہیں دینی تعلیم حاصل کرنی چاہئے تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر سکیں احمدی طلبہ کا نمونہ ایسا ہو کہ غیر یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ احمدی طلبہ پاک کردار نیک سیرت اور عبادت گزار ہیں ملک و قوم کی خدمت کرتے ہیں اور انہیں کی وجہ سے ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

۲۶۔ احمدی طلبہ خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ اگر اس نیک ارادہ کے ساتھ علم حاصل کریں کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ان کی تعلیم آسان کر دے گا۔

۲۷۔ احمدی طلباء کو روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ساتھ ساتھ معلومات عامہ اخبارات و رسائل کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے۔

۲۸۔ اپنی تعلیمی کورس کی کتب کے علاوہ بھی دیگر کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

۲۹۔ احمدی طلبہ کو اپنے ہم جماعتوں کو بلا جھجک تبلیغ کرنی چاہئے انہیں اسلام کی حسین تعلیمات سے روشناس کرانا چاہئے اگر احمدی طلباء کی سیرت اور اخلاق دوسروں سے ممتاز ہوں گے تو دوسرے طلبہ خود بخود کھنچے چلے آئیں گے۔

احمدی طلبا صرف دوسرے طلباء اور احمدی طالبات صرف طالبات کی حد تک تبلیغ کریں۔

۳۰۔ احمدی طلبہ اپنے ساتھ جماعتی لٹریچر بھی رکھا کریں۔ جب اسکول/کالج میں فرصت کا وقت ہو تو اس کا مطالعہ کریں یا کتاب باہر نکال کر رکھ دیں۔ ایسا کرنے سے دیگر طلباء اس کتاب کو دیکھ کر سوالات کریں گے یا خود اُٹھا کر پڑھیں گے۔ اس طرح احمدی طلباء کو تبلیغ کے نئے رستے سوچتے رہنا چاہئے۔

۳۱۔ احمدی طلبہ اپنے اساتذہ / پروفیسر صاحبان وغیرہ کو جماعتی لٹریچر پیش کریں خصوصاً اسلامی اصول کی فلاسفی Revelation Rationality knowledge, and Truth

۳۲۔ کالج یونیورسٹی میں احمدی طلباء کو اسلامی موضوعات پر سیمینار منعقد کروانے چاہئیں یہ سیمینار ہر ماہ منعقد ہوں 40-60 طلبا سے ہی سیمینار شروع کریں اس کے لئے سٹوڈنٹس ایسوی ایشن سے مدد لی جا سکتی ہے۔ جب آپ کسی اپنی جماعت میں سیمینار کریں گے تو وہ خود بخود اس جگہ بھی آجایا کریں گے۔

۳۳۔ مستقبل میں جماعت کو بہت بڑی تعداد میں مبلغین کی بھی ضرورت پیش آئے گی۔ جامعہ احمدیہ میں ایسے طلباء آنے چاہئیں جو اپنے سکول میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے ہوں۔

۳۴ حضور انور نے طلباء کو یہ بھی ٹارگیٹ دیا ہے کہ مجھے آئندہ ایک نو ڈاکٹر عبد السلام چاہئیں یعنی ایک سو ایسے احمدی سائنسدان جو نوبل انعام پانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ انشاء اللہ۔

حضور انور کے مندرجہ بالا ارشادات پر عمل درآمد کرانے کیلئے نظارت تعلیم کی طرف سے ہندوستان کی تمام جماعتوں کے احمدی طلبہ کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا رہے گا انشاء اللہ۔ جنوری ۲۰۰۷ سے اس سلسلہ میں ہر جماعت میں نظارت تعلیم کے نمائندگان دورہ بھی کریں گے انشاء اللہ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدی طلبہ، والدین، اساتذہ اور عہدیداران کو حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁

قارئین بدر کو نئے سال اور عید الاضحیہ کی

بہت بہت مبارک باد!

صدسالہ خلافت جوبلی

اور ہماری ذمہ داریاں

جلال الدین نیر ناظر بیت المال آمد قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ میں قائم اور جاری ہونے والی خلافت علی منہاج النبوت کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر رسالہ ''الوصیت'' میں اپنے بعد خلافت کے قیام کے بارہ میں معین رنگ میں پیشگوئی فرمائی اور ساتھ ہی جماعت مومنین کو یہ خوشخبری بھی سُنائی کہ یہ خلافت (جو اصل میں اللہ تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کی مظہر ہے) ایک مستقل اور پائیدار نعمت خداوندی کے طور پر ہوگی جس کا فیضان ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِي اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی ...... تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔'' (رسالہ الوصیت: صفحہ 6)

رسالہ الوصیت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مثال اور اپنے وصال سے متعلق الہامات بیان کرنے کے بعد آپ نے احباب جماعت کی تسلی کے لئے انہیں بشارت دیتے ہوئے مزید فرمایا:

''اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ...... ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (رسالہ الوصیت، صفحہ ۸،۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس تحریر میں جس نظام خلافت کے قیام کی بشارت دی اس کی عظمت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس تحریر کے فوراً بعد آپ نے اپنی بعثت کے عظیم الشان مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا'' (رسالہ الوصیت: صفحہ ۹،۸)

آپ کی ان دونوں تحریرات سے یہ ظاہر ہے کہ اسلام کی عالمگیر اشاعت اور دیگر سب اَدیان پر اس کے کامل غلبہ کا ظہور اور آپ کی بعثت کے عظیم الشان مقصد کا حُصُول آپ کے بعد قائم ہونے والے بابرکت نظام خلافت کے ذریعہ مقدر ہے۔ یہ امر خلافت احمدیہ کی عظمت کو خوب واضح کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریرات 20 دسمبر 1905 کی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق نظام خلافت کے قیام کا وقت قریب آیا تو اس کی عظمت کی طرف دنیا کو متوجہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام اس بارہ میں معین تاریخ سے بھی آگاہ فرما دیا۔ دسمبر 1907 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

''ستائیس کو ایک واقعہ'' (19 دسمبر 1907)

اس الہام کے ٹھیک پانچ ماہ بعد 27 مئی 1908 کو دنیا کی مذہبی تاریخ میں ایک عظیم الشان واقعہ رونما ہوا یہ وہ واقعہ ہے جس کی خبر خالق کائنات نے پہلے سے دے رکھی تھی یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آفاقی نظام کی بنیاد رکھنے کا واقعہ الہاماً بتایا گیا 27 تاریخ کو (یعنی 27 مئی 1908 کو) جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات نہایت شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔

27 مئی کو قادیان اور بیرون قادیان کے جو احمدی قادیان میں جمع تھے اور ان میں جماعت کا چیدہ حصہ بھی شامل تھا انہوں نے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا خلیفہ منتخب کر کے آپ کے ہاتھ پر اطاعت اور اتحاد کا عہد باندھا۔ اس انتخاب اور بیعت میں صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے جملہ افراد اور تمام حاضر الوقت احمدی اصحاب شریک وشامل تھے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ کا یہ پہلا اجماع خلافت کی تائید میں ہوا۔ بالکل اسی طرح جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال کے بعد خلافت کی تائید میں پہلا اجماع ہوا تھا اور بلا اختلاف رائے سب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

نشأۃ ثانیہ میں اسلام کے اس عالمگیر غلبہ کی جد وجہد کو جاری رکھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد 1914ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ خلیفۃ المسیح ثانی ہوئے۔ 1965ء میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ خلیفہ ہوئے۔ اور 1982ء میں حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ ہوئے اور پھر آپ کے بعد 2003ء میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین بنا کر قدرت ثانیہ کا پانچواں مظہر بنایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے بار بار پوری ہوئی۔

قدرت ثانیہ کا ظہور یعنی نظام خلافت کا آغاز مئی 1908 میں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ 2008 میں یعنی تقریباً 17 ماہ بعد اللہ تعالیٰ کی اس عظیم اور بیش قیمت نعمت کو ایک سو سال ہو جائیں گے اس عظیم نعمت کے شکرانے کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ 2008ء میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جائے اور اس جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کے لئے ایک منصوبہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے اس منصوبہ کے دو مقاصد ہیں

پہلا مقصد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بیش قیمت نعمت یعنی خلافت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور شکر ادا کرنا۔

دوسرا مقصد خلافت کی ضرورت اہمیت اور برکات سے دنیا کو آگاہ کرنا۔ خاص طور پر اپنی آئندہ نسلوں کو خلافت کی ضرورت اہمیت اور اس کی برکات سے روشناس کروانا اور ان کے اندر خلافت کے ساتھ سچی وابستگی اور ذاتی تعلق پیدا کرنا ہے۔

ان عظیم مقاصد کے حصول کے لئے اموال کی بھی ضرورت تھی نظام وصیت کے ذریعہ غیر معمولی مالی قربانی کرنے والے نیک پاک باز گروہ کی ضرورت تھی۔ اس لحاظ سے نظام خلافت اور نظام وصیت جس کا تعلق بیت المال سے ہے دونوں لازم وملزوم ہیں اشاعت اسلام کے موجودہ تقاضوں اور غرباء و مساکین اور یتامیٰ بیوگان اور مسافر و مصیبت زدگان اور نئے داخل ہونے والوں کی تالیف قلوب کے اغراض کے پیش نظر نظام وصیت میں شامل ہونے والے ایسے پاک باز اور تمام بنی نوع انسان کو توحید کی طرف کھینچنے اور ان کو دین واحد پر جمع کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لئے غیر معمولی مالی قربانی کرنے والے ایک ایسے پاک گروہ کی ضرورت تھی جو مال کی محبت سے دستبردار ہو کر خدا کی محبت کے حصول میں ترقی کرے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عظیم الشان نظام وصیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یکم اگست 2004ء کے اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے میں فرماتے ہیں:-

''آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905 سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ وصیت کے نظام کو سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔ تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پھر آپ صد سالہ خلافت جوبلی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''پھر بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ 2008 میں خلافت کو بھی سو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سو سالہ جوبلی منانی چاہئے۔ تو بہرحال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے وہ کیا کرتے ہیں رپورٹس دیں گے تو پتہ

گے گا لیکن میری یہ خواہش ہے 2008 میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں ور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پُورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔

آپ مزید نظام وصیت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''دنیاوی لحاظ سے بھی اگر اس نظام کی اہمیت کا اندازہ لگانا ہے تو آج سے ساٹھ سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک تقریر فرمائی جلسے کے موقعہ پر، ''نظام نو'' کے نام سے چھپی ہوئی کتاب ہے اسے پڑھیں تو آپ کو اندازہ ہو کہ آج کل دنیا کے ازموں اور مختلف نظاموں کے جو نعرے لگائے جا رہے ہیں وہ سب کھوکھلے ہیں اور اگر اس زمانہ میں کوئی انقلابی نظام ہے جو دنیا کی تسکین کا باعث بن سکتا ہے جو روح کی تسکین کا باعث بن سکتا ہے جو انسانیت کی خدمت کرنے کا دعویٰ حقیقت میں کر سکتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ نظام وصیت ہی ہے''

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو کے 2004 میں اپنے اختتامی خطاب میں جس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ 2005 تک یعنی ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار موصی مزید شامل ہو جائیں تا کہ یہ تعداد پچاس ہزار ہو جائے تا کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ سو سال میں اس آسمانی نظام میں پچاس ہزار افراد شامل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کو کس شان کے ساتھ پُورا کیا اس کا اظہار آپ نے خود جلسہ سالانہ قادیان 2005 کے اختتامی خطاب میں یوں فرمایا:

''گزشتہ سال یو کے کے جلسہ سالانہ پر میں نے تحریک کی تھی کہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں اور اس پاک نظام میں اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگی پاک کرنے کے لئے شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر کم از کم 50 ہزار موصیان ہو جائیں اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جو تعداد تھی اس میں تقریباً 15 ہزار اور شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو کے جلسہ تک درخواست دہندگان کی تعداد پوری ہو گئی تھی۔ 100 سال تو آج دسمبر میں پورے ہو رہے ہیں لیکن جو مجلس کارپرداز پاکستان کو درخواستیں پہنچیں ہیں بھارت کی شاید زیادہ بھی ہوں وہ تقریباً ساڑھے ستارہ ہزار ہیں۔ میں نے پندرہ ہزار کہا تھا ابھی بہت سے وصیت فارم جماعتوں میں پڑے ہوئے ہیں اور میرے خیال میں اس سے کہیں زیادہ درخواستیں آچکی ہیں جن کا کارپرداز کا خیال ہے بہر حال جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے توجہ دی اب اگلا ٹارگٹ تھا کہ اس وقت جو کمانے والے ہیں یا 2008 تک جو بھی کمانے والے ہوں گے اس کا 50 فیصد نظام وصیت میں شامل کرنا ہے۔ انشاء اللہ۔''

اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرا ٹارگٹ کہ 2008 تک پوری دنیا میں کمانے والے احمدی احباب و خواتین کا 50 فیصد نظام وصیت کے پاک نظام میں شامل ہو جائیں اس ٹارگٹ کو پورا کرنے میں تمام دنیا کی جماعتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری کوشش کر رہی ہیں جہاں تک ہندوستان کی جماعتوں کا تعلق ہے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نہ صرف نظام وصیت میں شامل ہو رہے ہیں بلکہ صد سالہ خلافت جوبلی کے روحانی پروگرام پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ مالی پروگراموں کو بھی عملی شکل دینے کی خاطر اپنے اپنے گرانقدر وعدہ جات اور ادائیگی کرتے ہوئے مالی قربانی کا عملی مظاہرہ بھی کر رہی ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے منصوبہ کو باقاعدہ عملی شکل دینے کے لئے ایک سینٹرل کمیٹی کی منظوری فرمائی ہے۔ سینٹرل کمیٹی کی تجاویز میں سے ایک تجویز مالی قربانی بھی ہے جو کہ تمام تقاریب پر خرچ ہوں گے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہر ملک ایک رقم جو کہ اس ملک کے بجٹ کے 10% کے برابر ہوگی مالی سال میں مختص کرے گا یعنی 2005 تا 2006، 2006 تا 2007، 2007 تا 2008 یہ رقم انجمنوں کے بچت میں سے اور ملک کی جماعتوں میں سے عطایا کے ذریعہ سے وصول کی جائے۔ ہندوستان کے لئے سالانہ تیس لاکھ روپے کی رقم تجویز کی گئی ہے۔ گویا ہندوستان کے ذمہ 2008 تک 90 لاکھ روپے کی ذمہ داری ہے۔

مرکزی صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی 2008 نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اجازت مرحمت فرما دیں تو امراء نیشنل صدور سے مشورہ کر لیا جائے کہ حضور انور کی خدمت مین ایک رقم شکرانہ کے طور پر پیش کی جائے جسے حضور جیسے مناسب خیال فرمائیں خرچ کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔

سینٹرل کمیٹی نے اس کے لئے دس لاکھ پونڈ سٹرلنگ جمع کرنے کا ٹارگٹ رکھا ہے۔ اس ٹارگٹ کو سامنے رکھتے ہوئے ہندوستان نے 30 لاکھ روپے شکرانہ فنڈ کے لئے مختص کیا ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا جانا ہے۔ اس کی بھی حضور انور نے منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ باقی ساٹھ لاکھ رپے کی رقم دیگر ہندوستان میں ہونے والی تقاریب پر خرچ ہونگی۔ اس سے زائد جو اخراجات ہوں گے وہ مرکزی فنڈ سے ہوں گے۔ ان تمام تقاریب کا اختتام 2008 کے جلسہ سالانہ پر ہوگا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس شرکت فرمائیں گے۔

ہندوستان میں صد سالہ خلافت جوبلی تقاریب کو شایان شان منانے کے لئے نوے لاکھ روپے کی ذمہ واری بذریعہ نظارت بیت المال آمد ہندوستان کی جماعتوں پر عائد ہے۔ نظارت بیت المال آمد اس ذمہ داری کو جماعتوں کے مخلصین کے تعاون سے ہی پورا کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی پیاری جماعت عطا کی ہوئی ہے اور ان کے اندر قربانی کا ایسا جذبہ عطا کیا ہوا ہے جس کی مثال موجودہ دور میں دی جانی ناممکن ہے۔ اور یہ ایسی جماعت ہے جو کہ قرآن کریم کے حکم وَاسْمَعُوا وَاَطِيْعُوا پر کما حقہٗ عمل کرنے والی ہے اس بابرکت مالی تحریک پر ہندوستان کی جماعتیں والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اپنی بساط اور طاقت کے مطابق نہ صرف وعدہ جات پیش کر رہی ہیں بلکہ ساتھ کے ساتھ ادائیگی بھی کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ستر لاکھ سے زائد کے وعدہ جات موصولی ہو چکے ہیں اور تیس لاکھ روپے سے زائد کی وصلی ہو چکی ہے الحمد للہ علی ذالک۔

خدا کے فضل سے ہر فرد جماعت خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی اہمیت و برکات سے بخوبی واقف ہے اس لحاظ سے کوئی بھی احمدی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے اپنے آپ کو پیچھے نہیں رکھنا چاہتا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہم امید رکھتے ہیں کہ اس بابرکت تحریک میں جو کہ دراصل ہماری خلافت کے ساتھ عقیدت اور وابستگی کا اظہار ہے انشاء اللہ مقرر کردہ ٹارگٹ سے آگے بڑھیں گے کیونکہ خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ انوار الٰہی کی موسلا دھار بارشوں میں نہا رہی ہے۔

جہاں تک مالی ذمہ داریوں کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم بخوبی نبھا رہے ہیں۔ نظام خلافت اور نظام سلسلہ کی طرف سے جاری ہونے والی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہم اپنا قدم آگے کی طرف بڑھا رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی خلافت کے تئیں ہماری بعض اور اہم ذمہ داریاں ہیں جن کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کے لئے ہمارے خلفاء نے ہمیں وقتاً فوقتاً ہدایات دی ہیں۔ ان ذمہ داریوں پر عمل کرنے میں ہی ہماری روحانی زندگی کی بقاء اور ترقی کا راز مضمر ہے۔ اس تعلق سے خلفاء کرام نے جو نصائح ہماری روحانی زندگی کی بقا کے لئے فرمائی ہیں انہیں کی زبانی چند اقتباسات ذیل میں درج ہیں جس سے ہر احمدی اندازہ کر سکتا ہے کہ خلفاء کے دلوں میں جماعت کے تئیں کس قدر درد اور تڑپ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے ...... چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ساتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔

(خطبات نور صفحہ:13)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:-

''اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ خلافت حبل اللہ ہے اور ایسی رسی ہے کہ اس کو پکڑ کر تم ترقی سکتے ہو اس کو جو چھوڑے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔

(درس القرآن بیان فرمودہ یکم مارچ 1912)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

''ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بن کے اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور جماعت کے اندر اتحاد اور اتفاق کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس حقیقت کو نظر انداز نہ کریں کہ سب بزرگیاں اور ساری ولایت خلافت راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے۔'' (تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ:

''قیامت تک کے لئے خلافت سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عروۃ الوثقیٰ پر ہاتھ پڑ گیا ہو جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں ...... پس آپ اگر خلافت کے ساتھ رہیں گے تو خلافت لازماً آپ کے ساتھ رہے گی۔ اور یہی دونوں کا ساتھ ہے جو توحید پر منتج ہوگا۔ (ماہنامہ خالد مئی 1994ء صفحہ 2 تا 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 3 مئی 2003)

خلافت خامسہ کی عظیم الشان اور بابرکت تحریکات

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نام اپنے پہلے پیغام میں فرمایا:-

''اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا پس اس قدرت کے ساتھ کامل اطاعت اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کی فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

پھر حضور نے فرمایا:-

''خلفاء کی طرف سے مختلف اوقات میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ مساجد کو آباد کرنے کے بارہ میں ہے، نمازوں کے قیام کے بارہ میں ہے، اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الی اللہ کے بارہ میں یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں طاعت درمعروف کے زمرے میں یہی باتیں آتی ہیں تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلاف احکام الٰہی اور خلاف عقل تو کام نہیں کروانے۔ یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دو........ تو واضح ہو کہ نبی یا خلیفہ وقت کبھی بھی مذاق میں بھی یہ بات نہیں کر سکتا۔''

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 343)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ تین سالوں میں جماعت کی تربیت اور ترقی کے بارہ میں مختلف اوقات میں جو بابرکت تحریکات فرمائیں بطور یاد دہانی ان کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت ان تحریکات پر کماحقہ عمل کرنے کی کوشش فرماتے رہیں۔

(1) جماعت احمدیہ انگلستان اور ایم ٹی اے کے کارکنان

''جماعت انگلستان کو اور ایم ٹی اے کو شکریہ ادا کریں جو لوگ یہاں نہیں آسکے انہوں نے جس تفصیل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے دلوں کی تسکین کے سامان پائے اس پر دنیا میں کروڑوں احمدی ایم ٹی اے کے کارکنان کے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے نہ آنے والے مجبوروں کو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا۔ میری اطلاع کے مطابق تو مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض کارکنان مسلسل 48 گھنٹے تک ڈیوٹی دیتے رہے اور پھر تھوڑا سا آرام کرتے تھے۔ یہ سب یقیناً ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ تمام جماعت کو ان تمام کارکنان کے لئے جنہوں نے انتظامی لحاظ سے خدمت کی یا ایم ٹی اے میں خدمات سرانجام دیں، دعا کی خصوصی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے اور آئندہ بھی اسی وفا اور اخلاص کے ساتھ اسی طرح قربانیاں دیتے ہوئے کام کرتے چلے جائیں۔ آمین

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 37,38)

(2) دعا کی تحریک

''اپریل 1903 میں پھر یہ الہام ہے:-''رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا''۔ اے میرے رب میں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔ (تذکرہ)

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2003ء)

(3) ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے قیام کا اعلان

''مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبۂ اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔ تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔ تو کافی سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی، بورڈ آف ڈائریکٹرز ہوگا، جو کہ بیس ممبران پر مشتمل ہوگا اور اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے جو کوئی اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ان کو اجازت ہوگی، دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2003ء)

(4) احمدی ڈاکٹرز کو جماعت کے ہسپتالوں میں خدمت کے لئے عارضی وقف کی خصوصی تحریک

''یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے، مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال نہیں سکیں گے۔''

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 318)

(5) نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف زندگی کی تحریک

''جلسے (جلسہ برطانیہ 2003ء) پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولتیں میسر ہیں۔ اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد بیعت کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزمان سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اسی طرح، ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے لئے بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وہاں بھی ڈاکٹر صاحبان کو اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

پھر پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی بچوں کی تعلیم اور مریضوں کے علاج کے لئے مستقلاً احباب جماعتی انتظام کے تحت مالی اعانت کرتے ہیں اور پاکستان اور ہندوستان جیسے ملکوں میں جہاں غربت بہت زیادہ ہے اس مقصد کے لئے مالی اعانت کرنے والے اس خدمت کی وجہ سے مریضوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ تو اس نیک کام کو بھی احباب جماعت کو جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے کہ دکھوں میں اضافہ بھی تیزی سے ہو رہا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2003ء)

(6) خدمت انسانیت کی تحریک

''جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے۔ جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 2003ء)

(7) انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انٹرنیٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-'' کہ یہ بھی پردہ کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔ بعض لڑکے لڑکی بن کر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔ جب جماعت کا تعارف ہو جائے تو لڑکی خوش ہو جاتی ہے کہ چلو تبلیغ ہو رہی ہے۔ اگر آپ کی نیت صاف ہے تو دوسری طرف جو لڑکا لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی کیا نیت ہے۔ پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں۔ انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اگر تبلیغ ہی کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں ہی کو تبلیغ کریں، لڑکوں کو نہ کریں یہ کام لڑکوں کے لئے ہی رہنے دیں والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2003ء)

(8) بد رسوم ترک کردینے کی تحریک

فرمایا:-''آج بھی عورتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ صرف اپنے علاقہ کی یا ملک کی رسموں کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ بلکہ جہاں بھی ایسی رسمیں دیکھیں

جن سے ہلکا سا بھی شائبہ شرک کا ہوتا ہو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے تمام احمدی خواتین اسی جذبہ کے ساتھ اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔ ہمارے ملکوں میں، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں مسلمانوں میں بھی یہ رواج ہے کہ لڑکیوں کو پوری جائداد نہیں دیتے۔ پوری کیا، دیتے ہی نہیں۔ خاص طور پر دیہاتی لوگوں میں، زمینداروں میں۔ اس کا ایک نمونہ ہے، چوہدری نصر اللہ خان صاحب، کا چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ کو اس زمانہ کے رواج کے مطابق والد صاحب نے ان کی شادی کے موقع پر بہت سارا جہیز دیا اور پھر آپ نے وصیت بھی کر دی کہ آپ کا ورثہ شریعت محمدی کے مطابق تقسیم بھی ہو گا لڑکوں میں بھی اور لڑکیوں میں بھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کی بیٹی کو بھی شریعت کے مطابق حصہ دیا گیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء)

(9) سگریٹ نوشی ترک کرنے کی تحریک

فرمایا! ’’آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے۔ تو یہ سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہر حال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء)

(10) لاٹری حرام ہے

فرمایا! ’’یہی آج کل یہاں یورپ میں رواج ہے، مغرب میں رواج ہے لاٹری کا کہ جو لوگ لاٹری ڈالتے ہیں اور ان کی رقمیں نکلتی ہیں وہ قطعاً ان کے لئے جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ اسی طرح جس طرح جوئے کی رقم حرام ہے اول تو لینی نہیں چاہئے اور اگر غلطی سے نکل بھی آئی ہے تو پھر اپنے پر استعمال نہیں ہو سکتی۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 381)

(11) جادو۔ ٹونے ٹوٹکے سے بچنے کی تحریک

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ: ’’پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں‘‘۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، میں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے، نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنے اثر ڈالتے رہیں گے اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفۂ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ إِنَّا لِلّٰہِ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہوگا۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 764)

(12) نظام جماعت کی پابندی کی تحریک

’’پندرہ سال کی عمر کے بعد جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ یا خدام میں جا کر یہ لوگ اپنے عہدیدار اپنے میں سے منتخب کرتے ہیں اور پھر مرکزی ہدایات کی روشنی میں متفرق امور اور تربیتی امور خود سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں تو بچپن سے ہی ایسی تربیت حاصل کرنے کی وجہ سے، ایسے پروگراموں میں شمولیت کی وجہ سے ان کو ٹریننگ ہو جاتی ہے اور پھر یہی بچے جب بڑے ہوتے ہیں اور جماعتی نظام میں پوری طرح سموئے جاتے ہیں تو جماعتی کاموں میں بھی زیادہ فائدہ مند اور مفید وجود ثابت ہوتے ہیں اور اس نظام کا ایک حصہ بنتے ہیں۔ تو بہر حال انہی ذیلی نظاموں کا حصہ بنتے ہوئے ہر بچہ، جوان، عورت، مرد، جب جماعتی نظام کا حصہ بن جاتے ہیں تو گو جماعتی نظام پہلے ہی، مقدم ہے......... چونکہ ابتداء سے ہی نظام کا تصور پیار و محبت اور بھائی چارے اور مل جل کر کام کرنے کی روح کے ساتھ وہ بچہ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کے ساتھ ہر موقع پر ذاتی پیار و محبت کا تعلق اس ٹریننگ کی وجہ سے ہو رہا ہوتا ہے اور ہو جاتا ہے اس لئے ہر فرد جماعت جب جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہو اور اپنے عہدیداران کی اطاعت بخوشی کرتا ہے تو اس لئے کرتا ہے کہ بچپن سے نظام کے بارہ میں پڑنے والی آواز اور خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور پیار کی وجہ سے مجبور ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت کی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نئے شامل ہونے والے، نو مبایعین بھی ان احمدیوں کے علاوہ بھی جو پیدائشی احمدی ہوں، بڑی جلدی نظام میں سموئے جاتے ہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 515)

(13) دعا کی تحریک

’’یہ دعا خاص طور پر اور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ میں نے کہا تھا ہر نئی خلافت کے بعد اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران: 9) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء)

(14) سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین

’’اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو سچ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے اور جھوٹ سے بیزار ہو کر نفرت کرنے والا بنائے۔ ہر احمدی جدھر بھی جائے اس پر کبھی اس اشارے کے ساتھ انگلی نہ اُٹھے کہ یہ جھوٹا ہے بلکہ ہر انگلی ہر احمدی پر ان الفاظ پر اُٹھے کہ اگر سچائی کا کوئی پیکر دیکھنا ہے تو یہ احمدی جا رہا ہے۔ اگر کسی قوم کے اندر کوئی سچائی دیکھنی ہے، اس دنیا میں موجود حالات میں کسی نے سچائی دیکھنی ہے تو ان احمدیوں میں دیکھو تو ہر احمدی خواہ وہ امریکہ میں رہنے والا ہو یا یورپ میں ہو، ہر دیکھنے والا احمدی کے متعلق یہی کہے کہ سچائی ان کا نمایاں پہلو ہے اور پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس خلق پر قائم رہنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 564)

(15) اگر پردے کی اپنی پسند سے تشریح کرنی شروع کر دیں تو اس کا تقدس کبھی قائم نہیں ہو سکتا

’’شادیوں پر لڑکوں کو کھانا کھلانے کے لئے بلایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ چھوٹی عمر کے ہیں لیکن یہ لڑکے بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں اور ان سے پردے کا حکم ہے اگر وہ چھوٹی عمر کے بھی ہیں تو ان کے ماحول کی وجہ سے ان کے ذہن گندے ہو چکے ہوتے ہیں، ماؤں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ احمدی معاشرے میں احمدی نوجوانوں کی ٹیم بنائی جائے اس طرح خدمت خلق کا کام ہو جائے گا اور اخراجات میں بھی کمی آ جائے گی۔ لجنہ کے فنکشنز میں لجنہ اماء اللہ کی لڑکیاں کام کریں۔ چہرہ چھپانے کا بہر حال حکم ہے۔ اگر پردے کی خود تشریح کرنی شروع کر دیں اور ہر کوئی اپنی پسند کے پردے کی تشریح کرنے لگ جائے تو پھر پردے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ ماں باپ دونوں کو بچیوں کے پردے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ غلط قسم کی غیر احمدی ملازماؤں کو رکھنے کی احتیاط کرنی چاہئے اور ان کو بغیر تحقیق کے نہیں رکھنا چاہئے۔ شریعت نے ڈانس کرنے سے منع کیا ہے اور شرفاء کا ناچ سے کوئی تعلق نہیں۔ شادیوں پر لڑکیاں جو شریفانہ نغمے گاتی ہیں اس میں کوئی حرج نہیں پھر اس موقع پر دعائیہ نظمیں بھی پڑھی جاتی ہیں اور نئے شادی شدہ جوڑوں کو دعاؤں سے رخصت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے کہ خوشیاں مناؤ تو سادگی سے مناؤ اور اللہ کی رضا کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ ہماری کامیابی کا انحصار خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کی طرف جھکنے میں ہی ہے۔‘‘

(16) جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنے کا باقاعدہ انتظام ہو اس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ وقار عمل کریں

’’اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ غریب دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجانا چاہئے تاکہ احساس ہو کہ وہاں ربوہ میں صفائی اور

خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کر سکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔

اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے۔ گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اب وہ احمدی محلے یا احمدی گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے۔

صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں۔ مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔ اپریل 2004ء)

(17) شادی بیاہ پر اسراف کی ممانعت

''آج کل کی شادی بیاہوں پر فضول خرچی اتنی ہوتی ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے، پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بھی، اور یورپ اور مغرب کے دوسرے ممالک میں بھی۔ اب تو بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس طرف لوگوں کو توجہ دلانی چاہئے۔ ایک تو جہیز کی دوڑ لگی ہوئی ہے، زیور بنانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، پھر دعوتوں میں غیر ضروری اخراجات اور نام و نمود کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور جو بے چارہ نہ کر سکے، اگر خود اپنے مسائل کی وجہ سے کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن جو نہ کر سکے اس پر پھر باتیں بناتے ہیں کہ بلایا تھا، وہاں یہ تھا وہ تھا اور پھر کئی کئی دن مختلف ناموں سے رسمیں جاری ہو چکی ہیں اور دعوتیں کی جاتی ہیں۔ دعوت تو صرف ایک دعوت ولیمہ ہے، جو اسلام کی یہ صحیح تعلیم میں ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ تو جس کی توفیق نہیں ہے دکھاوے کی خاطر تو دعوتیں کرنی ہی نہیں چاہئیں اور کبھی اپنے اوپر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے ہاں جب مہمان آتے ہیں ہلکی پھلکی مہمان نوازی فرض ہے وہ کر دی جائے اور پھر جس کے پاس وسائل ہیں وہ اگر دعوت کر لیتا ہے تو اپنے ہی وسائل سے خرچ کرتا ہے۔ اس کی دیکھا دیکھی اپنے پر بوجھ ڈال کر جس کے کم وسائل ہیں جس کی توفیق نہیں ہے اس کو قرض لے کر یا پھر امداد کی درخواست دے کر ایسا نہیں کرنا چاہئے اور کم وسائل والوں کو حتی المقدور کوشش بھی کرنی چاہئے جتنا کم سے کم خرچ ہو کریں کیونکہ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کے نبی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ احساس کمتری کا شکار ہوں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔ اپریل 2004ء)

(18) مجھے جس بات سے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہو۔ احمدی انجینئرز اس سلسلہ میں جائزہ لے کر Feasibility رپورٹ تیار کریں

''حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب میں مختصراً آپ کے سامنے ان خدمات کا ذکر کرتا ہوں جو جماعت افریقہ کے غریب لوگوں کی کرتی ہے اور جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے۔ افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ وہاں کے دور دراز علاقوں میں اگرچہ بین الاقوامی تنظیمیں اور NGOs وغیرہ نے ہینڈ پمپ لگانے کا کام شروع کیا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ ان سب لوگوں کی ضروریات کے لئے بالکل کافی نہیں ہے۔

ہماری جماعت بھی Humanity First کے ذریعہ سے انسانیت کی بھلائی کے اس کام میں مشغول ہے لیکن Technical Knowledge کی کمی اور بور کرنے کے لئے ڈرلنگ مشین (Drilling Machines) نہ ہونے کے باعث ہم اپنی اس خواہش کے باوجود کہ ہم ان ممالک کے غریب لوگوں کی خدمت کریں اپنے ٹارگٹ حاصل نہیں کر سکے۔

جب ہم بور ہول ڈرل کروانے کی غرض سے ان ماہر کمپنیوں سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ اتنی زیادہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں کہ آرڈر دینے کا فیصلہ کرنے کے لئے کئی دفعہ غور کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ایک ہینڈ پمپ لگوانے کے لئے 4000/- پاؤنڈ سے لے کر 5000/- پاؤنڈ تک کی رقم درکار ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں اسی قسم کا ایک ہینڈ پمپ لگانے کے لئے چالیس سے پچاس پاؤنڈ درکار ہوں گے۔ اتنی زیادہ قیمت کی وجہ، ماہرین کے مطابق یہ ہے کہ زمین میں بعض جگہ کچھ گہرائی پر جا کر گریفائیٹ کی چٹانیں ہیں اور ان چٹانوں کی وجہ سے ان جگہوں پر بور ہول کرنے کے لئے ڈائمنڈ (Diamond) کی Bit استعمال کرنی پڑتی ہے جو کہ بہت مہنگی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایک ڈائمنڈ ڈرل ایک بور ہول کے لئے کافی بھی نہیں ہوتی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے ان Technicalities کا تو بہت زیادہ علم نہیں ہے جو اس کام میں ہوتی ہیں یہ انجینئرز اور جیالوجسٹ کا کام ہے لیکن اس سلسلہ میں جس بات میں مجھے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہونا چاہئے ایک احمدی کو اس پہلو سے بہت فکر مند ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے میں آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کر کے ایک Feasibility Report تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرلنگ کر کے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ ہینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کے لئے عمارات تعمیر کر رہی ہے۔ مثلاً مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال وغیرہ۔ اس کے لئے بھی سول انجینئرز اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں اور بعض ممالک میں تو ہمارے پاس کوئی انجینئر یا آرکیٹیکٹ بھی نہیں ہیں جو ہمیں یہ مشورہ دے سکیں کہ کس قسم کی عمارتیں ہمیں بنانی چاہئیں جس سے ہمارا خرچہ بھی کم ہو اور عمارت بھی بہتر ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ میں سے کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔

اسی طرح جیسا کہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ یورپ میں بھی تعمیر اور ڈیزائین کے لئے آپ کی ماہرانہ تجاویز کی ضرورت ہے۔ اکرم احمدی صاحب اور ایسوسی ایشن کے بعض دوسرے ممبران اس سلسلہ میں بہت مددگار ثابت ہوئے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی اسی طرح مددگار ہوں گے لیکن اب ایسوسی ایشن کے ممبران کو افریقی ممالک کے بارہ میں بھی سوچنا چاہئے۔

ایک اور بڑی دقت افریقی ممالک میں بجلی یا برقی طاقت کا میسر نہ آنا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے خیال میں ہمیں سورج سے حاصل کردہ توانائی کے متعلق غور کرنا چاہئے کیونکہ بعض علاقوں میں ڈیزل یا پٹرول سے چلنے والے جنریٹر (Generator) کا استعمال بھی آسان نہیں ہے بعض گاؤں سڑک سے 80,70 میل دور ہوتے ہیں یا ان جگہوں سے جہاں سے پٹرول یا ڈیزل ملتا ہے بہت دور ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان جنریٹرز کے بریک ڈاؤن کی صورت میں کوئی مکینک بھی نہیں مل سکتا جو مرمت کر سکے۔

میرے خیال میں ہمیں اس کے متعلق خوب غور کر کے بنیادی قسم کے Solar System بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس وقت تک جو معلومات مجھے ملی ہیں وہ تو بہت حوصلہ پست کرنے والی ہیں کیونکہ Solar Cells بہت مہنگے ہیں بلکہ پورا سسٹم ہی بہت زیادہ قیمت کا ہے۔ اس لئے میں آپ میں سے اُن کو جو اس فیلڈ کے ہیں یعنی Solar Energy System کی فیلڈ میں، ان کو کہتا ہوں کہ ایسے طریقے اور ڈیزائن تلاش کریں جن سے قیمت میں کمی کی جا سکے۔

یہ آپ کے لئے یعنی احمدی انجینئرز کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے فی الحال امریکہ نے سولر سیل کی Manufacturing کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہمیں اور بھی زیادہ سنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ وقت بہت تیزی سے قریب آ رہا ہے جب آپ دیکھیں گے کہ ہر وہ چیز جو امریکہ سے آئے گی وہ بہت کمیاب ہوگی۔''

(انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے یورپین چیپٹر کے زیر انتظام منعقدہ پہلے سمپوزیم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

(الفضل انٹرنیشنل 4۔ جون 2004ء)

(19) ہر احمدی دعوت الی اللہ کے لئے سال میں کم از کم دو ہفتے وقف کرے

(ا) ''دُنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔ یہ میں ایک یا دو دفعہ کم از کم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو۔ یا بیلجیم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو یا دُنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے گھانا کا ہو افریقہ میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اگر دُنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہر ایک کو ذوق و شوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں، اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں اور جیسا کہ میں نے کہا دُنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے یا اسی پہ گزارا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان تیار کرنا چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر شخص، ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4۔ جون 2004ء)

(ب) اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے لیکن دعوت الی اللہ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح ہونی چاہئے اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2005ء)

(20) زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں

''ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے

رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے اسی طرح جنہوں نے جانوروں وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔ مئی 2004ء)

(21) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے فائدہ اُٹھائیں

''اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اُردو میں ہیں اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے مسجدوں میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہو سکتے ہیں اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کر آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات، دُنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون۔ 2004ء)

(22) اجتماعات اور جلسوں سے بھرپور استفادہ کی تلقین

''اس کے لئے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں اجتماعوں اور جلسوں کے وقت، جب اجتماعات یا جلسوں پہ آتے ہیں تو وہاں ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے اور صرف یہی مقصد ہونا چاہئے کہ ہم نے یہاں سے اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانی ہے اور جلسوں کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اگر جلسوں پہ آ کے پھر دُنیاوی مجلسیں لگا کر بیٹھنا ہے اور ان سے پورا استفادہ نہیں کرنا تو پھر ان جلسوں پہ آنے کا فائدہ کیا ہے؟ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح وتفسیر ہے جو ہمیں آپ کی کتب سے ملتی ہے۔''

(23) واقفین نو زبانیں سیکھیں

''اس ضمن میں میں واقفین نو سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ واقفین نو جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور جن کا زبانیں سیکھنے کی طرف رجحان بھی ہے اور صلاحیت بھی ہے خاص طور پر لڑکیاں وہ انگریزی، عربی، اردو اور ملکی زبان جو سیکھ رہی ہیں جب سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کر لیں، (میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر لڑکیوں میں زبانیں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے) کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہو سکیں تبھی ہم ہر جگہ نفوذ کر سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18۔ جون 2004ء)

(24) اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہوں

''نظام وصیت کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو سال ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ 1905ء میں آپ نے اسے جاری فرمایا تھا لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ آپ نے جماعت پر حسن ظن فرمایا ہے کہ ایسے مومنین ملتے رہیں گے اور ضرور ملتے رہیں گے جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہوں گے لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے۔ جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے وہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پھر بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ 2008ء میں خلافت کو سو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سو سالہ جوبلی منانی چاہئے تو بہرحال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں، رپورٹس دیں گے تو پتہ لگے گا لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہو گا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہو گی۔

(یکم اگست 2004ء جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر اختتامی خطاب)

(25) ''Humanity First'' کی طرف توجہ کریں

''ہیومینیٹی فرسٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اور اس کی مرکزی انتظامیہ لندن میں ہے۔ لندن سے باقاعدہ مینج (Manage) کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی ادارہ ہے مختلف ممالک نے اس میں بہت کام کیا ہے جرمنی کے علاوہ، جرمنی میں یہ اس طرح فعال نہیں ہے۔ فعال اس لئے نہیں ہے کہ بعض معاملات میں انہوں نے زیادہ آزاد ہونے کی کوشش کی ہے اس لئے میں یہاں امیر صاحب کو اس کا نگران اعلیٰ بناتا ہوں اور وہ اب اپنی نگرانی میں اس کو ری آرگنائز (Re-organize) کریں اور چیئرمین اور تین ممبران کمیٹی بنائیں اور پھر جس طرح باقی ممالک میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں یہ بھی کریں، لیکن مرکزی ہدایت کے مطابق کیونکہ مرکزی رپورٹ کے مطابق بھی یہاں کی ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ کا تعاون اچھا نہیں تھا۔ بار بار توجہ دلانے پر اب بہتری آئی ہے لیکن مکمل نہیں تو بھی اطاعت کی کمی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے براہ راست رابطہ ہو جائے تو باقی نظام سے جو مرضی سلوک کرو کوئی حرج نہیں ہے یہ غلط تأثر ہے ذہنوں سے نکال دیں اگر کوئی دقت اور مشکل ہو کسی انتظام کو چلانے میں تو آپ خلیفۂ وقت کو بھی خط لکھ سکتے ہیں لیکن بہرحال متعلقہ امیر کو اس کی کاپی جانی چاہئے لیکن براہ راست کسی قسم کا خود قدم اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔''

(26) بچوں کو السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے

''پاکستان میں تو ہمارے سلام کہنے پر پابندی ہے، بہت بڑا جرم ہے۔ بہرحال ایک احمدی کے دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں اگر یہ لوگ نہیں لینا چاہتے تو نہ لیں اور تبھی تو ان کا حال یہ ہو رہا ہے لیکن جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں خاص طور پر ربوہ، قادیان میں اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے بعض اور دوسرے شہروں میں کسی دوسرے کو سلام کر کے کہ پاکستان میں قانون ہے کہ مجرم نہ بن جائیں۔ احمدی کا تو چہرے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے اس لئے فکر کی یا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور مولوی ہمارے اندر ویسے ہی پہچانا جاتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 2004ء)

(27) تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ پڑھنے کی تلقین

(ا) ''پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2005ء)

(ب) ''بہرحال ایک احمدی کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے،

غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کرنا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء)

(ج) '' پس ایک احمدی کو باریکی میں جاکر اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اگر آپ یہ کرلیں گے تو ان ملکوں میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں احمدیوں کے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، دلوں میں بغض اور کینے پلتے بڑھتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھیں اور اس کے احکامات کو زندگیوں کا حصہ بنائیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کے نیچے بھی آسکتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 ستمبر 2005)

(28) رشتہ ناطہ کے مسائل کے حل کی طرف توجہ کریں

'' آجکل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آئے ہیں روزانہ خطوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے ...... بیواؤں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اعلان تھا اسی کے تحت اب یہ شعبہ رشتہ ناطہ مرکز میں بھی قائم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے قائم ہوتے ہیں پھر بھی مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ وہ بھی دور فرمائے۔

والدین کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو جماعت کے اندر لڑکیوں کا رشتہ طے کرنے کی کوشش کریں اور اگر اپنے عزیز رشتہ داروں میں نہیں ملتا تو جماعتی نظام کے تحت طے کرنے کی کوشش کریں اور پھر بعض لوگ خاندانوں اور ذاتوں اور شکلوں وغیرہ کے مسئلوں میں اُلجھ جاتے ہیں تھوڑا سا میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور پھر انکار کر دیتے ہیں پھر ان مسئلوں میں اس طرح الجھتے ہیں تو پھر لڑکیوں کے رشتے طے کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ تو یہ ذاتیں وغیرہ بھی اب چھوڑنی چاہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔ دسمبر 2004ء)

(29) یہ عہد کریں کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے

(ا) '' یہاں جرمنی میں 100 مساجد کی تعمیر کا معاملہ ہے۔ کچھ شکوہ ہے کہ بعض بڑی بڑی عمارات خریدی گئی ہیں اگر وہ نہ خریدی جاتیں تو اور چھوٹی چھوٹی کئی مساجد بن سکتی تھیں پھر یہ کہ جو بنی بنائی عمارات خریدی گئی ہیں وہ 100 مساجد کے زمرے میں نہیں ہیں۔ بعض لوگ خط لکھتے رہتے ہیں کہ ہم آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں یہاں یوں ہو رہا ہے اور یوں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان سب لکھنے والوں کی اطلاع کے لئے مَیں بتادوں کہ گزشتہ سال یا اس سے بہت پہلے میں اس کا جائزہ لے چکا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ کون سی عمارات خریدی گئی ہیں اور کن کن کو 100 مساجد کے زمرے میں شامل کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27۔ اگست 2004ء)

(ب) '' دوسرے انہوں نے کہا ہے کہ اس خلافت کے دور میں سو مساجد کا وہ وعدہ جو خلافت رابعہ کے دور میں کیا تھا اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ مَیں تو کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنالیں گے اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے۔ تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور مَیں دوں گا۔

امید ہے انشاء اللہ اپنے حوصلے بھی بڑھائیں گے، اپنے ٹیلنٹ بھی بڑھائیں گے اور اپنی کوشش بھی بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ جزاک اللہ۔''

(الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2004ء)

(30) احمدیت کا پیغام دُنیا کے کناروں تک پہنچائیں

'' پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گذشتہ کوتاہیوں پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں اور مغفرت طلب کریں اور آئندہ ایک جوش اور ایک ولولے اور جذبے کے ساتھ احمدیت کے پیغام کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے آگے بڑھیں۔ ابھی دُنیا کے بلکہ اس صوبے کے، سکاٹ لینڈ کے بہت سے حصے ایسے ہیں جہاں احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا، کسی کو احمدیت کے بارے میں پتہ ہی نہیں ہے۔ پس بہت زیادہ کوششوں کی ضرورت ہے، دعاؤں کی بھی ضرورت ہے تبھی ہم اس دعوے میں سچے ہو سکتے ہیں کہ ہم تمام دُنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آئیں گے انشاء اللہ اور اسی لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔ اکتوبر 2004ء)

(31) تحریک جدید دفتر پنجم کا اجراء

'' 1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں کے لئے دفتر سوم کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہونا چاہئے تھا اس لئے میں اس کو یکم نومبر 1965ء سے شروع کرتا ہوں۔ تو اس طرح سے یہ دفتر حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت سے منسوب ہو جائے گا۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات 9 نومبر 1965ء کو ہوئی تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ کیونکہ اعلان مَیں کر رہا ہوں اس لئے اس کا ثواب مجھے بھی مل جائے گا۔ تو بہر حال اس دفتر سوم کا اعلان خلافت ثالثہ میں ہوا تھا اور پھر دفتر چہارم کا آغاز 19 سال بعد 1985ء میں خلافت رابعہ میں ہوا اور اس اصول کے تحت کہ (وہ جو حضرت مصلح موعودؓ نے اصول رکھا تھا کہ 19 سالہ دور ہوگا) آج 19 سال پورے ہو گئے ہیں اس لئے آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

ایک تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ نئے بیعت میں شامل ہونے والوں کو احمدیت میں شامل ہونے والوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ایسے تمام لوگوں کو، اب مَیں اس ذریعہ سے دفتر کو ہدایت کر رہا ہوں کہ چاہے جو گزشتہ سالوں میں احمدی ہوئے ہیں لیکن تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سب کو اب تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور ان کا شمار اب دفتر پنجم میں ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اگر ان کو بتایا جائے کہ مالی قربانی دینی ضروری ہے اور ان کو بتائیں کہ تمہارے پاس جو یہ احمدیت کا پیغام پہنچا ہے یہ تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی وجہ سے ہی پہنچا ہے اس لئے اس میں شامل ہوں تا کہ تم اپنی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بنو اور اس پیغام کو آگے پہنچانے والوں میں بھی شامل ہو جاؤ حصہ دار بن جاؤ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے میرے علم میں ہے کہ ہندوستان میں بھی اور افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مالی قربانی میں شامل نہیں کیا گیا ان کو مالی قربانی میں شامل کریں پھر اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جواب احمدی بچے پیدا ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2004ء)

(32) تحریک جدید دفتر اوّل کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جن بزرگوں کے کھاتے کوئی زندہ نہیں کرتا ان کے حساب میں کوئی چندہ نہیں دیتا، ان کے اس وقت کے مطابق جو چند روپوں میں ادائیگی ہوتی تھی، (پانچ دس روپے میں) یا ویسے بھی ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے ٹوکن کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ فرمایا تھا کہ پانچ روپے کے حساب سے ایک ہزار کی میں ذمہ داری اُٹھاتا ہوں۔ میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اگر ان کی اولادیں ان کے نام کے ساتھ چندہ نہیں دے سکتیں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس طرح لوگ آگے آئیں اور ذمہ داری اُٹھائیں اور اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ میرے بعد میری اولاد اُمید کرتا ہوں اس کام کو جاری رکھے گی تو بہر حال آپ کو بھی دفتر نے توجہ نہیں دلائی یا ریکارڈ درست نہیں رکھا، ہو سکتا ہے کہ اپنے چندوں میں شامل کر کے آپ ان لوگوں کے لئے چندے دیتے رہے ہوں لیکن بہر حال ریکارڈ میں یہ بات نظر نہیں آ رہی کہ آپ کا وعدہ تھا۔ اس لئے ان کی اس خواہش کی تکمیل میں ان کو جو اکیس سالہ دور خلافت تھا جس حساب سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا، اپنے خطبے میں ذکر کیا تھا اب دفتر تحریک جدید کو مَیں کہتا ہوں کہ یہ حساب مجھے بھجوا دیں مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اس کی ادائیگی کر دے گی جو بھی ان کا حساب بنتا ہے، ان ایک ہزار بزرگوں کا۔ بہر حال اگر اولاد نہیں بھی کرے گی تو میں ذمہ داری لیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا اور اسی حساب سے دفتر ایسے تمام لوگوں کے کھاتوں کے بارے میں مجھے بتائے جن کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں ہوئے تا کہ ان کی اولادوں کو توجہ دلائی جاتی رہے۔ لیکن جب تک ان کی اولادوں کی اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اسی حساب سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کھاتے ٹوکن کے طور پر زندہ رکھنے چاہئیں، ان لوگوں کی ادائیگی مَیں اپنے ذمے لیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ادا کروں گا اور جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے ادا کرتا رہوں گا اس کے بعد اللہ میری اولاد کو توفیق دے لیکن یہ لوگ جن کی قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں ان کے نام بہر حال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔ نومبر 2004ء)

(33) مسجد ہارٹلے پول اور بریڈفورڈ کے لئے چندہ کی تحریک

فرمایا:- '' اب میں یو۔کے کی جماعت کے لئے چند باتیں مختصراً کہنا چاہتا ہوں گزشتہ دنوں میں مَیں نے چند شہروں کا دورہ کیا تھا جس میں برمنگھم کی مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔ بریڈفورڈ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا، یہ پلاٹ اُنہوں نے بڑی اچھی جگہ لیا ہے پہاڑی کی چوٹی پہ ہے، نیچے سارا شہر نظر آتا ہے۔ پلاٹ اتنا بڑا نہیں ہے لیکن اُمید ہے تعمیر کے بعد اس میں کافی نمازیوں کی گنجائش ہو جائے گی۔ Covered ایریا یہ زیادہ کرلیں گے پھر ہارٹلے پول کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، یہ بھی اچھی خوبصورت جگہ ہے لیکن یہاں جماعت چھوٹی ہے اور اب کچھ تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

مجھے امیر صاحب نے سفر میں بتایا کہ کسی وقت میں انصار اللہ یو۔کے۔ نے (یاداشت سے ہی بتایا تھا کوئی معین نہیں تھا۔ اب پتہ نہیں ابھی تک معین کیا ہے کہ نہیں)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہارٹلے پول میں ہم انصار اللہ مسجد بنائیں گے اگر کیا تھا تو ٹھیک ہے اس کو پورا کریں اور اگر نہیں بھی کیا تو اب میں یہ کام انصار اللہ یو۔کے۔ کے سپرد کر رہا ہوں کہ اُنہوں نے وہاں انشاء اللہ مقامی لوگوں کی جس حد تک مدد ہو سکے کرنی ہے اور یہ جو اصل بنیادی نقشہ ہے اس کے مطابق مسجد بنانی ہے۔ اس مسجد پہ

تقریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ کا اندازہ خرچ ہے۔ تو انصار اللہ نے کس طرح پورا کرنا ہے وہ اپنا پلان کر لیں اور کمر ہمت کس لیں بہر حال ان کو مدد کرنی ہو گی وہاں جماعت بہت چھوٹی سی ہے۔

بریڈفورڈ میں تقریباً جوان کا اندازہ ہے 1.6 ملین یا 16 لاکھ پاؤنڈ کا (اگر میں صحیح ہوں اور یادداشت ٹھیک ہے) تو وہاں کافی بڑی مسجد بن جائے گی گو کہ وہاں کاروباری لوگ کافی ہیں اور مجھے اُمید ہے وہ اپنے ذرائع سے کافی حد تک جلدی اکٹھے کر کے مسجد مکمل کر لیں گے لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ سستی ہو جائے۔ بعض وعدے کرتے ہیں پورے نہیں کر سکتے بعض مجبوریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو ان کی مدد کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ یو۔ کے۔ کے ذمہ میں ڈالتا ہوں کہ یہ بھی ان کی مدد کریں اور یہ اس علاقے میں ایک بڑا اچھا وسیع جماعت کا منصوبہ ہے جو مجھے اُمید ہے جماعت کی وسعت کا باعث بنے گا وہاں اس کے لئے وہ بھی ان میں کچھ حصہ ڈالیں گے اور لجنہ ہمیشہ قربانیاں کرتی رہی ہے یہاں بیت الفضل ہے اس کے لئے بھی لجنہ نے ہی رقم اکٹھی کی تھی جو پہلے برلن مسجد کے لئے تھی پھر بعد میں بیت الفضل میں استعمال ہوئی تو یو۔ کے۔ کی لجنہ کو اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے کیونکہ میری خواہش ہے کہ یہ دونوں مساجد ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو جائیں انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس رمضان میں دعاؤں اور قربانی کے جذبے کے ساتھ اس طرف بھی توجہ دیں اور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2004ء)

(34) سپین میں ویلنسیا Valencia کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک

فرمایا:-"میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بنے بھی تقریباً 25 سال ہونے لگے ہیں اب وقت ہے کہ سپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پہ بھی نظر آئیں۔ جماعت اب مختلف شہروں میں قائم ہے جب یہ مسجد بنائی گئی تو اس وقت یہاں شاید چند لوگ تھے اب کم از کم سینکڑوں میں تو ہیں پاکستانیوں کے علاوہ بھی ہیں جماعت کے وسائل کے مطابق عبادت کرنے والوں کے لئے، نہ کہ نام و نمود کے لئے اللہ کے اور گھر بھی بنائے جائیں تو اس کے لئے میرا انتخاب جو میں نے سوچا اور جائزہ لیا تو ویلنسیا (Vaiencia) کے شہر کی طرف توجہ ہوئی یہاں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور یہ شہر ملک کے مشرق میں واقع ہے آپ کو تو پتہ ہے دوسروں کو بتانے کے لئے بتا رہا ہوں اور آبادی کے لحاظ سے بھی تیسرا بڑا شہر ہے اور یہاں بھی ابتداء میں ہی 711ء میں مسلمان آ گئے تھے مسلمانوں کی تاریخ بھی اس علاقے میں ملتی ہے، ابھی تک ملتی ہے زرعی لحاظ سے بھی اس جگہ کو مسلمانوں نے ڈیویلپ (Develop) کیا ہے۔ بہت سے احمدی جو وہاں کام کرتے ہیں۔ مالٹوں کے باغات میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں یہ مالٹوں کے باغات کو رواج دینا بھی مسلمانوں کے زمانے سے ہی چلا آ رہا ہے تو بہر حال ہم نے بھی یہاں مسجد بنانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے جلد بنانی ہے۔

سپین میں جماعت کی تعداد تو چند سو ہے اور یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ آپ لوگوں کے وسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں زمینیں بھی کافی مہنگی ہیں۔ امیر صاحب کو جب مَیں نے کہا وہ ایک دم بڑے پریشان ہو گئے تھے کہ کس طرح بنائیں گے تو مَیں نے انہیں کہا تھا کہ آپ چھوٹا سا، دو تین ہزار مربع میٹر کا پلاٹ تلاش کریں اور اپنی کوشش کریں۔ اور جماعت سپین زیادہ سے زیادہ کتنا حصہ ڈال سکتی ہے یہ بتائیں کون احمدی ہے جو نہیں چاہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والا نہ بنے؟ کون ہے جو نہیں چاہے گا کہ جنت میں اپنا گھر بنائے؟۔ پس آپ لوگ اپنی کوشش کریں باقی اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے انتظام کر دے گا۔ یہی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے سلوک رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا اور وہ خود انتظام فرما دے گا۔ بہر حال بعد میں امیر صاحب نے لکھا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی یا غلط فہمی ہو گئی تھی کہ مَیں نے مایوسی کا اظہار کر دیا، بات سمجھا نہیں شاید، تو ہم انشاء اللہ مسجد بنائیں گے اور دوسرے شہروں میں بھی بنائیں گے تو بہر حال عزم، ہمت اور حوصلہ ہونا چاہئے اور پھر ساتھ ہی سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے دُعائیں مانگتے ہوئے، اس سے مدد چاہتے ہوئے کام شروع کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ برکت پڑتی ہے اور پڑے گی۔ تو بہر حال مجھے پتہ ہے کہ فوری طور پر شاید سپین کی جماعت کی حالت ایسی نہیں کہ انتظام کر سکے کہ سال دو سال کے اندر مسجد مکمل ہو۔ لیکن ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فوری طور پر اس کام کو شروع کرنا ہے اس لئے زمین کی تلاش فوری شروع ہو جانی چاہئے۔ چاہے سپین جماعت کو کچھ گرانٹ اور قرض دے کر ہی کچھ کام شروع کروایا جائے اور بعد میں ادائیگی ہو جائے تو یہ کام بہر حال انشاء اللہ شروع ہو گا اور جماعت کے جو مرکزی ادارے ہیں یا دوسرے صاحب حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کے لئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں روک کوئی نہیں ہے لیکن تمام دُنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو مَیں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کیلئے ضرور دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد بن جائے گی چاہے مرکزی طور پر فنڈ مہیا کر کے بنائی جائے یا جس طرح بھی بنائی جائے اور بعد میں پھر سپین والے اس قرض کو واپس بھی کر دیں گے جس حد تک قرض ہے۔ تو بہر حال یہ کام جلد شروع ہو جانا چاہئے اور اس میں اب مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ کیونکہ اب تک جو سرسری اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق دو تین سو نمازیوں کی گنجائش کی مسجد انشاء اللہ خیال ہے کہ 5-6 لاکھ یورو (Euro) میں بن جائے گی۔ یہاں بھی اور جگہوں پر بھی مسجد بنانے کا عزم کیا ہے تو پھر بنائیں انشاء اللہ شروع کریں یہ کام ارادہ جب کر لیا ہے تو وعدے کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالے گا جلسے کے دنوں میں جو وزارت انصاف کے شاید ڈائریکٹر جو آئے ہوئے تھے بڑے پڑھے لکھے اور کھلے دل کے آدمی ہیں مجھے کہنے لگے کہ جماعت کے وسائل کم ہیں: وہ تو دُنیاداری کی نظر سے دیکھتے ہیں کہنے لگے کہ حکومت مسلمان تنظیموں کو بعض سہولتیں دیتی ہے اب قرطبہ میں بھی اُنہوں نے مسجد بنائی ہے تو اس طرح اور سہولتیں ہیں لیکن آپ کو (جماعت احمدیہ کو) وہ مسلمان اپنے میں شامل نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے جو حکومت کا مدد دینے کا طریق کار ہے اس سے آپ کو حصہ نہیں ملتا کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ ان مسلمانوں کی کچھ باتیں مان جائیں اور حکومت سے مالی فائدہ اُٹھا لیا کریں باقی ان کی باتوں میں شامل نہ ہوں تو مَیں نے ان کو جواب دیا تھا کہ اگر باقی مسلمان تنظیمیں راضی بھی ہو جائیں تو پھر بھی ہم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ کل کو پھر آپ نے ہی یہ کہنا ہے کہ تمہارا امن پسندی کا دعویٰ یونہی ہے، اندر سے تم بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جو شدت پسند ہیں اور دوسرے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کر دیئے ہیں کہ ہم باقی مسلمانوں سے الگ ہو کر جو ان کے عمل ہیں، جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں، اس سے بچ کر صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی پہچان کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا فرما دیئے ہیں، پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کہ ہماری علیحدہ ایک پہچان ہے تو چند پیسوں کے لئے یا تھوڑے سے مفاد کے لئے ہم اللہ کے رسول کی سچی پیشگوئی اور اللہ کے فضلوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں یہ نہیں ہو سکتا احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے ہر احمدی کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کی بڑی غیرت ہے اگر حکومت احمدیوں کا حق سمجھ کر ہمیں فائدہ دے سکتی ہے تو ہمیں قبول ہے، ورنہ جماعت احمدیہ میں ہر شخص قربانی کرنا جانتا ہے وہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی مساجد کی تعمیر کر لئے پلاٹ خرید سکتا ہے رقم مہیا کر سکتا ہے، یا جماعت کے دوسرے اخراجات برداشت کر سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2005ء)

(35) آنحضرت ﷺ پر اعتراضات کے جواب دینے کے لئے ٹیمیں تیار کریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی تحریک۔

(خطبہ جمعہ 18 فروری 2005ء)

(36) لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے شعبہ خدمت خلق کو مریضوں کی عیادت کے پروگرام بنانے کی نصیحت

"مریضوں کی عیادت کرنا بھی خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے خاص طور پر جو ذیلی تنظیمیں ہیں ان کو میں ہمیشہ کہتا ہوں۔ خدمت خلق کے جواُن کے شعبے ہیں لجنہ کے، خدام کے، انصار کے ایسے پروگرام بنایا کریں کہ مریضوں کی عیادت کیا کریں، ہسپتالوں میں جایا کریں۔ اپنوں اور غیروں کی سب کی عیادت کرنی چاہئے اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بھی ایک سنت کے مطابق ہے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے ذریعے ہم اختیار کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15۔ اپریل 2005ء)

(37) مریم شادی فنڈ کی طرف توجہ کریں

"اس کے ساتھ ہی میں بعض اور تحریکات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں، ان کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ان میں ایک تو مریم شادی فنڈ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ آخری تحریک تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بابرکت ثابت ہوئی ہے بے شمار بچیوں کی شادیاں اس فنڈ سے کی گئی ہیں اور کی جارہی ہیں۔ احباب حسب توفیق اس میں حصہ لیتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شروع میں جس طرح اس طرف توجہ پیدا ہوئی تھی اب اتنی توجہ نہیں رہی جو لوگ مالی لحاظ سے اچھے ہیں، بہتر مالی حالات ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ بچیوں کی شادیوں پر غریب لوگوں کے کتنے مسائل ہوتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 جون 2005ء)

(ب) "امراء کو پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب بھی کہتا ہوں دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاص طور پر جو صاحب حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005ء)

(38) طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک

میں آج ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں خاص طور پر جماعت کے ڈاکٹرز کو اور دوسرے احباب بھی عموماً، اگر شامل ہونا چاہیں تو حسب توفیق شامل ہو سکتے ہیں، جن کو توفیق ہو، گنجائش ہو یہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح

الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ربوہ میں خلافت رابعہ کے شروع میں یہ خواہش تھی کہ یہاں ایک ایسا ادارہ ہو جو اس علاقے میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لئے سہولت میسر کر سکے اس دور میں کچھ بات چلی بھی تھی لیکن پھر اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا بہر حال میرا خیال ہے کہ آخری دنوں میں حضور کی اس طرف دوبارہ توجہ ہوئی تھی لیکن خلافت خامسہ کے شروع میں اس پر کام شروع ہوا ایک ہمارے احمدی بھائی ہیں اُنہوں نے اپنے والدین کی طرف سے خرچ اُٹھانے کی حامی بھری پھر امریکہ کے ایک احمدی ڈاکٹر بھی اس میں شامل ہوئے اُنہوں نے خواہش کی کہ میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں بہر حال نقشے وغیرہ بنائے گئے اور بڑی خوبصورت ایک چھ منزلہ عمارت تعمیر کی جارہی ہے جو اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور اس فیلڈ کے ڈاکٹر ماہرین کے مشوروں سے یہ سارا کام ہوا ہے وہ اس میں شامل ہیں خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب سے مشورہ لیا گیا ہے ایک ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے کیسی کیسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ڈاکٹر صاحب مرکزی کمیٹی میں شامل بھی ہیں مستقل وقت دیتے ہیں ماشاء اللہ پھر جو نقشے اُنہوں نے بنوانے تھے جیسا کہ میں نے کہا وہ چھ منزلہ عمارت کے تھے جس میں تمام متعلقہ سہولتیں رکھی گئی تھیں جو دل کے ایک ہسپتال کے لئے ضروری ہیں تو اس وقت اُنہوں نے جو تخمینہ دیا تھا، جو اندازہ خرچ دیا تھا اس وقت بھی اس رقم سے زیادہ تھا جس کی ان دو صاحبان نے (جن کا میں نے ذکر کیا) دینے کی حامی بھری تھی تو انتظامیہ کچھ پریشان تھی میں نے انہیں کہا کہ یہ نقشے جو بنائے گئے ہیں جن کی میں نے منظوری دی تھی اس کی منظوری دیتا ہوں اللہ کا نام لے کر اسی کے مطابق کام کریں۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا، فضل فرمائے گا پھر کچھ اور لوگ بھی اس میں شامل ہوتے رہے اور اب جہاں تک عمارت کا تعلق ہے وہ قریباً مکمل ہو چکی ہے، جلد چند مہینوں میں ہو جائے گی۔ اس تعمیر میں (بتا چکا ہوں) کچھ لوگوں نے حصہ بھی لیا اور فضل عمر ہسپتال کی انتظامیہ نے بڑی محنت سے اور ہر جگہ پر جہاں بچت ہو سکتی تھی جہاں ضرورت تھی، اُنہوں نے بچت کرائی اور تعمیر کروانے میں احتیاط کی خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب کے ٹیکنیکل مشورے بھی باقاعدہ ہر قدم پر ملتے رہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے لیکن اب جو ایکوپمنٹ (Equipment) اور سامان وغیرہ ہسپتال کا آنا ہے وہ کافی قیمتی ہے میں نے انہیں کہا ہے کہ جیسے جیسے رقم کا انتظام ہوتا جائے گا یہ فیزز (Phases) میں خریدیں لیکن ابتدائی کام کے لئے بھی کافی بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

اس لئے میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹرز ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کے لئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے اور ان کے اس فعل کا اجر اس کے وعدوں کے مطابق خدا کے پاس بے انتہاء ہے۔ کوشش کریں کہ جو وعدے کریں انہیں جلد پورا بھی کریں اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو یہ موقع دے رہا ہے کہ اس نیک کام میں، اس کار خیر میں حصہ لیں اور شامل ہو جائیں اور اس علاقے کے بیمار اور دکھی لوگوں کی دعائیں لیں۔ آج کل دل کی بیماریاں بھی زیادہ ہیں ہر ایک کو علم ہے کہ ہر جگہ بے انتہاء ہو گئی ہیں اور پھر علاج بھی اتنا مہنگا ہے کہ غریب آدمی تو افورڈ (Afford) کر ہی نہیں سکتا ایک غریب آدمی تو علاج کروا ہی نہیں سکتا۔ پس غریبوں کی دعائیں لینے کا ایک بہترین موقع ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو دے رہا ہے اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ جہاں تک انسٹیٹیوٹ کے لئے ڈاکٹرز کا تعلق ہے، ہمارے امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے مستقل وقف کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد ربوہ پہنچ جائیں گے دوسرے یہاں بھی بعض نوجوان واقفین زندگی ڈاکٹرز تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو اپنی تعلیم مکمل ہونے پر وہاں چلے جائیں گے اور پاکستان میں بھی بعض نوجوان ہیں جنہوں نے وقف کیا ہے ٹریننگ لے رہے ہیں اور اسی طرح ڈاکٹر نوری صاحب کی سرپرستی میں انشاء اللہ یہ ادارہ چلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں بھی برکت ڈالے اور پھر یہ ادارہ مکمل ہونے کے بعد میں دوسرے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی وقف عارضی کر کے یہاں آیا کریں۔ اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ ان کی قربانیوں کے بدلے ضرور دے گا، اجر ضرور دے گا اور دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اس ادارے کو بہت کامیاب ادارہ بنائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 17۔جون 2005ء)

(39) صد سالہ خلافت جوبلی کا روحانی پروگرام تین سال کے بعد خلافت کو 100 سال بھی پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی تحریک کی تھی۔ میں بھی اب ان دعاؤں کی طرف دوبارہ توجہ دلاتا ہوں ایک تو آپ نے اس وقت کہا تھا کہ سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار پڑھیں تو سورۃ فاتحہ کو غور سے پڑھیں تا کہ ہر قسم کے فتنہ وفساد سے اور دجل سے بچتے رہیں۔

پھر رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کی دعا بھی بہت دفعہ پڑھیں۔

اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو پہلوں میں شامل نہیں تھی کہ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ یہ بھی دلوں کو سیدھا رکھنے کے لئے بہت ضروری اور بڑی دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ آئے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔

پھر اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ پڑھیں۔

پھر استغفار بہت کیا کریں۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

پھر درود شریف کافی پڑھیں۔ ورد کریں۔ آئندہ تین سالوں میں ہر احمدی کو اس طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔

ایک نفلی روزہ ہر مہینے رکھیں اور خاص طور پر اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2005ء)

(40) صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء

" تین سال کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال کا عرصہ ہو جائے گا اور جماعت اس جوبلی کو منانے کے لئے بڑے زور شور سے تیاریاں بھی کر رہی ہے۔ اس کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک منصوبہ میں نے بھی دیا ہے۔ ایک تحریک دعاؤں کی، نوافل کی مَیں نے بھی کی تھی تو بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل بھی کر رہی ہے لیکن اگر ان باتوں پر عمل کے ساتھ ساتھ ہمیں حقوق العباد کے اعلیٰ معیار ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو یہ روزے بھی بیکار ہیں، یہ نوافل بھی بیکار ہیں، یہ دعائیں بھی بیکار ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 راگست 2005ء)

(41) ہر احمدی جہاد کرے

" پس اگر اللہ کی محبت حاصل کرنی ہے تو ان جھوٹی اناؤں کا خاتمہ کرنا ہوگا اور نہ صرف یہ کہ کسی سے برائی نہیں کرنی یا برائی کا جواب برائی سے نہیں دینا بلکہ احسان کا سلوک کرنا ہے۔ یہی باتیں ہیں جو ایک حسین معاشرہ قائم کرتی ہیں اور اس کے لئے ایک احمدی کو جہاد کرنا چاہئے کیونکہ اگر دل میں تقویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ کے دین کی مضبوطی کی خاطر، اپنے ایمانوں میں مضبوطی کی خاطر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہے گی اور اپنی اناؤں اور غصے کو دبانے کی توفیق ملتی رہے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 راگست 2005ء)

(42) جماعت احمدیہ ناروے کو بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی پرزور تحریک

جماعت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کے افراد اور جماعت نے جب بھی ایک منصوبے کے تحت ایک ہو کر، ایک عزم کے ساتھ کسی کام کو شروع کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اسے انجام تک پہنچایا ہے اگر آپ بھی اب اس کام کو پختہ ارادے سے شروع کریں تو یہ مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔ مَیں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے یا کسی سے بھی کم ہیں۔ بعض ذاتی کمزوریاں ہیں اُن کو دور کریں ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں مضبوط ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا اور اپنے وعدوں کے مطابق ایسے ذریعوں سے آپ کے رزق کے اور آپ کے کاموں کی تکمیل کے اور آپ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا کہ جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے جو کمزور ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ اُن کو بھی بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عہدوں کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہوئے، نئے سرے سے پلاننگ کریں، سب سر جوڑ کر بیٹھیں، ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آج جب دنیا میں ہر جگہ مسجدوں کی تعمیر ہو رہی ہے، ہر جگہ جماعت کی ایک خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔ آج جب دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مسجدوں کو نقصان پہنچانے اور ان کو بند کروانے کی کوشش کر رہا ہے ان ملکوں میں جہاں امن ہے جہاں آپ کے مالی حالات پہلے سے بہتر ہیں، جہاں خدا کے نام کو ہر شخص تک پہنچانے کی انتہائی ضرورت ہے، آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہوگی یاد رکھیں یہ آخری موقع ہے اگر اس دفعہ بھی اور اجازت ملنے کے بعد بھی آپ لوگ اسے تعمیر نہ کر سکے تو پھر زمین بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور جو رقم اب تک اس پر خرچ ہوئی ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گی اور جماعت کے وقار کو بھی دھکہ لگے گا۔ پس آج ایک ہو کر اس گھر کی تعمیر کریں، اس تعمیر سے جہاں آپ جماعت کے

وقار کو روشن کر رہے ہوں گے وہاں اپنے لئے خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے جنت میں گھر بنا رہے ہوں گے اور یاد رکھیں کہ ہر بڑے کام کے لئے قربانی دینی پڑتی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس قربانی کے لئے تیار ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔

یاد رکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مسجدیں ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2005ء)

(43) چندہ تحریک جدید تعمیر مساجد کی تحریک

اس زمانے میں جس میں مادیت کا دور دورہ ہے احمدی ہی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے اس کے گھر بھی تعمیر کرتا ہے اور اس کی عبادت سے اپنے آپ کو سجانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اپنی نسلوں میں بھی ان کی اعلیٰ تربیت کے ذریعہ یہ روح پھونکنے کی کوشش کرتا ہے اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک فنڈ مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی۔ وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندہ دیتے تھے یا اپنی جیب خرچ سے دیتے تھے۔ یہ مد اب بھی شاید ہو حالات کی وجہ سے پاکستان میں تو مَیں اس پر زور نہیں دیتا لیکن باہر پتہ نہیں ہے کہ نہیں اور اسے اب بیرون کہنے کی تو ضرورت بھی نہیں۔ عموماً مساجد کی ایک مد ہونی چاہئے اس میں جب بچے پاس ہو جائیں تو اس وقت یا کسی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں چندہ دیا کریں اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں بے شمار احمدی بچے امتحانوں میں پاس ہوتے ہیں۔ اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں، ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ ان والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2005ء)

(44) لاکھوں کی تعداد میں وقف نو چاہئیں

ہمیں لاکھوں واقفین نو چاہئیں اب تک تو واقفین نو کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جس طرح والدین کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد ہو جائے گی۔ اور پھر ظاہر ہے کہ ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہوگا۔''

(جامعہ احمدیہ لنڈن افتتاحی خطاب یکم اکتوبر 2005ء)

(45) ذیلی تنظیمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں

''پس اس لحاظ سے انصار بھی ذمہ دار ہیں اور پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں یا نہیں، لجنہ بھی اپنے دائرے میں ذمہ دار ہے اور پوچھی جائے گی کہ اس نے اپنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں یا نہیں اور خدام بھی ذمہ دار ہیں اور پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں یا نہیں۔ اور خدام میں کیونکہ نوجوان لڑکے اور مرد شامل ہوتے ہیں جن میں زیادہ طاقت ہوتی ہے اور صحت بھی اچھی ہوتی ہے، صلاحیت بھی ہوتی ہے اس لئے جماعتی ترقی کے لئے خدام کی بہترین تربیت اور فعال ہونا اور تمام پروگراموں میں حصہ لینا، تمام اُن باتوں پر عمل کرنا جو خلیفۂ وقت کی طرف سے وقتاً فوقتاً کی جاتی ہیں، زیادہ ضروری ہے۔ خدام ہی ہیں جنہوں نے مستقبل کی نسل کے باپ بننا ہے اور خدام ہی ہیں جن میں آئندہ نسل کے باپ موجود ہیں۔ جو شادی شدہ ہیں اور بچوں والے ہیں وہ آئندہ نسل کے باپ ہیں اور ایک باپ کی اسی اہمیت کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہے جو باپ اپنی اولاد کو دیتا ہے پس یہ تربیت بھی اگلی نسل کی تب ہی ہوگی جب آپ لوگ خود بھی اپنی تربیت کی طرف توجہ دے رہے ہوں گے۔''

(اجتماع خدام الاحمدیہ برطانیہ سے اختتامی خطاب 2/اکتوبر 2005ء)

(46) قرضوں کی ادائیگی احسن طریق پر کریں

''احمدیوں نے اگر دنیا سے فساد دور کرنا ہے تو آپس کے لین دین اور قرضوں کی ادائیگی احسن طریق سے کرنی چاہئے اور کوئی دھوکہ اور کسی قسم کی بدنیتی ان میں شامل نہیں ہونی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 نومبر 2005ء)

(47) شادی بیاہ کی تقریبات کے موقع پر بیہودہ رسوم و رواج، لغو اور فضول گانے اور اسراف سے بچنے کی تاکید

پس جو شکایات آتی ہیں ایسے گھروں کی ان کو مَیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بعض گھر جو دنیاداری میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں ان کی ایسی رپورٹس آتی ہیں اور کہنے والے کہتے ہیں کہ کیونکہ فلاں امیر آدمی تھا اس لئے اس پر کارروائی نہیں ہوئی یا فلاں عہدیدار کا رشتہ دار عزیز تھا اس لئے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی، اس سے صرف نظر کیا گیا غریب آدمی یہ حرکت کرے تو اسے سزا ملتی ہے اگر مجھے پتہ چل جائے تو ان پر میں بلا استثناء بغیر کسی لحاظ کے کارروائی کروں گا اور کی بھی جاتی ہے...... جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا جو نظام ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پر نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بیہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ آنی چاہئے اس بارہ میں قطعاً ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کس خاندان کا ہے اور کیا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005ء)

(48) M.T.A سے فائدہ اٹھائیں

ایم ٹی اے کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ خصوصاً خطبہ جمعہ سننے کی عادت ڈالیں۔ ذیلی تنظیمیں نگرانی کریں اور دیکھیں کہ لوگ ایم ٹی اے سے مستفیض ہو رہے ہیں یا نہیں ایک احمدی اور دوسرے لوگوں میں نمایاں فرق ہونا چاہئے آپ کے خاموش پاکیزہ عمل بھی خاموش دعوت الی اللہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 دسمبر 2005ء (ماریشس))

(49) لجنہ اماء اللہ تربیت کے نظام کو فعال بنائے

لجنہ اماء اللہ تربیت کے نظام کو فعال بناتے ہوئے نومبائعات اور بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دے اور اس کے ساتھ پرانی احمدی خواتین کی طرف بھی توجہ دیں تاکہ کوئی برائی یا شرک احمدی معاشرہ میں داخل نہ ہو۔

(لجنہ اماء اللہ (قادیان) سے خطاب 27 دسمبر 2005ء)

(50) جلسہ سالانہ قادیان کی کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو

''حضرت سلیمانؑ کی ایک دعا کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرماتے ہوئے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے اور یہ دعا ہر احمدی کو بھی ہر وقت یاد رکھنی چاہئے کیونکہ آج احمدی ہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور جتنا ہم اس طرح شکرگزاری کریں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا فیض پانے والے ہوں گے اور وہ دعا یوں سکھائی گئی ہے کہ رَب اوزنــی اَشـکُرا نِـعُـمَتکَ الَّتی اَنُعَمُتَ اِلتی وَ عَلٰی وَلدیا و اَنُ عَمَلَ صَالحًا وَ اَدخِـلُـنِـی بِـرَحُـمَتِکَ فـی عِبَـاذکَ الصَالِحینَO

کہ اے میرے رب مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر تب ادا ہوگا جب عبادت کے معیار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی ہر وقت توجہ رہے گی، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ رہے گی اور تبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہوں گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 دسمبر 2005ء (قادیان))

(51) نومبائعین کو مالی نظام کا حصہ بنائیں

''یہ جو مَیں بار بار زور دیتا ہوں کہ نومبائعین کو بھی مالی نظام کا حصہ بنائیں یہ اگلی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ جب اس طرح بڑی تعداد میں نومبائعین آئیں گے تو موجودہ قربانیاں کرنے والے کہیں اس تعداد میں گم ہی نہ ہو جائیں اور بجائے ان کی تربیت کرنے کے ان کے زیر اثر نہ آجائیں۔ اس لئے نومبائعین کو بہرحال قربانیوں کی عادت ڈالنی پڑے گی اور نومبائع صرف تین سال کے لئے ہے۔ تین سال کے بعد بہرحال اسے جماعت کا ایک حصہ بننا چاہئے۔ خاص طور پر نئی آنے والی عورتوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔''

(روزنامہ الفضل 28 مارچ 2006ء)

(52) آنحضرت ﷺ کے محاسن سے دنیا کو آگاہ کریں اور کثرت سے درود شریف پڑھا جائے

(ا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات اور پر امن تعلیم سے دنیا کو آگاہ کریں۔ عشق رسول کی ایسی آگ دلوں میں لگائیں جس کے شعلے آسمانوں تک پہنچیں اور بکثرت درود بھیجیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 2006ء)

(ب) آنحضرتؐ سے عشق اور محبت کا یہ تقاضا ہے کہ بکثرت درود شریف پڑھا جائے صدق دل سے فضا سے اتنا درود بکھیرا جائے کہ فضا کا ہر ذرّہ اس سے مہک جائے کثرت سے یہ دُعا پڑھی جائے'' رَبِّ اَصُلِحُ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم''

(خطبہ جمعہ 24 فروری 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

''جتنی زیادہ تعداد میں دعائیں کرنے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔ خلیفۂ وقت کو بھی آپ کی دعاؤں سے مدد ملتی چلی جائے گی اور جب یہ دونوں مل کر ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات کے دروازے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار جلد سے جلد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ ❁ ❁

صد سالہ خلافت جوبلی

اور رابطۂ نومبائعین

ظہیر احمد خادمؔ ناظر دعوۃ الی اللہ قادیان

جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں کہ سال 2008ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ سال ہے جس میں عالمگیر جماعت احمدیہ ساری دنیا میں صد سالہ جوبلی منا رہی ہوگی اور اس عظیم نعمت پر سجدات شکر بجالاتے ہوئے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخل ہورہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی تیاریاں ساری دنیا میں ہورہی ہیں۔ خلافت کی اہمیت اور برکات اور اس کی تاثیرات سے ساری دنیا کو آگاہ کرنے اور اس عظیم نعمت سے ان کو روشناس کرانے کے لئے مختلف پروگرام مرتب کئے جارہے ہیں۔ یہ ایک اہم سنگم ہے۔ ایک طرف جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے ان عظیم احسانوں کو یاد کرکے ان افضال و برکات کو ذہنوں میں مستحضر کرتے ہوئے جو محض خلافت کی برکت سے حاصل ہورہے ہیں جذبات تشکر سے لبریز دلوں کے ساتھ خوشی منارہی ہوگی دوسری طرف قلوب مؤمنین کے باریک گوشوں میں یہ فکر بھی دامنگیر ہوگی کہ آج کروڑوں مسلمان اس عظیم نعمت سے محروم ہیں۔ ان تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانا ان کو خلافت کے فرحت بخش سایہ عافیت میں لے کر آنا ہر فرد جماعت کا فرض ہے۔ اور گزشتہ چند سالوں میں مختلف طبقوں سے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنے والے کروڑوں افراد سے روابط بڑھانا اور ان کو نظام جماعت کا حصہ بنانا بہت محنت طلب ہے اور فکر انگیز بھی جب تک محنت لگن اور جانفشانی کے ساتھ آگے نہیں بڑھیں گے یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکے گا۔ کیونکہ جب تک صحیح تعلیم و تربیت کے ذریعہ ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنایا نہیں جاتا تب تک وہ ان فیوض و برکات سے بہرہ ور نہیں ہوسکتے جو ماموروزمانہ کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے لئے مقدر ہیں۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

''اللہ کرے ہم میں سے ہر ایک سچی تڑپ کے ساتھ، نوع انسان کی سچی ہمدردی اور امت محمدیہ کے ساتھ محبت کے جذبہ کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے والا ہو جو مختلف ذرائع ہیں ان کو استعمال کریں۔ ...... لیکن مختلف لوگوں کی مختلف طبائع ہوتی ہیں ان طبائع کے مطابق ان کو نصیحت ہونی چاہیے۔ ان کو تبلیغ ہونی چاہیے۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 379)

قارئین کرام! تقسیم ملک کے بعد قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں میں ایک لمبے عرصہ تک تبلیغ و دعوت الی اللہ کے لحاظ سے جمود کی سی کیفیت طاری تھی۔ ایک طرف بیعت کرنے والوں کی تعداد صرف چند سو ہوا کرتی تھی دوسری طرف ہندوستان چونکہ ایک کثیر آبادی والا ملک ہے لہذا کروڑوں باشندگان ہند کو پیغام پہنچانا اور ان کو جماعت مومنین میں شامل کرنا کس قدر دشوار ہے اس فکر انگیز صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ 1991ء کے موقع پر احباب جماعت ہندوستان کو نہایت مؤثر رنگ میں ان الفاظ میں توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا:

''اے ہندوستان والو! اے بھارت کے احمدیو! کیا اس عزت وسعادت کو جو خدا تعالیٰ نے تمہیں تھمائی تھی دوسرے ملکوں کو تم اپنے سے چھین کر لے جانے کی اجازت دو گے۔ کیا تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے اور افریقہ امریکہ اور یورپ اور دنیا کے دوسرے ممالک تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچانے میں تم سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو بہت بڑی بدنصیبی ہوگی۔

حضور رحمہ اللہ کی اس ولولہ انگیز تحریک سے ہندوستان کی جماعتیں جاگ اٹھیں اور مخلصین جماعت تبلیغ و دعوت الی اللہ کے میدان میں کود پڑے۔ حضور رحمہ اللہ مسلسل راہ نمائی فرماتے اور وسائل مہیا فرماتے رہے۔ اور عالمی بیعت کی روح پرور تقریب کا آغاز ہوا۔ تاریخ انسانیت کا یہ منفرد واقعہ ساری دنیا نے مشاہدہ کیا اور مختلف الٰہی نوشتے پورے ہوئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کئی ایک پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا تھا۔ نہایت منصوبہ بند طریق پر تبلیغ و دعوت الی اللہ کے کاموں کو آگے بڑھایا گیا۔ اس دوران M.T.A کی باقاعدہ نشریات کا بھی آغاز ہوا۔ عالمی بیعت کے روح پرور نظاروں سے ساری دنیا کے احمدی بیک وقت محظوظ ہوتے رہے ایمان کو تازگی بخشتے گئے۔ احمدیوں کے حوصلے اسقدر بلند اور امام کی توقعات اس قدر ارفع تھیں کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا:-

'' اٹھو! شیروں کی طرح دندناتے ہوئے، غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے تمام بھارت میں پھیل جاؤ کیونکہ آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔''

چنانچہ حضور رحمہ اللہ کے ان ارشادات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے مبلغین معلمین داعین الی اللہ اور احباب جماعت نے تبلیغ و دعوت الی اللہ کے میدان میں ان تھک محنت کی جس کے نتیجہ میں لاکھوں سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

لیکن جیسا کہ قارئین جانتے ہیں ہمارا ملک بھارت بہت وسیع و عریض ملک ہے۔ ہزارہا کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے ان نو واردین کو سنبھالنا ان کی صحیح تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا، ان سب کو خلافت کے آسمانی نظام کی لڑی میں پرونا نہایت مشکل مرحلہ تھا۔ وسائل کی کمی، وقتاً فوقتاً جماعت کے خلاف اٹھنے والی مخالفت، غلط پروپیگنڈا، لمبے لمبے فاصلے ہونے کی وجہ سے مرکز کے ساتھ رابطہ کی کمی وغیرہ امور اس راہ میں حائل رہے۔ اس لئے ان میں سے ایک حصہ سے ہم رابطہ نہیں رکھ سکے۔

اب ہمارے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان نومبائعین کو کس طرح نظامِ جماعت کے ساتھ از سر نو منسلک کیا جائے تا کہ وہ خلافت حقہ کے فیوض و برکات سے کما حقہ فیضیاب ہوسکیں۔

خلافتِ خامسہ کے مبارک دَور کے آغاز میں ہی جب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صورتِ حال کا علم ہوا تو حضور نے پورے ملک کا جائزہ لینے اور معین اعداد و شمار پیش کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا:-

'' بیعت کر کے پیچھے ہٹ جانے والوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دوبارہ نظام جماعت میں لائیں۔ اور اس کا فعال حصہ بنائیں......''

حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جب معین اعداد و شمار پیش کئے گئے تو حضور انور نے یہ ہدایات دیں

(الف) جو فعال ہو گئے ہیں ان کے لئے الگ پروگرام ہوں۔

(ب) جو فعال نہیں ہیں ان کے لئے الگ پروگرام مرتب کئے جائیں۔

(ج) جو پیچھے چلے گئے ہیں ان کو واپس لانے کے لئے معین لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔

چنانچہ حضور انور کے اس اصولی ارشاد کی تعمیل میں جماعتوں کا جائزہ لیا گیا اور ناظر صاحبان اور وکلاء و ناظم صاحبان کو شامل کر کے ایک ٹیم بنائی گئی اور ہندوستان کے مختلف صوبہ جات اُن کے سپرد کئے گئے۔ اس تعلق میں ہر سہ انجمن احمدیہ کی مشترکہ میٹنگ میں حضور انور نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:-

(1) اس سکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے ناظران اور وکلاء کو شامل کریں گے اس رنگ میں کہ دو دو چار چار ضلع ان کے سپرد کریں تا کہ وہ جائزے لیکر اطلاعات فراہم کریں۔

ترقیاتی کاموں میں ترجیحات کو مدنظر رکھنا چاہئے جہاں بھی نئی جماعت قائم ہو وہاں فوری مرکز قائم ہونا چاہئے۔ چھوٹی مسجد بنا دی جائے کس قدر مساجد ہیں اور کس قدر بنانی ہیں اگر کم لاگت پر مسجد اور ساتھ مبلغ کا کوارٹر بن سکتا ہے تو جائزے لئے جائیں۔ (اس موقعہ پر مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے وضاحت کی کہ پانچ چھ مقامات پر تین چار لاکھ کے خرچ سے ایک ایک مسجد بنائی گئی ہے۔

فرمایا: خرید زمین، تعمیر مشن ہاؤس اور تعمیر مساجد میں کہاں کہاں ضرورت ہے کس جگہ ترجیح دینے کی ضرورت ہے جماعتوں کی ضرورت کیا ہے اور کس کو اولیت دینی ہے اس کے مطابق منصوبہ بنایا جائے۔ فرمایا موجودہ تعداد کی بنیاد پر جو پرانی جماعتیں بن چکی ہیں ان پر آدھا یا تہائی کے حساب سے بوجھ ڈالیں۔ نئی جماعت پر بوجھ نہ ڈالیں۔ بڑی جماعتوں میں پہلے مسجد بنادیں اور بعد میں چھوٹی جماعتوں میں۔

معلمین کو تنبیہ اور تاکید کی جائے کہ چند ماہ میں مقام تقرر پر کلمہ، نماز اور دیگر دینی باتیں سکھادیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو ان سے جواب طلبی کی جائے۔ ان پر اندھا اعتماد نہ کریں۔ ابھی ان کے تقویٰ کی معیار اتنا بلند نہیں ہے۔ اس لئے معلمین اور مبلغین سے روزانہ ڈائریاں لکھوائیں۔ جس میں روزانہ کی تفصیلی کارکردگی کا ذکر ہو۔ پھر وہ ماہوار رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔ اور ان کی ڈائریاں چیک کی جائیں

فرمایا: جماعتوں میں ذیلی تنظیموں کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اور عمومی طور پر مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی جماعتوں کی تربیت اور تنظیم کو مضبوط کرنے کے پروگرام بنائیں۔

فیلڈ میں کس لیٹریچر کی ضرورت ہے اور کونسا شائع کرنا ہے اس کے بارے میں فرمایا منصوبہ بندی کمیٹی غور کر کے رپورٹ پیش کرے۔ اس کے مطابق نشر و اشاعت شائع کرے۔

فرمایا: یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ کون کونسا لٹریچر کس کس زبان میں شائع کرنا ہے اس کے بارے میں بھی منصوبہ بنائیں۔

معترضین کے جوابات کے تعلق سے فرمایا کہ یہ کام بھی منصوبہ بندی کمیٹی ہی کرے گی البتہ ذیلی تنظیموں سے بھی کام لیا جائے۔ ہر تنظیم اس طرح کا کام کرے۔

باقی صفحہ 46 پر دیکھیں

قدرتِ ثانیہ کے پانچویں مظہر

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک تعارف الٰہی بشارتوں کی روشنی میں

قمر الحق خان قادیان

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی صفات کے اظہار اور توحید کے قیام کے لئے سلسلہ نبوت اور خلافت کو جاری فرمایا ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَاکَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَةٌ

(کنز العمال، الفصل الاول فی بعض خصائص الانبیا، حدیث نمبر:3224)

کہ کبھی کوئی نبوت جاری نہیں ہوئی جس کے پیچھے خلافت کا قیام نہ ہوا ہو۔ دنیا پر یہ امر بصراحت عیاں ہو چکا ہے کہ عصر حاضر میں امام موعود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبوت کے منصب پر فائز فرمائے گئے ہیں آپ نے اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور الٰہی پیش خبریوں کے مطابق اپنی کتاب الوصیت میں فرمایا:

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

(الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بشارت پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مورخہ 8 ستمبر 1950ء کو وکٹوریا روڈ میگزین لین کراچی میں تعمیر شدہ مسجد میں نہایت پر شوکت انداز میں فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزات دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔''

(الفضل 8 ستمبر 1950ء صفحہ 6)

اس روح پرور خطاب کے صرف ایک ہفتہ بعد ہمارے امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 15 ستمبر 1950ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے ہاں ربوہ پاکستان میں پیدا ہوئے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک پاس کر کے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے مکمل کیا۔

1967ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت فرمائی۔ 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچر اکنامکس میں حاصل کی۔ 31 جنوری 1977ء کو آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا بنت محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ و مرحوم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ حضور انور 1977ء میں زندگی وقف کر کے نصرت جہاں سکیم کے تحت اسی سال ماہ اگست میں غانا تشریف لے گئے۔ وہاں پر 1977 سے لے کر 1985 تک بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا، وسال، ایسارچر، چار سال اور پھر دو سال احمدیہ زرعی فارم ٹمالے۔ شمالی غانا کے مینیجر رہے آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا 1985ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور تحریک جدید ربوہ میں 17/مارچ 1985ء کو نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔ 18/جون 1994ء کو آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم ہوا۔ 10 ستمبر 1997 کو آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کے اہم عہدہ پر فائز ہوئے اور تا انتخاب خلافت اسی منصب پر فائز رہے۔

اگست 1998ء میں صدر مجلس کارپرداز مقرر ہوئے۔ بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ ناظر ضیافت اور ناظر زراعت کی خدمت بھی بجالاتے رہے۔ 1996ء تا 1997ء آپ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رہے اسی عرصہ میں آپ صدر تزئین کمیٹی ربوہ بھی تھے۔ آپ نے گلشن احمد نرسری کی توسیع اور ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے ذاتی طور پر بے حد کوشش کی۔ اور جملہ امور کی نگرانی فرمائی۔ 1999ء میں ایک مقدمے میں اسیر راہِ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ 30/اپریل کو گرفتار ہوئے اور 10/مئی کو باعزت رہا ہوئے۔ 3/اپریل 2003ء کو لندن وقت کے مطابق 11.40 بجے رات آپ کے بطور خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہونے کا اعلان ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر 56 سال ہے اور آپ کی بابرکت قیادت میں احمدیت کا قافلہ ترقیات کی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی جون 2003ء صفحہ 14 نیز دیکھیں اخبار بدر قادیان جلد 54 شمارہ 51,52 صفحہ 7)

الٰہی بشارات میں چند ایمان افروز حقائق

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلافت خامسہ کے مسند پر متمکن ہونے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و کشوف میں نہایت واضح اشارے ملتے ہیں۔ اگرچہ یہ الہامات وکشوف ورؤیا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان ہوئے ہیں لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں نہایت صفائی سے پورے ہوئے۔ یہاں تک کہ بعض بشارات کا تعلق براہِ راست حضور انور سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں کو دیئے جانے والے وعدوں اور پیشگوئیوں میں یہ مسلمہ اصول ہے کہ وہ وعدے رسول کی زندگی میں بھی پورے ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں ان کا ظہور ان کے بعد ان کی اولاد در اولاد اور خلفاء و متبعین کے ذریعہ بھی ہوتا ہے۔

'تذکرہ' یعنی مجموعہ الہامات رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں جنوری 1907ء کی ایک رؤیا ان الفاظ میں درج ہے:

''شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا'' وہ بادشاہ آیا'' دوسرے نے کہا کہ'' ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے'' فرمایا قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے۔''

(تذکرہ صفحہ 584 ایڈیشن قادیان 2004ء)

وہ پگڑی جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے سر پر دکھائی گئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ان کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے سر پر رکھ کر ایک ایمان افروز نظارہ دنیا کو دکھایا۔ پگڑی عزت، شرف، علم اور بزرگی کی علامت ہے اس حوالہ سے یہ خلافت کی روحانی بادشاہت کا ایک نشان بھی ہے۔

اسی رؤیا کا دوسرا فقرہ کہ'' ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے'' ظاہر کرتا ہے کہ کچھ ایسے امور ہیں جو رفتہ رفتہ اپنے وقتِ مقررہ پر ظاہر ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قاضی کی جو تشریح بیان فرمائی ہے اس میں حق کی تائید اور باطل کو رد کرنے کے معانی بیان فرمائے ہیں جن کا تعلق آیتِ استخلاف میں بیان کردہ برکات خلافت سے واضح نظر آتا ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ اسی سال 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام بھی ہوتا ہے:

" اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ "

یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں

اس الہام الٰہی میں حضور علیہ السلام کو'' مسرور'' کا الہامی نام عطا ہوا اور ساتھ یہ بھی الہام ہوا کہ:

'' میں تیرے ساتھ ہوں تیرے اہل کے ساتھ ہوں میں تیرے بوجھ اٹھاؤں گا۔''

ان الہامات کے ساتھ یہ الہام بھی ہوا کہ:

'' میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں''

اس میں یہ خوشخبری دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا وعدہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات یا آپ کے زمانہ تک محدود نہیں بلکہ اس کے دائرے میں اور بھی بہت سے پیارے وجود بھی شامل ہوں گے۔ پھر ان الہامات کے ساتھ ایک یہ بھی الہام شامل ہے کہ:

"سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِھِمْ"

کہ عنقریب ہم ان کو نشانات دکھائیں گے گرد ونواح میں اور خود ان میں۔

'' فِیْ اَنْفُسِھِمْ "کے الفاظ میں پھر ایک بار یہ بات دوہرائی گئی کہ نصرت خداوندی کا وعدہ ایک فرد سے نہیں بلکہ افراد سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح نشانات کے ظہور کا زمانہ بھی مختلف زمانوں پر محیط ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی نام مسرور عطا کیا۔ اور اس کی تقدیر نے اسی مسیحِ محمدی کی نسل اور ذریت میں ایک مقدس فرد کا نام بھی مسرور کر دیا جس نے ایک دن آپ کا جانشین اور خلیفہ بن کر ان الہامات کا مظہر بننا تھا۔

تذکرہ میں 1903ء کی ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کشفی نظارہ درج ہے کہ:

''ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا اب تُو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں''

(تذکرہ صفحہ 406 ایڈیشن قادیان 2004ء)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کی وفات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 12 دسمبر 1997 کو خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشفی نظارہ کے متعلق جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے

باقی صفحہ 46 پر دیکھیں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بھارت میں ورود مسعود کی مختصر جھلکیاں

〈قریشی محمد کریم جنرل سیکرٹری حلقہ باغبان پورہ لاہور〉

10-11 دسمبر 2005

دس گیارہ دسمبر کی درمیانی رات اڑھائی بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے قریباً سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد سوا گیارہ بجے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر بطور حضرت خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار بھارت کی سرزمین پر پڑے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کو گلدستہ پیش کیا۔ کچھ آگے بڑھنے کے بعد امیگریشن ایریا میں 8 افراد پر مشتمل وفد نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور کو ایئر پورٹ پر VIP کی تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔ حضور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں ممبر پارلیمنٹ جناب راؤلا چندرا شیکر ریڈی اور جناب ڈیاکر ریڈی ایم ایل اے نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے ان دونوں سے گفتگو فرمائی۔ امیگریشن اور سامان کے حصول کی کاروائی کیلئے دو سپیشل ڈسک صرف قافلہ کے افراد کیلئے مخصوص کئے گئے تھے۔

12:45 بجے حضور وی آئی پی لاؤنج سے پولیس افسران کی سیکیورٹی میں ایئر پورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں صدر انجمن احمدیہ کے ناظران صوبائی وزونل امراء کرام نے حضور کا استقبال کیا اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ ایئر پورٹ سے حضور کا قافلہ احمدیہ مسجد بیت الہادی دہلی کیلئے روانہ ہوا۔ حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور کو پولیس کی مکمل سیکیورٹی مہیا کی گئی۔ ملکی انتظامیہ نے حضور کو سیکیورٹی کی سہولیات مہیا کی تھیں اور سیکیورٹی کا ایک دستہ سفر میں ہر وقت ساتھ رہا۔ ڈیڑھ بجے دوپہر حضور مسجد بیت الہادی پہنچے جہاں دہلی اور بعض دوسری جماعتوں سے آئے ہوئے مرد و خواتین نے حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ دہلی مسجد و احاطہ کو خوبصورت ڈھنگ سے سجایا گیا تھا حضور نے سب کو السلام علیکم کہہ کر جواب دیا اور مشن ہاؤس میں رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ پانچ بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور ہندوستان کے 8 صوبوں اور آسٹریلیا اور دبئی سے آنے والی بعض فیملیوں کو ملاقات و تصاویر کا شرف بخشا۔ یہ سبھی لوگ بہت خوش تھے انہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور کو دیکھا تھا۔ ملاقاتوں کا سلسلہ شام سات بجے تک جاری رہا اس کے بعد حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

12 دسمبر 2005ء

چھ بجکر دس منٹ پر حضور نے مسجد میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح نو بجے حضور نیشنل اسمبلی کے سپیکر جناب سومناتھ چیٹر جی کی دعوت پر ان سے ملنے سپیکر ہاؤس تشریف لے گئے۔ 9:55 بجے حضور سپیکر ہاؤس پہنچے جہاں سپیکر نیشنل اسمبلی پہلے سے ہی حضور کے منتظر تھے انہوں نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سپیکر سے گفتگو فرمائی اور انکو شیلڈ پیش کی۔ بڑے خوشگوار ماحول میں یہ ملاقات پندرہ منٹ جاری رہی۔ آخر پر سپیکر صاحب حضور کو گاڑی کے دروازے تک چھوڑنے آئے۔

یہاں سے روانہ ہوکر ساڑھے دس بجے حضور نے قطب مینار و مسجد قوت الاسلام کے مختلف حصے دیکھے۔ 11:35 پر حضور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کے مزار پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ مزار کے باہر بیٹھے سو سے زائد غرباء کو رقم تقسیم فرمائی۔ 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی قیام دہلی کے دوران ان اولیاء اللہ کی قبروں پر دعا کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ اور مزار کے باہر بیٹھے لوگوں میں رقم تقسیم فرمائی تھی۔ ٹھیک سو سال بعد حضور ایدہ اللہ یہاں تشریف لائے اور دعا کی جبکہ ہندوستان روانہ ہونے سے قبل اس مزار پر جانے کا کوئی پروگرام شیڈول میں نہیں تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے۔

12:20 پر حضور قلعہ تغلق آباد پہنچے یہاں بھی گائیڈ نے حضور کو قلع کے مختلف حصے دکھائے اور جگہوں کا تعارف کرایا۔ حضور قلعہ کی سب سے بلند جگہ پر تشریف لے گئے اور دہلی شہر کا نظارہ کیا۔ ایک بجے حضور واپس مسجد بیت الہادی تشریف لائے اور سوا ایک بجے نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ 3:50 پر مقبرہ ہمایوں پہنچے اور اس کے مختلف حصے دیکھے۔ حضور انور نے یہاں وزٹ بک میں اپنا نام لکھنے کے بعد وزٹ بک پر لکھا کہ بہت خوبصورتی کے ساتھ اس کو مینٹین کیا گیا ہے اور دستخط ثبت فرمائے۔ اس مقبرہ کے بیرونی لان میں کچھ دیر قیام کے بعد 5:40 بجے حضور مشن ہاؤس واپس آئے۔

آج 7 مختلف صوبوں کی 14 جماعتوں کی 10 فیملیز کے 84 افراد نے ملاقات و تصاویر کا شرف حاصل کیا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا۔ ساڑھے ساتھ بجے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

13 دسمبر 2005

6:10 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد میں نماز فجر پڑھائی صبح پونے آٹھ بجے حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور قافلہ کے ساتھ آگرہ روانہ ہوئے۔ 110 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد راستہ میں ہوپل کے مقام پر راجستھان ہوٹل میں قریباً ایک گھنٹہ رکے۔ 10:25 پر یہاں سے آگرہ کیلئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک مقام پر کچھ دیر رکے 1:50 پر آگرہ پہنچے۔

اتر پردیش کی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور کو VIP پروٹوکول دیا گیا۔ یہاں حضور گورنمنٹ انتظامیہ کے مہمان تھے آگرہ پہنچنے سے قبل چند کلومیٹر پہلے سکندرہ کا علاقہ آتا ہے۔ یہاں حکومت یوپی کی تین گاڑیوں نے حضور کو Recieve کیا اور پروٹوکول آفیسر اور سیکیورٹی کے افراد پر مشتمل یہ گاڑیاں حضور کے ساتھ رہیں۔ حضور کو وی آئی پی گیسٹ کے طور پر پورا اعزاز دیا گیا۔ تاج محل سے ایک کلو میٹر پہلے حضور کا قافلہ رکا جہاں پروٹوکول آفیسر نے حضور کو خوش آمدید کہا اور یہاں سے ایک سپیشل وی آئی پی گاڑی سے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کو تاج محل کے مین انٹرانس تک پہنچایا۔ باقی وفد کے ممبران اس علاقہ میں چلائی جانے والی بسوں کے ذریعہ وہاں پہنچے۔ حضور کو ایک ایسی سپیشل گاڑی مہیا کی گئی جو صرف سربراہان مملکت اور وی آئی پی شخصیات کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ حضور نے تاج محل کے مختلف حصے دیکھے اور تصاویر بنوائیں۔ تاج محل کے وزٹ کے بعد 3:20 پر Taj View ہوٹل پہنچے جہاں کھانے کے بعد 4:45 بجے حضور نے اسی ہوٹل میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ پھر حضور ہوٹل کے لاؤنج میں تشریف لائے اور سیکیورٹی پر متعین پولیس افسران سے گفتگو فرمائی۔ مصافحہ اور تصاویر کا شرف بخشا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے یہاں آنے والے ٹورسٹ میں سے بعض اور ہوٹل کے سینیر اسٹاف ممبران نے بھی حضور سے مصافحہ کیا اور تصاویر بنوائیں۔ جماعت احمدیہ آگرہ کے مرد و خواتین حضور سے ملاقات کے لئے اسی ہوٹل میں آئے۔ اور حضور سے ملاقات کی اور حضور انور اور بیگم صاحبہ کو گلدستے پیش کئے۔ 5:30 بجے حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور دہلی کیلئے روانہ ہوئے راستہ میں راجستھان ہوٹل میں کچھ دیر کے لئے رکے اور ہوٹل کے ایک ہال میں نماز مغرب و عشاء حضور نے پڑھائی۔ رات 10:30 بجے مسجد بیت الہادی پہنچے۔

14 دسمبر 2005ء

صبح چھ بجکر دس منٹ پر حضور نے نماز فجر مسجد میں پڑھائی۔ ساڑھے نو بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہندوستان کی پانچ جماعتوں اور یوپی کے 42 خاندانوں کے 223 افراد اور شعبہ خدمت خلق کے 42 اور جماعت دہلی کی انتظامیہ کے 110 کارکنان نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا یہ سلسلہ ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعدہ حضور مسجد بیت الہادی تشریف لائے اور سبھی کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا پھر حضور لجنہ کے حصہ کی طرف گئے اور کارکنات کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ پونے ایک بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پریس کانفرنس ہوئی اس میں میڈیا کے 12 نمائندگان نے شرکت کی اور حضور سے سوالات کئے جنکے حضور نے نہایت عمدگی سے جواب دیئے یہ پریس کانفرنس 1:35 تک جاری رہی۔ نمائندگان نے حضور سے مصافحہ و تصاویر کا شرف حاصل کیا۔ 1:45 پر حضور نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

3:45 پر لال قلعہ کے وزٹ کیلئے روانگی ہوئی ساڑھے چار بجے لال قلعہ پہنچے حضور اور قافلہ کی گاڑیوں کو سپیشل طور پر مین گیٹ کے اندر قلعہ کے صدر دروازہ کے قریب جانے کی اجازت دی گئی۔ حضور نے قلعہ کے مختلف حصے و مسجد موتی کو دیکھا۔ حضور کیلئے سپیشل طور پر مسجد کا دروازہ کھولا گیا۔ شام کو ایک پروگرام مغلیہ سلطنت کی جھلک کا دکھایا جاتا ہے یہ پروگرام دیکھنے کے بعد سات بجے یہاں سے روانہ ہوکر آٹھ بجے مسجد بیت الہادی پہنچے اور حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

15 دسمبر 2005ء

6:10 پر حضور نے بیت الہادی مسجد میں نماز فجر پڑھائی۔ ساڑھے چھ بجے حضور نے دعا کروائی اور دہلی سے قادیان کے لئے روانگی ہوئی۔ بیاس سٹیشن پر گاڑی میں انڈیا ٹی وی کی ٹیم حضور سے انٹرویو لینے کے لئے سوار ہوئی۔ امرتسر ریلوے سٹیشن پر مرکزی عہدیدران ربوہ و قادیان نیز حکومتی انتظامیہ کی طرف سے بعض افراد نے بھی حضور کو خوش آمدید کہا۔ انکے علاوہ امرتسر شہر کے کئی سیاسی و سماجی عہدیدران بعض کالج کے پرنسپل صاحبان نے استقبال کیا۔ گلدستہ پیش کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور وی آئی پی روم میں تشریف لائے جہاں میڈیا اور پریس کے 10 نمائندے پہلے سے موجود تھے انہوں نے حضور کی امرتسر ریلوے اسٹیشن پر آمد کو کوریج دی اور بعض سوالات کئے جسکا حضور نے جواب دیا۔ 19 پرنٹ میڈیا نے حضور کی آمد کی خبریں شائع کیں۔ پریس کانفرنس کے بعد حضور امرتسر ریلوے اسٹیشن سے سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور وہاں کھلے لان میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ امرتسر میں حضور کا قیام سوا گھنٹے سے زاید رہا۔ بعدہ حضور قادیان کیلئے روانہ ہوئے۔ 4 بجے سہ پہر بٹالہ پہنچے امرتسر سے ہی پولیس کی سیکیورٹی گاڑیاں قافلہ کے آگے پیچھے چل رہی تھیں۔

بٹالہ شہر میں ایس ایس پی بٹالہ نے حضور کی آمد پر ایک استقبالیہ پروگرام بنایا تھا۔ حضور ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں انہوں نے حضور کو خوش آمدید کہا اس موقع پر بعض دوسرے سرکاری افسران بھی موجود تھے۔ ایس ایس پی صاحب کی درخواست پر ان کی ایک کتاب کی تقریب رونمائی میں شرکت کی اور کتاب کی رونمائی فرمائی۔ اس موقع پر پریس اور میڈیا کے نمائندوں نے حضور کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کی کوریج کی۔ 4:35 پر حضور بٹالہ سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ 4:50 پر وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان کی بستی میں داخل ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پہلی بار قادیان کی سرزمین پر پڑے منارۃ المسیح، مساجد، مرکزی عمارتیں، گھر، گلی کوچے سب حضور کی آمد کی خوشی میں جگمگا رہے تھے۔ پوری بستی بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ ہر احمدی بچے، بوڑھے مرد و عورت کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ حضور سیدھے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور مزار مبارک پر لمبی اور پرسوز دعا کی پھر پیدل ہی دار المسیح تشریف لائے۔ راستہ میں دونوں طرف احباب قادیان پیارے آقا کی جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ خواتین تعلیم الاسلام سکول میں جمع تھیں۔ حضور انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے وہاں سے حضور انور دار المسیح تشریف لائے۔

6:30 بجے حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ نمازوں اور ان روحانی گھڑیوں کا اظہار طاقتِ قلم سے باہر ہے۔ 15 دسمبر کی اخبارات نے حضور کی آمد کو نمایاں کوریج دی اور حضور کے متعلق نمایاں خبریں شائع ہوئیں۔

حضور کے قادیان ورود کے مناظر کی کوریج کے لئے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ایک درجن سے زائد نمائندگان پہلے سے موجود تھے جنہوں نے حضور کی آمد کی بہت اچھے رنگ میں کوریج کی اور خبریں شائع کیں۔

16 دسمبر 2005ء بروز جمعہ

6.25 بجے حضور نے مسجد مبارک میں نماز فجر

پڑھائی بعدہ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے سوا ایک بجے حضور نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ یہ خطبہ پہلی بار قادیان مسجد اقصیٰ سے دنیا بھر میں لائیو نشر ہوا۔ چار بجے حضور مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تشریف لے گئے ۔ بہشتی مقبرہ سے واپس آتے ہوئے دار الضیافت کے مہمان خانہ میں تشریف لے گئے وہاں پر اے جین صاحب نے (جن کے سیٹلائٹ نیٹ ورک کے ذریعہ ایم ٹی اے کی لائیو نشریات قادیان سے کی گئی) حضور سے ملاقات کی ۔ مہمان خانہ کے اندر بارڈر ایریا کے چیف انجینئر نے بھی حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی پھر حضور دار المسیح تشریف لائے ۔ ساڑھے چار بجے درویشان قادیان نے حضور سے شرف ملاقات و تصویر حاصل کیا۔ بعدہ حضور اپنے دفتر آئے جہاں قادیان کی 93 فیملیز کے 568 افراد نے حضور سے ملاقات وتصاویر کا شرف حاصل کیا۔ آج جناب پرتاپ سنگھ باجوہ منسٹر PWD پنجاب حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔ انہوں نے حضور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے میری ڈیوٹی اپنی نمائندگی میں لگائی ہے کہ میں حضور کا پورا خیال رکھوں ۔ موصوف حضور انور کیلئے سٹیٹ گیسٹ ہونے کا خط بھی لائے تھے۔ یہ ملاقات بڑے اچھے ماحول میں نصف گھنٹہ ہوئی ۔ ملاقاتوں کا پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے نماز مغرب وعشاء مسجد مبارک میں پڑھائیں۔ آج بھی قومی اخباروں نے حضور کی آمد، جلسہ میں شرکت اور جماعتوں کے تعارف پر مشتمل خبریں مضامین و آرٹیکل شائع کئے۔

17 دسمبر 2005ء

6.25 پر حضور نے مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 11.00 بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں اور 95 خاندانوں کے 555 افراد نے ملاقات کی اور تصاویر بنوائیں ۔ ملاقاتوں کا پروگرام دوپہر 1 بجے تک جاری رہا بعدہ نماز ظہر وعصر مسجد مبارک میں پڑھائی ۔ نمازوں کے بعد حضور نے مکان حضرت ام طاہرؓ میں ٹھہرنے والے مہمانان کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا ۔ 4.30 بجے حضور مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کے لئے تشریف لے گئے ۔ 5.00 بجے شام حضور اپنے دفتر تشریف لائے یہاں 55 خاندانوں کے 263 افراد نے شام 7.00 تک حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں بعدہ حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء پڑھائی ۔ آج بھی مختلف اخبارات نے حضور کے دورہ کے متعلق خبریں شائع کیں۔

18 دسمبر 2005ء

6.25 پر حضور نے مسجد مبارک میں نماز پڑھائی صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور میں مصروف رہے 11.30 بجے قادیان اس کے مضافات نیز امرتسر، رعیہ گورداسپور کے غیر مسلم معززین اور فیملیز اور سرکردہ احباب جنکی تعداد 500 کے قریب تھی ملاقات کے لئے آئے یہ پروگرام پونے ایک بجے تک جاری رہا۔ پھر حضور نے دار المسیح کی Renovation کا معائنہ فرمایا۔ سوا ایک بجے حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں ۔ 4.35 پر حضور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے واپسی پر حضور دفتر خدمت خلق اور پھر اپنے دفتر تشریف لائے جہاں مختلف ممالک کی 36 فیملیز کے 214 افراد نے ملاقات وتصاویر کا شرف حاصل کیا ۔ آج بھی اخبارات نے حضور کے دورہ کی خبریں شائع کیں۔

19 دسمبر 2005ء

صبح 6.25 پر حضور نے مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھائی ۔ 8.30 بجے دفتر تشریف لائے ۔ ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور انجام دیئے ۔ پونے دس بجے حضور منارۃ المسیح کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے ۔ اسی طرح دفتر نظارت نشر و اشاعت کا معائنہ فرمایا۔ بعدہ حضور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں مختلف ممالک وعلاقوں کی 16 فیملیز کے 180 افراد نے شرف ملاقات وتصاویر حاصل کیا۔

1.15 بجے حضور نے نماز ظہر وعصر پڑھائی ۔ ساڑھے چار بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پر ضلع گورداسپور کے ڈی سی ایس ڈی ایم بٹالہ و نائب تحصیلدار قادیان آئے ہوئے تھے انہوں نے حضور سے ملاقات وگفتگو کی ۔ یہ ملاقات پونے پانچ بجے تک جاری رہی ۔ اس کے بعد حضور مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے ۔ واپسی پر 5 بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔ 25 خاندانوں کے 294 افراد نے شام سات بجے تک ملاقات کی بعدہ حضور نے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں آج بھی اخبارات نے خبریں شائع کیں۔

20 دسمبر 2005ء

صبح 6.25 پر حضور نے مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے ۔ 11 بجے فیملی وانفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ آج 23 فیملیز کے 215 افراد نے ملاقات کی ۔ 1 بجے حضور نے مسجد مبارک میں نماز ظہر وعصر پڑھائی ۔ 4.40 پر حضور مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے ۔ 5.00 بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔ آج 22 فیملیز کے 220 افراد نے ملاقات کی ۔ 7.00 بجے حضور نے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں ۔ آج بھی قومی اخبارات نے خبریں شائع کیں۔

21 دسمبر 2005ء

صبح 6.25 پر حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے 11 بجے 25 فیملیز کے 212 افراد نے ملاقات وتصاویر کا شرف حاصل کیا یہ سلسلہ 1 بجے تک جاری رہا۔ 1.15 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں ۔ 4.30 بجے حضور مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے ۔ واپسی پر حضور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں 7.00 بجے تک 25 خاندانوں کے 285 افراد نے انفرادی واجتماعی ملاقات وتصاویر کا شرف حاصل کیا ۔ 7.15 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں ادا کیں ۔ آج بھی اخباروں نے خبریں وآرٹیکل شائع کئے۔

22 دسمبر 2005ء

صبح 6.25 پر حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ ڈاک و دفتری امور کی انجام دہی کے بعد 10.30 بجے حضور مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے واپسی پر حضور ایک درویش کی بیوہ کی عیادت کیلئے ان کے گھر تشریف لے گئے ۔ پھر دار المسیح کے ایک مکان میں مہمانوں کی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور کھانا پکانے والی ٹیم کو ضروری ہدایات دیں ۔ پھر اپنے دفتر تشریف لائے اور پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر تعمیرات کے بھائی کو شرف ملاقات بخشا 3.45 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں ۔ بعدہ پیدل ہی جلسہ سالانہ کی تقریب معائنہ کے لئے تشریف لائے جہاں مرکزی عہدیداران نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ پھر ناظرین کے پاس تشریف لے گئے ان کا تعارف حاصل کیا ان کے شعبوں اور کام کے بارے میں دریافت کیا اس کے بعد تقریب میں حضور نے خطاب فرمایا۔ دعا کرائی ۔ بعدہ کارکنات کی طرف تشریف لے گئے جہاں ان کے انتظامات اور ڈیوٹیوں کا جائزہ لیا۔ پھر حضور لنگر خانہ 2 اور 3 کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور ہدایت دیں لنگر کے تمام معاونین نے شرفِ ملاقات حاصل کیا ۔ 5.15 بجے حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لائے ۔ 7 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

23 دسمبر 2005ء

صبح 6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے ۔ 1.15 بجے حضور نے مردانہ جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو 2.10 تک جاری رہا ۔ نماز کے بعد "سرائے طاہر" کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ۔ عمارت کی تعمیر کی انتظامیہ نے ملاقات وتصاویر کا شرف حاصل کیا ۔ حضور نے دعا کرا کے عمارت کا افتتاح فرمایا۔ 4.45 بجے حضور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے ۔ 5 بجے حضور دفتر تشریف لائے جہاں 27 خاندانوں کے 332 افراد نے ملاقات کی ۔ 7.15 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں ۔ آج بھی اخبارات میں خبروں کا سلسلہ جاری رہا۔

24 دسمبر 2005ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 10.45 بجے حضور مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے جہاں مختلف ممالک اور علاقوں کے چار ہزار سے زائد افراد نے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کیں ۔ یہ پروگرام 2.15 بجے تک جاری رہا۔ حضور مسلسل تین گھنٹے کھڑے رہے ۔ ڈھائی بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں ۔ 4.30 بجے حضور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے ۔ آج دالان حضرت اماں جان میں لجنہ سے اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا جو 7.15 تک جاری رہا۔ 7.30 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

25 دسمبر 2005ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 2.15 پر مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں ۔ 4.35 پر حضور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے ۔ واپسی پر مسجد اقصیٰ تشریف لائے جہاں تین ہزار سے زائد افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا ۔ یہ پروگرام 7.15 تک جاری رہا۔ بعدہ حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

26 دسمبر 2005ء

صبح 6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ 10.10 بجے اپنی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے ۔ 10.20 پر جلسہ گاہ پہنچ کر لوائے احمدیت لہرایا ۔ 10.40 پر حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا جو 11.45 تک جاری رہا ۔ دعا کے بعد حضور مزار مبارک پر تشریف لے گئے اور دعا کی ۔ 12.10 پر حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے ۔ 2.15 بجے جلسہ گاہ تشریف لائے اور نمازیں پڑھائیں ۔ بعدہ حضور نے 2 مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی ۔ بعد سہ پہر حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے ۔ شام 6.15 بجے مردانہ جلسہ گاہ میں نمازیں پڑھائیں ۔ قادیان کا یہ پہلا جلسہ تھا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں لائیو نشر ہوا۔

27 دسمبر 2005ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 11.00 بجے جلسہ گاہ لجنہ اماء اللہ میں تشریف لائے جہاں افتتاح سے قبل حضور نے گزشتہ سالوں میں ہندوپاک کے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے ہاتھ سے اسناد تقسیم کیں ۔ 11.45 بجے لجنہ سے خطاب فرمایا جو 12.30 بجے ختم ہوا۔ پھر نو مبائعات کو شرف زیارت بخشا جلسہ گاہ سے باہر آنے پر ڈیوٹی پر موجود بعض افسران کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدہ پیدل ہی مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لائے ۔ 12.50 پر رہائش گاہ پر تشریف لے گئے 1.15 پر مردانہ جلسہ گاہ میں نمازیں پڑھائیں ۔ بعد سہ پہر دفتری امور انجام دیئے ۔ 6 بجے مردانہ جلسہ گاہ میں نمازیں پڑھائیں ۔ نمازوں کے بعد تقریب نکاح میں تشریف فرما رہے اور دعا کروائی ۔ پھر دار المسیح تشریف لائے اور ساڑھے تین ہزار مستورات سے اجتماعی ملاقات ہوئی ۔ یہ سلسلہ رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔

28 دسمبر 2005ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ تین بجے سہ پہر اختتامی اجلاس کے لئے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے ۔ اسٹیج پر بیٹھے ۔ بعض مذہبی اور سیاسی سرکردہ اصحاب نے مصافحہ کیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے ۔ تلاوت ونظم کے بعد ہندوپاک کے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے ۹۸ طلباء کو تعلیمی اسناد دیں ۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو علمِ انعامی عطا کیا ۔ 4.25 پر حضور نے اختتامی خطاب فرمایا جو 5.20 تک جاری رہا۔ اختتامی خطاب کے بعد نومبائعین اور پھر لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے ۔ 6.15 بجے مردانہ جلسہ گاہ میں نمازیں پڑھائیں ۔ بعدہ تقریب نکاح میں تشریف فرما ہوئے ۔ رات نو بجے تک مسجد اقصیٰ میں اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں ۔ تین ہزار سے زائد افراد نے قطار میں گزرتے ہوئے حضور سے مصافحہ اور تصویر کا شرف حاصل کیا۔

29 دسمبر 2005ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح دس بجے بھارت کی سترویں مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس کی صدارت فرمائی ۔ افتتاحی خطاب

مصروفیات کی ایک جھلک

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان کے واقفین نو کی کلاس میں (5 جنوری 2006)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریب آمین کے موقع پر (4 جنوری 2006)

زی نیوز کے نمائندے حضور انور سے گفتگو کرتے ہوئے

انڈیا ٹی وی کے نمائندگان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بات کرتے ہوئے

دہلی میں پریس کانفرنس کے دوران حضور انور نامہ نگاروں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے (14 دسمبر 2005)

قادیان میں پریس کانفرنس (14 جنوری 2006)

مسٹر سومناتھ چیٹر جی سپیکر لوک سبھا حضور انور کے ساتھ (12 دسمبر 2005)

مسٹر پرتاپ سنگھ باجوہ کیبینٹ منسٹر پنجاب حضور انور سے ملاقات کر کے گلدستہ پیش کرتے ہوئے (15 دسمبر 2005)

حضرت امیر المؤمنین لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں (کیم جنوری 2006)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جدید نور ہسپتال قادیان کا افتتاح کرتے ہوئے (2 جنوری 2006)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نور قادیان میں ۔ یہ وہ تاریخی مسجد ہے جہاں خلافت ثانیہ کا انتخاب عمل میں آیا تھا (2 جنوری 2006)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سرائے طاہر قادیان میں (23 دسمبر 2005)

ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ (9 جنوری 2006)

اراکین مرکزی وفد ربوہ جو جلسہ سالانہ 2005 کے انتظامات کے لئے جلسہ سے قبل تشریف لائے

ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان (9 جنوری 2006)

امراء جماعت ہائے احمدیہ بھارت

ممبران وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان (9 جنوری 2006)

ممبران صدر انجمن احمدیہ ربوہ (4 جنوری 2006)

ہوشیار پور میں اس مقام پر جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے چلہ کشی کی حضور انور محو دعا ہیں (8 جنوری 2006)

اہالیان ہوشیار پور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا (8 جنوری 2006)
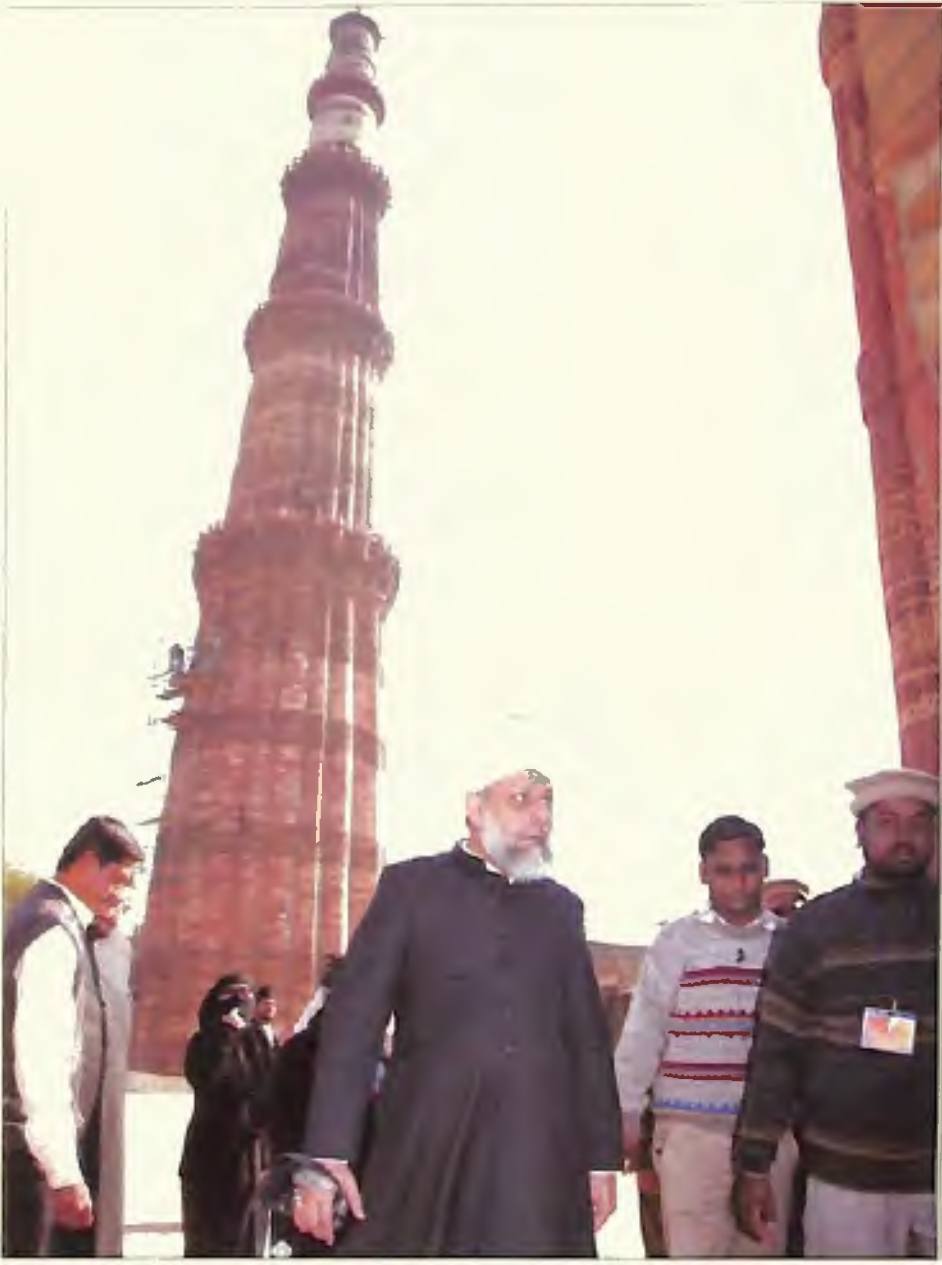
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دہلی کے تاریخی قطب منار میں (12 دسمبر 2005)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر دعا کرتے ہوئے

آگرہ میں حضور انور مع قافلہ تاج محل کے سامنے (13 دسمبر 2005)

بہشتی مقبرہ قادیان میں وہ کمرہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعش مبارک رکھی گئی تھی (یکم جنوری 2006)

شہ نشین (بہشتی مقبرہ) میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (یکم جنوری 2006)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام ظہور قدرت ثانیہ میں (یکم جنوری 2006)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ میں

درویشان قادیان اپنے آقا کے ہمراہ (16 دسمبر 2005)

مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت (7 جنوری 2006)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت (7 جنوری 2006)

ممبران لوکل انجمن احمدیہ قادیان (14 جنوری 2006)

اساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان (12 جنوری 2006)

اساتذہ جامعۃ المبشرین قادیان (12 جنوری 2006)

نائب مدیران ہفت روزہ بدر قادیان (15 جنوری 2006)

روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب قادیان کے الوداع کا جواب دیتے ہوئے

روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب قادیان کے الوداع کا جواب دیتے ہوئے

روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا کراتے ہوئے

میں ممبران شوریٰ سے خطاب فرمایا۔شوریٰ کی کاروائی سوا گیارہ بجے تک حضور کی صدارت میں جاری رہی۔ 11.20 پر حضور سرائے عبیداللہ (جماعت احمدیہ ماریشس کے نئے تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس) تشریف لے گئے۔اس کا معائنہ اور دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔اور موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔12.40 پر دارالمسیح تشریف لائے اور سوا ایک بجے تک تیس خاندانوں کے دوسو افراد کو ملاقات اور تصاویر کا شرف بخشا اور ایک بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ تشریف لاکر نمازیں پڑھائیں اور حضور نے 8 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ بعدہ حضور نے ایک خاتون کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ 3 بجے حضور کی صدارت میں مسجد اقصیٰ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا جو ساڑھے چار بجے ختم ہوا۔ دعا کے بعد تمام نمائندگان کو شرف مصافحہ اور تصاویر بخشا۔ پھر حضور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں تیس فیملیز کے دوسو افراد نے سوا سات بجے تک شرفِ ملاقات وتصاویر حاصل کیا۔ بعدہ حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں اور تقریب نکاح میں تشریف فرما رہے۔

30دسمبر 2005ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔سوا ایک بجے مردانہ جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازیں پڑھائیں۔ چار بجے ہندو پاک کے احمدی ڈاکٹرز نے حضور کے ساتھ تصویر بنوائی بعد ازاں حضور مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ساڑھے چار بجے فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ جو رات سات بجے تک جاری رہیں۔ سوا سات بجے حضور نے نمازیں پڑھائیں

31دسمبر 2005ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے نو بجے سے گیارہ بجے تک دوسو پینتالیس افراد کی فیملی وانفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ گیارہ بجے مسجد اقصیٰ میں حضور کے ساتھ واقفین نو بھارت کی کلاس ہوئی جو بارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد واقفات نو بھارت کی کلاس شروع ہوئی جو ایک بجے تک جاری رہی۔ سوا ایک بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔ ساڑھے تین بجے مسجد اقصیٰ میں ربوہ کے مختلف شعبوں نے حضور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔اس کے بعد حضور انور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ ساڑھے چار بجے حضور دفتر میں تشریف لائے اور شام سات بجے تک ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک سو اکسٹھ فیملیز کے 1688 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ آٹھ بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

1جنوری 2006ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔سوا دس بجے قادیان کے مختلف اداروں اور مقامات کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے نصرت گرلز کالج کی عمارت دیکھی۔عمارت سے ملحقہ زمین کا معائنہ فرمایا۔تعمیر کے نقشہ جات ملاحظہ فرمائے۔ کالج سے ملحقہ دوسرے قطعہ زمین کا بھی معائنہ فرمایا۔ پھر حضور محلّہ دارالانوار میں تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤسز، جامعۃ المبشرین کی بیرکیں، طلباء کے ہاسٹل کا جائزہ لیا۔ پھر پندرہ ایکڑ قطعہ زمین جہاں جلسہ ہوا تھا کا معائنہ فرمایا۔ تعمیری منصوبہ کا جائزہ لیا اور منتظمین کو ہدایات دیں بعدہ حضور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ احاطہ خاص کی توسیع کا جائزہ لیا۔اسی طرح مکان حضرت اماں جان شہ نشین، جنازہ گاہ، مقام ظہور قدرت ثانیہ کا معائنہ فرمایا۔ 12.20 پر ایک تقریب رخصتی میں پر شرکت کے لئے ننگل تشریف لے گئے۔ دعا کرائی۔ایک اور درویش کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ بعد ازاں دار الضیافت کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور لنگر خانہ کی توسیع کے لئے ہدایات دیں۔ مہمان خانہ کا بھی معائنہ فرمایا بعدہ حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے گھر کا وزٹ کیا۔ گھر کے مختلف کمروں کا معائنہ فرمایا۔ 1.45 بجے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔ ساڑھے تین بجے مسجد اقصیٰ میں ربوہ کے مربیان وعہدیداران کے آٹھ گروپوں کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ 3.45 پر مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ چار دس پر حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور سوا آٹھ بجے تک مجموعی طور پر ایک سو پینسٹھ خاندانوں کے 1348 افراد سے ملاقات کی۔ بعدہ مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

2جنوری 2006ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 10.00 بجے قادیان کے مختلف اداروں اور مقامات کے لئے روانہ ہوئے۔سب سے پہلے سکھ نیشنل کالج تشریف لے گئے۔ لائبریری کا معائنہ کیا۔ سٹاف روم جاکر سٹاف سے گفتگو کی۔ کالج کی گراؤنڈز بھی دیکھیں۔ اساتذہ نے تصویر کی سعادت حاصل کی۔ بعدہ حضور مسجد نور کے بورڈنگ تحریک جدید، خالصہ ہائر سیکنڈری سکول تشریف لے گئے استقبالیہ تقریب میں شمولیت کی اور خطاب فرمایا۔ بعدہ پرنسپل کے دفتر اور ایس ایس باجوہ پبلک سکول کے مختلف حصوں میں تشریف لے گئے۔ بعدہ حضرت مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ کے مکان جہاں آج کل سکھ نیشنل کالج کے پرنسپل کی رہائش ہے تشریف لے گئے۔ پھر کوٹھی دار السلام اور نئے تعمیر ہونے والے ایک کوارٹر میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ بعدہ نور ہسپتال کی نئی عمارت کے مختلف شعبوں اور ہومیو پیتھی کلینک، ڈاکٹروں کے کوارٹرز کا معائنہ فرمایا۔ پھر نور ہسپتال کی پرانی بلڈنگ میں تشریف لے گئے۔ بعدہ حضور نے مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح اور احمدیہ مرکزی لائبریری کا معائنہ فرمایا جملہ مقامات کے متعلق انتظامیہ کو ہدایات دیں۔ دو بجے نمازیں مسجد اقصیٰ میں پڑھائیں۔ ساڑھے چار بجے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ پانچ بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور قادیان میں تعمیرات کے سلسلہ میں انتظامیہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ کی جو سوا چھ بجے تک جاری رہی۔ بعدہ ہندوستان میں کام کرنے والے مبلغین کے ساتھ میٹنگ ہوئی یہ میٹنگ 6.40 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مبلغین نے مختلف گروپس کی صورت میں تصاویر بنوائیں۔ سوا سات بجے حضور نے نمازیں پڑھائیں۔

3جنوری 2006ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔نو بجے تا ایک بجے ایک سو چھپن خاندانوں کے ایک ہزار پانچ سو اڑتالیس افراد کی انفردی اور فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ سوا ایک بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔ چار بجے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ ساڑھے چار بجے حضور دفتر تشریف لائے جہاں آٹھ بجے تک 894 افراد نے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔سوا آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

4جنوری 2006ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔سوا دس بجے مسجد اقصیٰ میں پاکستان کی مرکزی انجمنوں کی مشترکہ میٹنگ ہوئی جو ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ مختلف گروپس نے تصاویر بنوائیں۔ بعدہ جلسہ پر ڈیوٹی دینے والے ہندوستان کے کارکنان کے گروپس نے تصاویر بنوائیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ یہ پروگرام 12.50 تک جاری رہا۔ ایک بجے حضور نے نمازیں پڑھائیں۔نمازوں کے بعد حضور انور ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر طارق احمد صاحب کے گھر دوپہر کے کھانے کے لئے تشریف لائے۔ ساڑھے چار بجے حضور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ پانچ بجے دفتری ملاقاتیں ہوئیں اور چھ پینتالیس تک ربوہ کے مختلف دفاتر کے عہدیداران نے ہدایات حاصل کیں اور تصاویر بنوائیں۔ 7.10 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں اور ڈاکٹر عطیۃ القدوس بنت مکرم منظور احمد صاحب گھنوکے درویش کی تقریب رخصتانہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ دعا کے بعد کھانا تناول فرمایا۔ ساڑھے آٹھ بجے اپنی رہائش گاہ تشریف لائے۔

5جنوری 2006ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 1.15 بجے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔ ساڑھے چار بجے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ پانچ بجے سے سات بجے تک مسجد اقصیٰ میں واقفین نو بچے بچیوں کی الگ الگ کلاس حضور کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سوا سات بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

6جنوری 2006ء

6.25 بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ڈیڑھ بجے احمدیہ گراؤنڈ میں نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ اس خطبہ میں وقف جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ 4.10 بجے مزار مبارک پر دعا کے لئے حضور پرنور تشریف لے گئے۔ واپسی پر ایوان خدمت و ایوان انصار تشریف لے گئے۔ پانچ بجے اپنے دفتر میں تشریف لائے اور پونے آٹھ بجے تک انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں بعدہ حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

7جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنُور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ڈاک اور دفتری امور میں مصروف رہے۔ سوا دس تا گیارہ پچیس ایوان انصار میں انصار اللہ بھارت کی میٹنگ ہوئی۔ حضور نے قائدین سے ان کے کاموں کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ ایوان انصار کا معائنہ فرمایا۔ گیارہ چالیس پر خدام الاحمدیہ کے ساتھ ایوان خدمت میں میٹنگ کی اور شعبہ جات کا جائزہ لیکر ہدایات دیں۔ حضور نے ایوان خدمت، کمپیوٹر سینٹر کا معائنہ کیا ممبران کو شرف مصافحہ وتصویر بخشا۔ ایک بجے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔ تین تیس بجے نصرت گرلز ہائی سکول کا معائنہ فرمایا۔ بعدہ بطرف ننگل سیر کے لئے تشریف لے گئے وہاں مسجد کا معائنہ فرمایا۔ بعض گھروں میں تشریف لائے واپسی پر مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ پانچ بجے تا چھ بجے حضور کے دفتر میں 240 افراد نے انفرادی واجتماعی ملاقاتیں کیں۔ بعدہ حضور پانچ گھروں میں تشریف لے گئے۔ 6 بجے سے ساڑھے سات بجے تک بیت النصرت میں لجنہ بھارت کی میٹنگ میں شرکت کی۔ سیکرٹریان کے کاموں کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ بعدہ مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

8جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنُور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ڈاک اور دفتری امور میں مصروف رہے۔ دس بجے تا گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ 238 افراد نے شرف ملاقات وتصویر حاصل کیا۔ بارہ بجے سفر ہوشیار پور کیلئے روانہ ہوئے۔ ڈیڑھ بجے ہوشیار پور پہنچے۔ پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس میں سرو دھرم سد بھاؤ کمیٹی کے صدر ضلع کے ڈی سی اور دیگر سرکاری وغیر سرکاری احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ بعدہ حضور چلہ کشی والے مکان میں پہنچے اور مختلف حصوں کا معائنہ کیا اور دعا کی۔ وہ جگہ بھی ملاحظہ کی جہاں حضرت مصلح موعود نے اپنے مصلح موعودؓ ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔ بعدہ حضور ریسٹ ہاؤس تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ سوا چار بجے حضور ''سرو دھرم سد بھاؤ کمیٹی'' کے صدر انوراگ سود کے گھر تشریف لے گئے جہاں معززین شہر نے حضور کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ صدر مذکور نے اپنے گھر کے کھلے لان میں شامیانہ لگا کر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین شامل ہوئے۔ حضور کو استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ حضور نے استقبالیہ سے خطاب فرمایا۔ آخر پر کمیٹی کے ممبران کی طرف سے عزت افزائی کے لئے حضور انور کو چادر پہنائی گئی۔ سود صاحب کے گھر کے اندر بھی حضور تشریف لے گئے۔ حضور نے تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور ڈاکٹر او پی صاحب کی درخواست پر ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ شام سات بجے واپسی ہوئی اور سوا آٹھ بجے حضور قادیان پہنچے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں۔

9جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنُور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ڈاک اور دفتری امور میں مصروف رہے۔ سوا دس بجے صدر انجمن احمدیہ، مجلس تحریک جدید، اور وقف جدید کی مشترکہ میٹنگ ہوئی۔ حضور نے شعبہ وار

انتظامی امور کا جائزہ لیا ہدایات سے نوازا یہ میٹنگ پونے ایک بجے تک جاری رہی ۔ آخر پر تینوں انجمنوں کے ممبران نے گروپس کی شکل میں تصاویر بنوائیں ۔ ایک بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں ۔ پونے تین بجے حضور فضل عمر پریس کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے ۔ حضور نے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور اخبار بدر کا پرنٹ دیکھا اور ہدایات فرمائیں ۔ بعدہ حضور بیوت الحمد کالونی اور اس سے ملحقہ باون گھروں میں باری باری تشریف لے گئے ۔ ہر گھر میں کچھ وقت قیام فرمایا بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے اہل خانہ کے ساتھ تصاویر بنوائیں ۔ بعدہ مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے ۔ دعا کے بعد اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ساڑھے سات بجے 273 افراد نے حضور سے ملاقات کی اور تصاویر بنوائیں ۔ بعدہ مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھائیں ۔

10 جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک اور دفتری امور میں مصروف رہے ۔ سوا ایک بجے مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں ۔ چار بجے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے واپسی پر حضور دفتر تشریف لائے جہاں پانچ بجے سے ساڑھے سات بجے تک 493 افراد نے انفرادی و فیملی ملاقاتیں کیں و تصاویر بنوائیں ۔ بعدہ حضور نے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں ۔

11 جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ آج عید الاضحیہ کا دن تھا ہجرت کے بعد قادیان کی سرزمین میں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں پہلی بار عید آئی ۔ عید الاضحیہ کی تقریب کا اہتمام احمدیہ گراؤنڈ میں کیا گیا ۔ حضور انور دس بجے اپنی رہائش گاہ سے عید گاہ پیدل تشریف لائے ۔ نماز عید پڑھانے کے بعد حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا ۔ آخر پر دعا کرائی ۔ بعدہ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے ۔ مزار مبارک پر دعا کے علاوہ احاطہ خاص کے اندر اور باہر بعض قبور پر دعا کی ۔ دعا کے بعد حضور عید گاہ میں لجنہ کے حصہ میں کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں عید کی مبارک باد دی اس کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لائے ۔ سوا ایک بجے حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نمازیں پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دار المسیح جاتے ہوئے حضور نے دار المسیح میں لفٹ لگانے کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات دیں ۔ حضور نے ازراہ شفقت قافلہ ممبران ، بیرون ممالک سے آنے والے مبلغین اور بعض دیگر مہمانوں اور کارکنوں کے لئے دوپہر کو دعوت طعام کا اہتمام فرمایا ۔ اور حضور نے بھی بنفس نفیس اس دعوت میں تشریف لا کر رونق بخشی ۔ ساڑھے تین بجے حضور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت حلقہ مسجد مبارک کے 73 گھروں کا وزٹ کیا ۔ آج دیار مہدی کے مکینوں کی عید کی خوشیاں دوبالا ہوگئیں کہ آج انکا پیارا آقا خود چل کر ان کے گھروں میں پہنچا ۔ حضور باری باری گھروں میں تشریف لے گئے ہر گھر میں کچھ وقت قیام فرمایا ۔ فیملی ممبران کے ساتھ تصاویر بنوائیں ۔ بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے ۔ خوشی و مسرت کا ایک سیلاب تھا جو قادیان کی گلیوں میں امڈ آیا ۔ بہت سی ہندو اور سکھ فیملیاں بھی اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی تھیں سبھی عقیدت کا اظہار کرتیں حضور کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیتیں ۔ حضور ان کے بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرماتے ان سے گفتگو فرماتے ۔ حضور ازراہ شفقت ایک ہندو فیملی کے گھر بھی تشریف لے گئے تین گھنٹے کے وزٹ کے بعد حضور انور دار المسیح تشریف لے آئے ۔ سات بجے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں ۔

12 جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک اور دفتری امور میں مصروف رہے ۔ سوا ایک بجے مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر پڑھائی ۔ بعدہ ایک تقریب شادی میں ہی شریک ہو کر دعا کرائی دوپہر کو جلسہ سالانہ کے ڈیوٹی دینے والوں کی دعوت کا انتظام تھا ۔ حضور نے اس میں شمولیت فرمائی اور دعا کرائی پھر مستورات کی طرف کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے ۔ دعوت سے فارغ ہو کر حضور مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے ۔ بعدہ حضور مجموعی طور پر 38 گھروں میں تشریف لے گئے ۔ پانچ بجے حضور اپنی رہائش گاہ سے اپنے دفتر تشریف لائے جہاں شام چھ چالیس تک 288 احباب نے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کیں ۔ اور تصاویر بنوائیں ۔ پونے سات بجے مسجد اقصیٰ میں حضور تشریف لائے جہاں جامعہ احمدیہ کی صد سالہ تقریب میں شرکت فرمائی اور طلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین کے ساتھ میٹنگ ہوئی ۔ حضور نے طلباء سے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی اور ہدایات دیں ۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے حضور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا ۔ حضور نے خطاب فرمایا جو 7.55 تک جاری رہا اس کے بعد جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء نے کلاس وائز حضور کے ساتھ تصاویر بنانے کی سعادت حاصل کی ۔ حضور نے سارے طلباء کو قلم عنایت فرمائے ۔ 8.50 پر یہ پروگرام ختم ہوا ۔ نو بجے حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں ۔

13 جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنور نے مسجد اقصیٰ میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک اور دفتری امور میں مصروف رہے ۔ سوا ایک بجے حضور نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ۔ چار بجے حضور پروگرام کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آبائی قبرستان کے وزٹ کے پر روانہ ہوئے ۔ قبرستان تشریف لا کر دعا کی اور ملحقہ عید گاہ بھی دیکھی ۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور نے نور ہسپتال کی نئی عمارت کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے ۔ راستہ میں کچھ دیر کے لئے پرم جیت سنگھ بھالیہ صاحب اے ایس آئی کے گھر ان کی درخواست پر تشریف لے گئے ۔ موصوف حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور کی سیکورٹی ڈیوٹی پر متعین تھے ۔ حضور نے ان کے گھر کا معائنہ فرمایا اہل خانہ نے حضور کے ساتھ تصویر کی سعادت پائی ۔ 5.55 پر حضور نور ہسپتال تشریف لائے مکرم انچارج ڈاکٹر صاحب اور سٹاف نے حضور کا استقبال کیا ۔ حضور نے ہسپتال کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی ۔ واپسی پر حضور ایک احمدی دوست کے گھر پر بھی تشریف لے گئے ۔ 5.20 پر حضور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں 504 افراد نے 7:30 تک شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور کے ساتھ تصویر کھچوائی ۔ بعدہ حضور نے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں ۔

14 جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنور نے مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی دس بجے سے گیارہ بجے تک انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں ۔ 250 احباب نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا ۔ اس کے بعد مختلف اضلاع سے آنے والے غیر مسلم معززین نے شرف ملاقات حاصل کیا جنکی مجموعی تعداد 200 سے زائد تھی ۔ یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا ۔ بعدہ 19 پریس اینڈ میڈیا کے نمائندگان نے ملاقات کی اور حضور نے پریس کانفرنس میں نمائندگان کے سوالات کے جواب دیئے ۔ یہ پروگرام ایک دس بجے تک جاری رہا ۔ سوا ایک بجے حضور نے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں ۔ بعدہ ایک تقریب آمین ہوئی جس میں 29 بچے اور 25 بچیاں شامل ہوئیں ۔ حضور نے سب بچوں سے باری باری قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی ۔ ساڑھے تین بجے حضور رہائش گاہ سے تشریف لائے اور حلقہ نور کے یکصد کے قریب گھروں کا وزٹ کیا ۔ حضور ایک غیر مسلم سکھ دوست کی درخواست پر ان کے گھر بھی تشریف لے گئے ہر گھر میں حضور نے کچھ دیر قیام کیا بچوں کو مٹھائی دی اور تصاویر بنوائی ۔ پونے چھ بجے حضور اس وزٹ کے بعد اپنے دفتر تشریف لائے یہاں 612 افراد نے فیملی و انفرادی ملاقات کی یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا اس کے بعد لوکل ممبران صدر انجمن احمدیہ کی حضور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو آٹھ بجے تک جاری رہی ۔ سوا آٹھ بجے حضور نے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں ۔

15 جنوری 2006ء

چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنور نے مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھائی ۔ آج پروگرام کے مطابق اڑھائی بجے دوپہر حضور کی قادیان سے واپسی کا وقت تھا ۔ قافلے کا سامان دہلی جانا تھا بس کی روانگی ساڑھے نو بجے تھی ۔ حضور 9.15 پر اپنی رہائش گاہ سے باہر آئے بس کے اندر جا کر سامان کا جائزہ لیا اس کے بعد حضور حلقہ مبارک کے 31 سے زائد گھروں میں تشریف لے گئے ۔ پھر اپنے دفتر تشریف لائے جہاں مختلف گروپس کی شکل میں جماعتی عہدیداران نے تصویر بنوائی اسکے بعد حضور بیت الدعا تشریف لے گئے ۔ ایک بجے حضور نے مسجد مبارک میں نمازیں پڑھائیں ڈھائی بجے حضور اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے اور مزار مبارک پر پرسوز دعا کی ۔

قادیان کے سب احباب حضور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے دعا کے بعد حضور احمدیہ گراؤنڈ تشریف لائے جہاں سارا قادیان جمع تھا ہر آنکھ اشکبار تھی سبھی ہاتھ حضور کو الوداع کہنے کے لئے بلند تھے حضور نے سب کے پاس گزرتے ہوئے سب کو سلام کیا حضور احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اس جگہ تشریف لائے جہاں گاڑی میں بیٹھ کر امرتسر کے لئے روانگی تھی ۔ جہاں اہالیان قادیان اپنے آقا کی جدائی میں افسردہ تھے وہاں پیارے آقا کی کیفیت بھی جدائی سے بہت اداس تھی حضور نے پرسوز لمبی دعا کرائی اور بلند آواز سے سب کو السلام علیکم کہا اور قادیان سے براستہ بٹالہ امرتسر کے لئے روانگی ہوئی ۔ قادیان بٹالہ جاتے ہوئے تیرہ کلو میٹر فاصلے پر ایک پیپل کا درخت ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام رک کر آرام فرماتے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں کچھ دیر کے لئے رکے جگہ کو دیکھا ۔ قادیان سے امرتسر سفر کے دوران پولیس کی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں ۔ صوبہ پنجاب گورنمنٹ کے وزیر پی ڈبلیوڈی پرتاب سنگھ باجوہ حضور کو الوداع کہنے امرتسر ریلوے اسٹیشن جارہے تھے موصوف اسی جگہ آن ملے اور پھر قافلہ کے ساتھ امرتسر گئے ۔ 4.25 پر حضور امرتسر پہنچے اور وی آئی پی روم میں تشریف لے گئے حضور نے وزیر موصوف کو بطور تحفہ شیلڈ عطا کی ۔ امرتسر ریلوے سٹیشن پر حضور کو الوداع کہنے کے لئے ایک بڑا ہجوم تھا امرتسر انتظامیہ کے لئے بعض سرکردہ احباب بھی حضور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے ۔ 4.50 پر حضور ٹرین پر سوار ہوئے ۔ 5.05 پر شتابدی ایکسپریس سٹیشن سے دہلی کے لئے روانہ ہوئی ۔ شام 7 بجے گاڑی لدھیانہ سٹیشن پر پہنچی حضور نے گاڑی کے دروازہ پر تشریف لا کر سٹیشن پر آنے والے احباب کو شرف زیارت بخشا ۔ گاڑی میں حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی ۔ 9 بجے حضور نے گاڑی میں نماز مغرب و عشاء پڑھائی ۔ گاڑی دس چالیس پر دہلی سٹیشن پر پہنچی ۔ جماعت احمدیہ دہلی نے یہاں استقبال کیا رات ساڑھے گیارہ بجے حضور مسجد بیت الہادی میں تشریف لائے ۔

16 جنوری 2006ء

چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور نے مسجد بیت الہادی میں نماز فجر پڑھائی ۔ صبح ڈاک ملاحظہ فرمائی ۔ 11.30 بجے حضور غیاث الدین تغلق کا مقبرہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ ایک بجے حضور واپس تشریف لائے سوا ایک بجے حضور نے بیت الہادی میں نمازیں پڑھائیں ۔ پانچ بجے حضور دفتر تشریف لائے جہاں 217 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا ۔ ساڑھے سات بجے حضور نے مسجد میں نمازیں پڑھائیں ۔

17 جنوری 2006ء

چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور نے مسجد بیت الہادی میں نماز فجر پڑھائی ۔ آج دہلی سے لندن واپسی کا دن تھا ۔ حضور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب دہلی مشن میں جمع ہو رہے تھے ۔ ساڑھے دس بجے حضور رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کرائی ۔ ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی ۔ سوا گیارہ بجے حضور پولیس کے سکواڈ میں ایئر پورٹ کے وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لائے ۔ احباب نے حضور کو ہاتھ ہلا کر الوداع کہا ۔ 12.10 پر حضور جہاز پر سوار ہوئے ۔ جہاز ساڑھے بارہ بجے لندن کے لئے روانہ ہوا ۔ نو گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد 4.10 پر حضور کا جہاز لندن کے ہیتھرو ایئر پورٹ پر اترا ۔ جہاز کے دروازہ پر برٹش ایئر ویز سٹاف کی ایک ممبر نے حضور کو Receive کیا ۔ امیگریشن کارروائی کے بعد حضور ایئر پورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں امیر صاحب یو کے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور کا استقبال کیا ۔ ایئر پورٹ سے روانہ ہو کر حضور 7:00 بجے مسجد فضل لندن پہنچے ۔ جہاں کثیر تعداد میں احباب نے حضور کا استقبال کیا ۔ استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے ۔ ساڑھے سات بجے حضور نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائی اور اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے ۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے ۔ حضور کی تائید و نصرت فرمائے اور حامی و ناصر ہو ۔

(تلخیص از اخبار بدر شمارہ 1 تا 10 سن 2006)

❀❀❀❀❀

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دُعا کا زندہ نشان

''حضرت عبد الکریم صاحب حیدر آبادی رضی اللہ عنہ''

از۔ بشارت احمد حیدر نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ اپنے انبیاء، مامورین مرسلین کی صداقت کے لئے اُن کے ذریعہ مختلف خوارق عادت نشانات و معجزات ظاہر کرتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں جسے دیکھ کر دنیا اُس کی صداقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوتی ہے ایسا ہی اس زمانہ کے مامور من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف نشانات اور معجزات دکھائے ان میں سے ایک نشان قبولیت دعا کا ہے۔ جیسا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں کثرتِ قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دُعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں۔ اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے''

(ضرورۃ الامام صفحہ:44)

اس قبولیت دعا کے نشانات میں سے ایک نشان جو خارق عادت نشان تھا آج سے سو سال قبل 1906ء میں ظہور میں آیا۔ یہ نشان احیائے موتی کا نشان تھا یعنی مردہ زندہ کیا گیا۔ اس مضمون میں خاکسار اسی بزرگ ہستی کے خاندانی حالات کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ جو خاکسار کے دادا جان ہیں یادگیر (ریاست حیدر آباد دکن) حال صوبہ کرناٹک کے رہنے والے تھے۔ خاندانوں میں امتیاز و تعارف کے لئے مختلف نام رائج ہیں۔ ایک خاندان شحنہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں 1891ء میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عبد الرحمٰن صاحب تھا۔ آپ کا خاندان کافی آسودہ حال تھا۔ آپ کے والد صاحب کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ عبد الرحمٰن صاحب کی دوسری شادی حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ بانی جماعت احمدیہ یادگیر کی نسبتی بہن امام بی صاحبہ سے ہوئی تھی جن کے بطن سے حضرت عبد الکریم صاحبؓ اور رسول بی صاحبہ اہلیہ محترم مولوی مومن حسین صاحب مرحوم حیدر آباد پیدا ہوئے۔

حضرت سیٹھ حسن صاحبؓ نے نصف لاکھ روپیہ کے ذاتی صرفہ سے بہت سے طالب علموں کو قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوایا۔ چنانچہ سب سے پہلے 1906ء میں حضرت عبد الکریم صاحبؓ کو بھجوایا اور آپؓ مدرسہ کے ابتدائی طلباء میں سے تھے۔ اس دُور دراز علاقہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا ایک خارق عادت نشان ظاہر فرمایا:

سگ گزیدگی اور آثار جنوں کا ظہور:

حضرت عبد الکریم صاحبؓ کو 1906ء میں ہی ایک روز جبکہ بہت سے طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ کے صحن میں کھیل رہے تھے کہ اچانک بورڈنگ کے مغربی گیٹ سے ایک باؤلا کتا صحن میں گھس آیا جس نے دوسرے طلباء کے قریب سے ہوتا ہوا گزر کر عبد الکریم صاحبؓ پر حملہ کر کے زخمی کر دیا۔

اس تعلق سے محترم خواجہ عبد الرحمٰن صاحب جو کشمیر میں رینج آفیسر تھے اس وقت قادیان میں میرے دادا جانؓ کے ساتھ پڑھتے تھے اپنے مضمون میں جو 27 فروری 1934ء میں الفضل میں بعنوان ''عبد الکریم صاحب مرحوم آف یادگیر کا ذکر'' شائع ہوا میں رقمطراز ہیں:۔

''ایک روز جب کہ ہم طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اس بورڈنگ کے صحن میں کھیل رہے تھے کہ اچانک بورڈنگ کے غربی پھاٹک سے جو کہ میاں شیر محمد صاحب دکاندار کی دکان کے پاس ہے ایک باؤلا کتا صحن میں گھس آیا۔ پھاٹک سے ایک جریب بجانب شرق خاکسار راقم کھڑا تھا۔ جب مَیں نے کتے کو دیکھا تو چاہا کہ آگے بڑھ کر اسے ماروں لیکن کسی وجہ سے مَیں رُک گیا اس سے آگے نصف جریب کے فاصلہ پر میرے کلاس فیلو خویم ڈاکٹر گوہر دین صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے پیچھے ہٹ کر اپنے آپ کو بچالیا۔ کتا سیدھا آگے بڑھتا گیا یہاں تک کہ اس جگہ جا پہنچا جہاں اب مدرسہ احمدیہ و بورڈنگ کا کنواں ہے وہاں بہت سے لڑکے کھیل رہے تھے ان میں سے کتے نے عبد الکریم صاحب مرحوم کو حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہُ ابی و اُمّی کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو حضور نے منتظمین کے ذریعہ علاج کے لئے عبد الکریم صاحب کو کسولی بھجوا دیا۔ ان کو سگِ دیوانہ سے معمولی سی خراش آئی تھی۔ اس لئے جب دوسروں کو علاج کے لئے کسولی روانہ کیا گیا تو ان کے متعلق افسران متعلقہ میں اختلاف ہوا۔ بعض لیتے تھے کہ کتے نے کاٹا نہیں نامعلوم خراش آئی ہے۔ اس لئے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن انہیں احتیاطاً بھیج دیا گیا۔ علاج ہو جانے کے بعد عبد الکریم صاحب کامل صحت یاب ہونے پر قادیان واپس آگئے۔ اور ہمارے ساتھ بورڈنگ میں حسب سابق رہنے لگے۔''

تھوڑے دن گزرنے کے بعد اچانک ایک دن بورڈران کے ساتھ وضو کرتے ہوئے عبد الکریم صاحبؓ کو پانی سے ڈر لگنے لگا۔ ان پر دیوانگی کے آثار نمایاں ہوئے۔ خواجہ عبد الرحمٰن صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

''جب باؤلے کتے نے کاٹا ان (عبد الکریم صاحبؓ۔ راقم) کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی ہوگی جب مرحوم کو ہلکاؤ ہوا تو ذرا سی آہٹ سے چونک پڑتے۔ سانس مشکل سے آتا تھا۔ اور پانی سے ڈرتے تھے۔ ذرا سے شور سے سخت مضطرب ہو جاتے تھے۔''

اس کی اطلاع سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائی گئی تو حضور علیہ السلام نے اس وقت کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو فرمایا کہ وہ تار دے کر کسولی کے ڈاکٹروں سے دریافت کریں۔ اور عبد الکریم صاحب کو دوسروں سے علیحدہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ کسولی سے مایوس کن جواب موصول ہوا۔ حضور علیہ السلام نے معالجین کو حکم دیا کہ کوئی مہلک دوائی نہ دی جائے کیونکہ جب ہلکاؤ کی بیماری ہو جاتی ہے تو چونکہ یہ مرض لا علاج ہے تو اکثر معالج مریض کو تکلیف سے اور دکھ سے بچانے کے لئے مہلک دوائی دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت:

اس دور دراز علاقہ سے آنے بچے عبد الکریم صاحبؓ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) بلکہ تمام احمدیوں کے قلوب میں جو اضطراب اور درد پیدا ہوا وہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کا ایک ایمان افروز نظارہ تھا۔ اخبار الحکم اپنی 10 فروری 1907ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

''نماز عصر کے بعد حضرت حکیم الامت جبکہ بڑی مسجد میں قرآن کریم کا درس فرما رہے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو دوائی اس طالب علم کے لئے بھیجی کہ یہ دوائی اس کو کھلاؤ۔ حضرت حکیم الامت نے حاضرین کو فرمایا کہ دیکھو خدا کے مامور میں کس قدر خلقت اللہ پر شفقت ہے۔ الغرض ہر ایک احمدی فرد میں اس طالب علم کے لئے ایک درد تھا اور دعا کرتے تھے۔''

حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) کے عبد الکریم صاحب کے متعلق یہ لفظ ہیں:۔

''اس بچے کے لئے مجھے سخت اضطراب ہے۔ مجھے ایسا دل میں اس کے لئے درد ہے کہ مَیں تم کو سبق نہیں پڑھا سکتا۔ حضرت اقدس نے فوراً مجھے اندر سے کہلا بھیجا ہے کہ یہ دوا اس کو پلاؤ۔ پھر اب اور دوائی اس کے لئے بھیجی ہے۔ دیکھو آپ کس قدر مخلوق اللہ پر شفقت رکھتے ہیں۔ اختتام درس کے بعد مولوی صاحب نے اس کے لئے فرمایا کہ سب اس کی صحت کے لئے دعا کرو۔ حاضرین نے درد دل سے دعا کی۔ خود بزرگ کی دعا بھی ایسی تھی جیسا کہ ایک انسان کے کسی عضو کو (تکلیف) ہو تو سارے جسم میں بیقراری و بے آرامی ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی ایک طالب علم کی وجہ سے سب میں ایک درد پیدا ہو گیا۔ گویا ایسا معلوم ہوا کہ سب میں ایک روح اور جدا جدا جسم ہیں۔''

(الحکم جلد 11 صفحہ 5،10 فروری 1907)

نشانِ الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان:

عبد الکریم صاحب کی بیماری جو احیائے موتی کا رنگ رکھتی تھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے شفایابی ایک عظیم الشان نشانِ الٰہی تھا۔ حضور علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''پانچواں نشان جو ان دنوں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو در حقیقت احیائے موتی میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبد الکریم نام ولد عبد الرحمٰن ساکن حیدر آباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاء قدر سے اس کو سگِ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا۔ اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا۔ کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابلِ رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے۔

اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی۔ اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو در حقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا تھا اور روشنی سے بھاگتا تھا یا یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا۔ اور اس نے کہا اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہو گیا میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو۔ اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔

اس جگہ اس قدر لکھنا رہ گیا کہ جب مَیں نے اس لڑکے کے لئے دعا کی تو خدا نے میرے دل میں القا کیا کہ فلاں دوا دینی چاہئے چنانچہ مَیں نے چند دفعہ وہ دوا بیمار کو دی۔ آخر بیمار اچھا ہو گیا یا یوں کہو کہ مُردہ زندہ ہو گیا اور جو کسولی کے ڈاکٹروں کی طرف سے ہماری تار کا جواب آیا تھا ہم ذیل میں وہ جواب جو انگریزی میں ہے معہ ترجمہ کے لکھ دیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

To Station — From Station
Batala — Kasauli
To Person — From Person
SHER ALI — PASTEUR
QADIAN

SORRY NOTHING CAN BE DONE FOR ABDUL KARIM

(انگریزی الفاظ اردو میں)

ٹو سٹیشن بٹالہ — فرام سٹیشن کسولی
ٹو پرسن شیر علی قادیان — فرام پرسن پیسٹور
ساری نتھنگ کین بی ڈن فار عبد الکریم

ترجمہ::

مقابلہ بٹالہ — از مقام کسولی
بنام شیر علی قادیان — از جانب پیسٹور

افسوس ہے کہ
عبدالکریم کے واسطے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا

اور دفتر علاج سگ گزیدگان سے ایک مسلمان نے متعجب ہو کر کسولی سے ایک کارڈ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ:

''سخت افسوس تھا کہ عبد الکریم جس کو دیوانہ کتے نے کاٹا تھا اس کے اثر میں مبتلا ہو گیا۔ مگر اس بات کے سُننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ وہ دعا کے ذریعہ صحت یاب ہو گیا۔ ایسا موقعہ جانبر ہونے کا کبھی نہیں سُنا یہ خدا کا فضل اور بزرگوں کی دعا کا اثر ہے۔ الحمد للہ ۔راقم عاجز عبد اللہ از کسولی۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 46 تا 48 ماخوذ از اصحاب احمد جلد اول صفحہ 265 تا 267)

حقیقت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے قبولیت دعا کا یہ ایک زندہ نشان ہے۔ آج دنیا میں سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں ایسی مثال نہیں ملتی کہ جس کو باؤلے کتے نے کاٹا ہو اور اس پر HYDRO PHOBIA یعنی ہلکاؤ کا حملہ ہوا ہو اور پھر وہ زندہ بچا ہو۔ سوائے عبد الکریم صاحبؓ کے یہ ایک قبولیت دعا کا بہت بڑا معجزہ تھا۔ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد الکریم صاحبؓ کو لمبی عمر عطا فرمائی۔

عائلی زندگی::

آپ کی پہلی شادی اپنے خالو حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ یادگیری کی بڑی صاحبزادی محترمہ زہرہ بی صاحبہ سے ہوئی۔ دادی جان صاحبہ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں حضرت مولانا میر محمد سعید صاحبؓ اور والدہ کے ساتھ قادیان آئی تھیں اور کچھ عرصہ قیام کر کے دینی تعلیم حاصل کی۔ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب نے جب یادگیر میں بچیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا تو ابتداء میں ہماری دادی جان محترمہ زہرہ بی صاحبہ ہی تعلیم دیتی تھیں۔ آپ کی وفات 1335ھ میں ہوئی۔ آپ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد الکریم صاحبؓ کو چار بیٹے عطا کئے۔ (1) محمد احسن صاحب مرحوم۔ (2) الحاج محمد محسن صاحب مرحوم۔ (3) فیض احمد صاحب مرحوم۔ (4) نور الدین صاحب مرحوم۔

اوّل الذکر میرے بڑے تایا جان محمد احسن صاحب مرحوم کا انتقال 1929ء میں قادیان میں ہوا۔ جبکہ وہ یہاں دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ قادیان میں ہی عام قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔ ثانی الذکر چھوٹے تایا جان الحاج محمد محسن صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں جو سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ اسی طرح میرے والد فیض احمد صاحب مرحوم کو بھی اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ خاکسار واقفِ زندگی ہے اور مولوی فاضل کے بعد قادیان میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس وقت دفتر تحریک جدید میں بطور نائب وکیل المال خدمت کا موقعہ مل رہا ہے۔ اسی طرح میری بہنیں عزیزہ صفیہ بیگم اہلیہ مکرم محمد منور صاحب گجراتی اور عزیزہ عائشہ بیگم اہلیہ مکرم محمد انور صاحب گجراتی جو کہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم کے صاحبزادگان ہیں سے بیاہ کر قادیان آئیں اور یہیں پر رہتی ہیں۔ محترم الحاج محمد محسن صاحب مرحوم اور خاکسار کے والد محترم فیض احمد صاحب مرحوم دونوں موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

میری دادی جان زہرہ بی صاحبہ کی وفات کے بعد دادا جانؓ نے دوسری شادی محترمہ زہرہ بی صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب غوری سے کی ان سے اللہ نے دو بیٹیاں عطا کیں۔ بڑی بیٹی مکرمہ فیض النساء صاحبہ مرحومہ اہلیہ عنایت اللہ صاحب مرحوم یادگیر تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی صاحبِ اولاد تھیں ان کے سارے بچے شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ دوسری بیٹی مکرمہ عزیز النساء صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم ہیں جو اس وقت بقید حیات ہیں اور 76 سال کے قریب عمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور ہماری پھوپھی جان صاحبہ کا بزرگ سایہ تا دیر ہم پر سلامت رکھے۔ آمین۔ یہ بھی صاحبِ اولاد ہیں اور ان کے بچے بھی شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت عبد الکریم صاحبؓ کی نسل جو صُلبی اولاد میں سے ہیں وہ قریباً دو اڑھائی صد کے قریب ہے۔ البتہ حضرت عبد الکریم صاحبؓ کا خاندان بہت وسیع ہے۔ خاندان کے اکثر افراد جنوبی ہند کے علاقہ میں آباد ہیں۔

2000ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بطور نمائندہ انصار اللہ بھارت جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی تھی۔ اور خاکسار نے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی تھی اس جلسہ کے دوسرے دن یعنی مورخہ 29.7.2000 کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت کا اعجازی نشان کے عنوان سے فرمایا تھا:-

''عبد الکریم حیدر آبادی جن کو باؤلے کتے نے کاٹا تھا اور ان کے متعلق کسولی کے سنٹر سے یہ اطلاع ملی تھی کہ: Nothing can be done for Abdul Karim اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت زاری سے خدا کے حضور التجا کی اور دیکھتے دیکھتے یہ مردہ زندہ ہو گیا۔ آج خدا کے فضل سے ان کا ایک پوتا اس اجلاس میں شرکت کر رہا ہے۔''

(ہفت روزہ بدر 12/19.10.2000 صفحہ 9)

حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسٹیج پر کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا:

''آپ بھی خدا کا ایک نشان ہیں''

دادا جان حضرت عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ قادیان سے واپس وطن جانے کے بعد 1919ء سے 1923ء تک چار سال بمبئی میں تجارت کرتے رہے۔ پھر بقیہ ساری زندگی یادگیر میں ہی کاروبار کرتے رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ خود داری کا مادہ غالب تھا۔ گوشہ تنہائی کو پسند کرتے تھے۔ جماعت یادگیر میں خطیب بھی رہے۔ آپؓ بتاریخ 9 رمضان المبارک 1358 ہجری بمطابق 1934ء چوالیس سال کی عمر میں وفات پائی اور احمدیہ قبرستان یادگیر میں مدفون ہیں۔ اللّٰھم اغفرہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ الفردوس۔ آمین اللّٰھم آمین۔

جس وقت دادا جان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر قادیان پہنچی تو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 5 جنوری 1934ء کے خطبہ جمعہ کے بعد فرمایا:-

''نماز کے بعد مَیں چند ایک جنازے پڑھاؤں گا...... دوسرا جنازہ عبد الکریم صاحب کا ہے۔ عام قانون کے ماتحت مَیں اُن ہی کا جنازہ پڑھاتا ہوں جو یا تو جماعت کے خاص رُکن ہوں یا پرانے احمدی ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں خدمات کر چکے ہوں۔ یا جن کا جنازہ پڑھنے والا کوئی احمدی نہ ہو۔ لیکن ان صاحب کا اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ معجزہ تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کو باؤلے کتے نے کاٹا اور کسولی سے علاج کرانے کے بعد حملہ ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے شفایاب ہوئے۔ اب وہ فوت ہو گئے ہیں۔

(الفضل 9 جنوری 1934ء صفحہ 2)

آخر پر قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت عبد الکریم صاحبؓ حیدر آبادی کے تمام افراد کو احمدیت کے نور سے منور رکھے اور ہمیشہ خلافت کے دامن سے وابستہ رکھے اور یہ سعادت جو اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو تا قیامت نصیب فرمائی ہے اس کا حقیقی وارث بنے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❀❀❀

ہر احمدی کا کام ہے کہ اٹھے اور خدا کے تصور کی صحیح تصویر پیش کر کے ان لوگوں کو بھٹکی ہوئی راہ سے واپس لائے تا کہ تمام انسان ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں

جرمن ایک باعمل قوم ہے اگر احمدیوں نے اپنے فرائض تبلیغ احسن طور پر انجام دئے تو اس قوم کے لوگ ایک عظیم انقلاب پیدا کریں گے

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 دسمبر 2006 بمقام جرمنی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج کل مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف بڑی شدید رو چلی ہوئی ہے یہاں تک کہ ان کا ایک طبقہ نعوذ باللہ انبیاء علیھم السلام اور اللہ تعالیٰ کی توہین و تضحیک بھی کر رہا ہے ان کا نظریہ یہ ہے کہ خدا کی ذات کے تصور نے دنیا میں سب فساد پھیلایا ہوا ہے جیسا کہ میں نے اس سے قبل ایک خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ انگلستان میں ایک کتاب چھپی ہے جس کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے اس میں بھی ایسی ہی بیہودہ باتوں کو شائع کیا گیا ہے فرمایا یہاں جرمنی میں بھی کچھ عرصہ قبل پوپ صاحب نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کی تھی اور ایسی باتیں کہیں تھیں کہ انسان حیران ہوتا ہے کہ اس مقام کا شخص ایسی باتیں کر سکتا ہے؟ لیکن جس آزادی کے نام پر انہوں نے یہ باتیں کیں یا مختلف اوقات میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں دلازار باتیں شائع کی جاتی ہیں اس آزادی نے اپنا پھیلاؤ اس حد تک کر لیا ہے کہ اس آزادی نے عیسائیوں کے مذہب اور حضرت عیسیٰؑ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور یہاں گذشتہ دنوں ایسا ہی ایک گھٹیا قسم کا ڈرامہ دکھایا گیا ہے اور کئی عیسائیوں نے اس کو جائز قرار دیا ہے اگرچہ ایسا طبقہ بھی ہے جو اس کے خلاف احتجاج کر رہا ہے اور اس کو غلط قرار دیا ہے اور آزادی اظہار کے نام پر دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا قرار دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ دوسروں کی آزادی پر تو حملہ کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اس کے خلاف آواز اٹھاؤ گے تو تم آزادی ضمیر کے خلاف آواز اٹھانے والے ہو گے اور اگر کوئی ایسی آواز اٹھائے گا تو پھر اس کو یہاں رہنے کا بھی حق نہیں اپنے لئے یہ لوگ حساس جذبات رکھتے ہیں یہ جس طرح چاہیں رہیں لیکن اگر کوئی مسلمان عورت خوشی سے اپنے سر کو ڈھانپ لے تو ان کو اعتراض ہوتا ہے۔

فرمایا اصل میں یہ سب مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے کیلئے ایک سازش ہے جس میں مغرب پیش پیش ہے کیونکہ ان کے اپنے پاس جو مذہب ہے اس میں زندگی نہیں ہے انہوں نے تو بندے کو خدا بنا کر شرک میں مبتلا کر دیا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ بعض مسلمان کہلانے والے دنیا پرستی کے خوف سے شعوری یا لاشعوری طور پر اسی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں جو مذہب سے اور خدا سے دور لے جانے والی منزل ہے فرمایا ماضی میں بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے خدا کا انکار کیا اور جو برائیوں اور شرک اور بے حیائیوں میں ڈوب گئے تھے پھر ان پر خدا تعالیٰ کے عذاب آئے تھے قرآن مجید میں ہمیں جا بجا اس کا ذکر ملتا ہے فرمایا یہ لوگ انبیاء علیھم السلام کی توہین کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء اس لئے بھیجے تھے کہ ان کو مان کر لوگ راہ راست پر آ جائیں اور عذاب سے بچ جائیں لیکن انکار کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد اللہ کی پکڑ کے نیچے آ گئی آج دیکھ لیں وہ کون سی برائیاں ہیں جو گزشتہ قوموں میں تھیں اور جو ان میں نہیں ہیں اور ان برائیوں کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تھا فرمایا یہی منطقی نتیجہ اب بھی نکلنے والا ہے اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی تو اللہ کی سنت کے مطابق ایسے لوگ پھر اللہ کی پکڑ کے نیچے ضرور آئیں گے فرمایا یہ جو آج کل کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ظالم ہے اللہ ظالم نہیں ہے بلکہ یہ لوگ اپنے ظلموں کی وجہ سے سزا پاتے ہیں اگر انسانی قانون کو کوئی توڑتا ہے اور اس کو سزا ملتی ہے تو خدا کا عذاب کیوں ظلم ہے وہ تو مالک کل ہے اس کو کیوں حق نہیں ہے۔ ان دنیاداروں کو خدا کی قدرت کا اندازہ نہیں وہ اپنی اور اپنے انبیاء کی بڑی غیرت رکھتا ہے تو جس خدا کی ربوبیت اور رحمانیت کے صدقے یہ لوگ دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں اسی پر الزام لگا رہے ہیں ان کو کوئی پوچھے کہ اے دنیادارو اور عقل کے اندھو ظالم اور ناشکرے تو تم ہو۔

فرمایا حیرت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کی شان کے خلاف جو ڈرامے بنائے جا رہے ہیں ان میں بعض وزراء اور اعلیٰ حکام بھی انکی پشت پناہی پر ہیں۔ فرمایا آج ہر احمدی کا کام ہے کہ دنیا کو خدا کی طرف لائے اور اس کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرے ان کو بتائیں کہ انبیاء کا آنا دنیا کی ہمدردی کیلئے ہوتا ہے ان کو اسلام کے خدا کی طرف لائیں ان کو بتائیں کہ یہ اسلام ہی کی تعلیم ہے جس میں تمہارے لئے نجات ہے یہ پیغام اس قوم کے ہر فرد تک پہنچا دیں کہ اے بھولے بھٹکے لوگو اللہ نے تم پر رحم کرتے ہوئے اس زمانے میں بھی آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک نمائندہ بھیجا ہے اس کی طرف آؤ اس خدا کی پناہ میں آ جاؤ جو ماں باپ سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

اس زمانے کے امام اور اللہ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس پیار اور ہمدردی سے فرماتے ہیں وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کے بندوں کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو ختم کر کے آپسی پیار و محبت کو دوبارہ قائم کروں اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں فرمایا ہر احمدی کا فرض ہے کہ عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے اسلام کے پیغام کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچا دے ہر احمدی کا کام ہے کہ اٹھے اور خدا کے تصور کی صحیح تصویر پیش کر کے ان لوگوں کو بھٹکی ہوئی راہ سے واپس لائے تا کہ تمام انسان ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں اور روحانیت میں ترقی ہو اگر ایسا ہو جائے گا تو پھر یقیناً خدا پر الزام لگانے والے خدا کے حضور جھکنے والے بن جائیں گے۔

فرمایا ان لوگوں کی حرکتوں سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ انہیں لوگوں میں احمدیت پھیلے گی بہت سے ایسے جرمن بھی ہیں جو ان لوگوں کے رویے کی وجہ سے شرمندہ ہیں جرمن ایک باعمل قوم ہے اگر احمدیوں نے اپنے فرائض تبلیغ احسن طور پر انجام دئے تو اس قوم کے لوگ ایک عظیم انقلاب پیدا کریں گے۔ ❁❁❁❁❁❁❁

مسرور ابن منصور

ایک پیشگوئی کا ظہور

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

خدا تعالیٰ کے مامورین ومرسلین کی صداقت پر کتب سابقہ کی پیشگوئیوں اور پیش خبریوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ ہر نبی اور رسول کی صداقت پر اس نبی یا رسول سے قبل مبعوث ہونے والے انبیاء کرام اور کتب مقدسہ کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے مامور ومرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث شریف میں بہت ساری پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں ان میں سے صرف ایک کا تذکرہ یہاں مقصود ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے بارے میں جب سورہ جمعہ کی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا کہ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہ یہ آخرین منہم کون لوگ ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور آپؐ خاموش رہے۔ پھر آپ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

﴿لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ﴾

یعنی اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا یعنی زمین سے ایمان بالکل اٹھ جائے تو بھی ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زائد اشخاص اس کو وہاں سے لاکر زمین پر قائم کردیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اس وقت ہوگی جب کہ ایمان مسلمانوں کے قلوب سے بالکل پرواز کر چکا ہوگا۔ اس وقت قرآن مجید تو ہوگا لیکن اس کے الفاظ ہی الفاظ باقی رہ جائیں گے بڑے بڑے علماء کے گروہ ہوں گے مسلمانوں کی حکومتیں ہوں گی یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ان کے دلوں سے ایمان قطعی طور پر نابود ہوچکا ہوگا۔ چنانچہ ایسے نازک زمانہ میں خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق وفجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا ترسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل وکرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق وصبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھاؤں اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْکَ...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا پاک اور خوش نما چہرہ دنیا کو نظر نہ آتا تھا اور اب مجھ میں ہوکر نظر آئے گا اور آرہا ہے کیونکہ اس کی قدرتوں کے نمونے اور عجائبات قدرت میرے ہاتھ پر ظاہر ہورہے ہیں جن کی آنکھیں کھلی ہیں وہ دیکھتے ہیں مگر جو اندھے ہیں وہ کیونکر دیکھ سکتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5)

نیز فرمایا:

'' میں صرف دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے نعمت پائے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 345)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے قائم فرمودہ سلسلہ کو خدا کے فضل سے انسانی قلوب سے پرواز کر گئے ایمان کو کروڑہا سعید روحوں کے دلوں میں قائم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ کے وصال کے بعد خدا تعالیٰ نے اہل فارس میں سے اور بھی رجال کو قائم فرمایا جو ایمان کو دوبارہ دلوں میں راسخ کرنے میں کامیاب ہوتے رہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت رسول کریم صلعم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرے میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔''

(الفضل 22 ستمبر 1950ء)

اس پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اہل فارس کے رجال میں سے تھے۔ اب خدا تعالیٰ نے اسی عظیم الشان مقصد یعنی ثریا سے ایمان کو لاکر زمین پر قائم کرنے کے لئے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مقرر فرمایا۔

آپ کی ذات اقدس کے ساتھ بھی بہت ساری پیشگوئیاں وابستہ ہیں ان میں سے صرف ایک یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قال النبی صلی الله علیه وسلم یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَہٗ الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدَّمَتِہٖ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ مَنْصُوْر ...... وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُہٗ

(رواہ ابوداؤد والدیلمی فردوس)

یعنی ماوراء النہر سے ایک شخص نمودار ہوگا وہ حارث ابن حراث ہوگا۔ آپ سے قبل منصور نامی شخص ہوگا آپ کی مدد کرنا یا آپ کی آواز پر لبیک کہنا ہر ایک مومن پر واجب ہوگا یہاں وراء النہر سے مراد نہر کے پرے یا ورے ہے۔ یعنی وہ دو نہروں یا دو دریاؤں کے درمیانی علاقہ سے خروج کریگا۔ یہاں حارث سے زمیندار یا زراعت سے تعلق رکھنے والا مراد ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کئی کتب میں حارث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں الحارث ابن حراث سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں سے ہی یعنی آپ کی اولاد میں سے ہی ایک زمیندار کا ہونا مراد ہے۔ چنانچہ آپ نے 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچر اکنامکس میں حاصل کی اور آپ نے غانا میں قیام کے دوران پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔

اس حدیث میں مذکور ہے کہ آپ سے قبل ایک شخص منصور نامی ہوگا چنانچہ سیدنا حضرت مسرور احمد صاحب کے والد بزرگوار کا اسم گرامی منصور احمد ہے۔

اس زمانہ میں اسلامی ممالک کو خاص کر عراق کو جس قسم کے خطرناک سیاسی حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کا نقشہ ایک حدیث میں یوں کھینچا گیا ہے۔

عن جابر ابن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشک اهل العراق لا یجبی الیهم قَفِیْزٌ وَلَا دِرْھَمٌ قُلْنَا مِنْ اَیْنَ ذَاکَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ یَمْنَعُوْنَ ذَاکَ ثُمَّ قَالَ یُوْشِکُ اَھْلَ الشَّامِ اَنْ لَا یُجْبٰی اِلَیْھِمْ دِیْنَارٌ وَلَا مُدْیٌ قُلْنَا مِنْ اَیْنَ ذَاکَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَکَتَ ھُنَیًّا ثُمَّ قَالَ قَالَ رسول الله صلی الله علیه وسلم یَکُوْنُ فِی آخِرِ اُمَّتِی خَلِیْفَۃٌ

(رواہ مسلم فی الصحیح واحمد فی مسند)

یعنی حضرت جابرؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلعم نے فرمایا اہل عراق پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے پاس باہر سے کوئی خوراک یا کوئی درھم آنے کی ممانعت کی جائے گی اس وقت ہم نے پوچھا کہ یہ کس طرح اور کہاں سے ممکن ہے اس وقت حضور صلعم نے فرمایا غیر عرب لوگوں سے یہ ممانعت ہوگی اس کے بعد فرمایا کہ اہل شام پر بھی ایک زمانہ آنے والا ہے کہ باہر سے کوئی خوراک یا کوئی دینار باہر سے نہیں آئیگا۔ اس وقت ہم نے پوچھا کہ یہ ممانعت کس کی طرف سے ہوگی تو فرمایا کہ رومی سلطنت کی طرف سے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سکوت فرمایا اور پھر فرمایا میری امت کے اخیر پر ایک خلیفہ ہوگا۔

یہ تمام حالات اس زمانہ میں واضح طور پر پورے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں ایسے حالات میں جو شخص خلافت کے منصب پر فائز ہوگا اس کی اطاعت کرنا اور اس کی آواز پر لبیک کہنا ہر مؤمن کا اولین فریضہ ہوگا۔

اس عظیم شخصیت سے ملاقات اور معانقہ کا شرف خاکسار کو 2003 کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر لندن میں حاصل ہوا۔ اس وقت حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار سے کیرلہ کی جماعتوں کے حالات تفصیل سے دریافت فرمائے۔

اس کے بعد دوسری دفعہ یکم جنوری 06 کو قادیان دار الامان میں فیملی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ میرے پیارے آقا ایدہ اللہ سے ملاقات کے وقت جب خاکسار نے اپنا نام بتایا تو مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے میرے بازو پکڑ لئے اور اپنی میز کی دراز سے الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی نکالی اور سب سے پہلے اپنی مبارک انگلی میں ڈال کر پھر میری انگلی میں پہنادی۔ یہ ملاقات میرے لئے سارے سال کے لئے ہی نہیں ساری زندگی کے لئے فرحت و مسرت اور طمانیت قلب کا موجب رہے گی۔

اس کے بعد ایک دفعہ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت ملاقات کا شرف حاصل ہوا جبکہ حضور انور از راہ کرم اس ناچیز کی بیٹی بشریٰ زوجہ مکرم محمد ظفر اللہ کے گھر بنفسِ نفیس تشریف فرما ہوئے۔

میرے پیارے آقا نے قادیان سے مراجعت سے قبل خاکسار کو از راہ شفقت ایک بیش قیمت اچکن (شیروانی) بطور ہدیہ و تبرک محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ذریعہ عنایت فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے مقاصد عالیہ میں کامیاب وکامران فرمائے۔ آمین۔ ❀❀❀

قرآن وحدیث، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام کے ارشادات میں

مبلغین کرام کے لئے ہدایات اور رہنما اصول

محمد عنایت اللہ منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان

تبلیغ دین کے متعلق قرآن مجید نے جو راہنما اصول بیان فرمائے ہیں ان میں گو مخاطب ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا گیا ہے لیکن وہ ہدایات ہر مومن مسلمان کیلئے ہیں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اول طور پر ان اصولوں اور ہدایات کے مخاطب امت محمدیہ کے علماء کرام ہمارے مبلغین عظام ہیں۔ قرآن مجید کی ہدایات میں سے چند ایک اس طرح ہیں:

1)— يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ المائدہ: رکوع 10)

ترجمہ:: اے رسول جو کچھ تیرے رب سے تجھ پر نازل ہوا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تم نے اس پیغام رسالت کو نہیں پہنچایا (اس راہ میں مشکلات ہیں مگر) اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں (کے غلبہ اور حملہ) سے محفوظ رکھے گا۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو (اپنے مقاصد میں) کامیاب نہیں کرتا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دینی امور کو من کل الوجوہ پیش کرنے اور کسی بھی چیز کو چھپانے سے پرہیز کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس راہ میں مشکلات آئیں گی مخالفین ہر طرح کے حملے کریں گے لیکن ساتھ ہی بشارت دی کہ واللہ یعصمک من الناس اللہ تعالیٰ ہر قسم کے الزامات اور دشمنوں کے اقدامات سے محفوظ رکھے گا۔ یہ عصمت کامل کی طرف اشارہ ہے یعنی مبلغ کا متقی ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔ عصمت ظاہری بجائے خود حقیقی عظمت کا ثبوت ہے اس لئے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتے اور مجرم ہوتے ہیں وہ تو مستحق سزا ہوتے ہیں لیکن متقی انسان کا تو اللہ ولی ہوتا ہے۔

(احکام القرآن حصہ اول صفحہ 37-136)

دوسرا راہنما اصول:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ الَّذِيْ يَرٰكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ (سورۃ الشعراء: آیت 214 تا 218)

ترجمہ:: ''اور اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور مومنوں میں سے جو آپ کی اتباع کرے ان کے لئے اپنے بازو پھیلا دو۔ اور اگر وہ نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بری الذمہ ہوں اور العزیز الرحیم پر توکل کرو جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے۔''

اس جگہ بتایا گیا ہے کہ تبلیغ کا آغاز گھر سے کرنا ہے۔ آپ کے اقارب سب سے پہلے حقدار ہیں اس پیغام کے جو ایک نعمت ہے اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ فرمایا کہ ایمان لانے والوں کو آغوش رحمت میں لیکر ان سے رحمت وشفقت کا سلوک کرنا ہے جو ان کی بہترین تربیت کا موجب ہوگی ۔ جو انکار کریں گے ان کے اعمال سے اظہار بیزاری کرنا ہے۔

(احکام القرآن صفحہ 138)

تیسرا راہنما اصول:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔

(سورۃ النحل: آیت 126)

ترجمہ:: اے نبی اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو بلاؤ اس طرح کہ حکمت کی باتیں بیان کی جائیں اور طرز بیان ایسا اچھا ہو کہ وہ نصیحت حاصل کریں ۔ اور اگر منکرین ومخالفین سے بحث ونزاع کا مسئلہ پیش آجاوے تو وہ بھی ایسے طریقہ پر ہو کہ بہترین پیرایہ میں ہو۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا طریقہ بتا کر ایک مبلغ کی بہترین راہنمائی فرمائی ہے کہ حکمت ودانائی سے کام لیتے ہوئے دعوت الی اللہ کو نتیجہ خیز بنانا ہے۔ جو بات کہی جاوے وہ اپنی جگہ محکم ہو اور ایسے طریق سے اسے بیان کیا جاوے کہ سننے والوں کے لئے موعظہ حسنہ ہو اور اس نصیحت اور اس بات میں حسن وخوبی پیدا ہو جائے۔

(احکام القرآن صفحہ 140)

چوتھا راہنما اصول:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (سورہ فاطر: آیت 29)

یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

عالم کی نشانی بتائی گئی ہے کہ انکی گفتار وکردار میں خشیۃ اللہ پائی جاتی ہے کوئی جیالوجی جاننے والا ہو یا آسٹرونامر ہو یا منطقی ہو یا نجومی یا طبیب، خدا کے نزدیک ہو عالم وہ ہے جو خشیۃ اللہ رکھے۔

سچے علوم سے معرفت نیکی اور بدی پیدا ہوتی ہے اور خدا کی عظمت وجبروت کا علم ہوتا ہے اور اس سے سچی خشیت پیدا ہوتی ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا یہ خشیت بدیوں سے محفوظ رہنے کا ایک باعث ہوتی ہے اور انسان کو متقی بناتی ہے اور تقویٰ سے محبت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے۔ پس خشیت سے گناہ سے بچے اور محبت سے نیکیوں میں ترقی کرے تب بیڑا پار ہوتا ہے اور مامور من اللہ کے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کے غضبوں سے جو زمین یا آسمان سے نکلتے ہیں محفوظ ہو جاتا ہے۔ (الحکم 31 جنوری 1902 صفحہ)

مبلغین کرام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے کچھ ہدایات اور راہنما اصول::

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ (ترمذی کتاب العلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ اور خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے پیغامات وارشادات کو آگے پہنچانے کا یہی ایک ذریعہ تھا جس کی وجہ سے یہ ارشاد اور ہدایت فرمائی گئی اب ہمارے زمانہ میں طباعت کے علاوہ ریکارڈنگ کا ذریعہ ایجاد ہوا یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک موقع پر مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ وہ خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ احباب جماعت کو سنایا کریں۔

2) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکینۃ والوقار وتواضعوا لمن تعلمون منہ

(الترغیب والترھیب 78/1 حدیقۃ الصالحین صفحہ 207)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم وتکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

اس حدیث میں نہایت ہی راہنما اصول اور ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیئے ہیں وہ یہ کہ ایک مبلغ کے اندر وقار اور سکینت کا پایا جانا بہت ضروری ہے دوسری چیز یہ کہ انسان دوسروں سے کچھ نہ کچھ سیکھتا رہتا ہے جس سے بھی کوئی بات سیکھی جائے اس کی تعظیم وتکریم اور ادب کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی ہدایت اور اصول ہے کہ جو مبلغین اسے اپناتے ہیں وہ جہاں رہتے ہیں ان کی وجہ سے وہاں کے تربیتی کام آسان ہو جاتے ہیں جماعت میں پیار ومحبت اتفاق اور اتحاد قائم ہو کر جماعت کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

3) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : افضل الصدقۃ ان یتعلم المرأ المسلم علما ثم یعلمہ اخاہ المسلم۔

(ابن ماجہ باب ثواب المعلم الناس الخیر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت فرمارہے ہیں کہ ایک عالم فاضل مبلغ کو بخیل نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسے جو اللہ نے علم عطا کیا ہے اسے آگے سے آگے پہنچاتے اور پھیلاتے رہنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبلغین کے لئے یہ ہدایت ہے کہ وہ جماعتی کاموں میں چودہ گھنٹے تک مشغول رہیں۔

4) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تعلموا لتباھوا بہ العلماء ولا لتماروا بہ السفھاء ولا تخیروا بہ المجالس فمن فعل ذالک فالنار النار (ابن ماجہ باب الانتفاع بالعلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم علم اس غرض سے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ دوسرے علماء کے مقابلہ میں فخر کرسکو۔ نہ اس لئے حاصل کرو کہ جہلاء میں اپنی بڑائی اور اکڑ دکھاسکو اور جھگڑے کی طرح ڈال سکو۔ اور نہ اس علم کی بنا پر اپنی شہرت اور نام ونمود کیلئے مجلس جماؤ جو شخص ایسا کرے گا یا ایسا سوچے گا اس کے لئے آگ ہی آگ ہے یعنی اسے مصائب دبلیات اور رسوائی کا سامنا کرنا ہوگا۔

ایک مبلغ کو تکبر اور ریاکاری نام ونمود سے بچنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے گویا مبلغ کے اندر عاجزی انکساری اور تواضع کا ہونا از بس ضروری ہے جس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور وہ ہر قدم پر تائید الٰہی پائے گا۔ مصائب وبلیات اور رسوائی سے اسے بچایا جائے گا۔

ایک مبلغ کے مقام ومرتبہ کے تعلق سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عن ابی امامۃ الباھلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارضین حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر۔

(ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقہ علی العبادۃ)

حضرت ابوامامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم اس پر حضور نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر حضور نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے، آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اس شخص کے لئے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

ایک مبلغ کے لئے مذکورہ دعاؤں کو حاصل کرنے کی خاطر قرآن و حدیث میں بیان فرمودہ ان ہدایات کے مطابق چلنا ہوگا جو مضمون کے ابتدا میں بیان ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ مبلغین کیلئے ہدایات اور راہنما اصول:

"چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں مستقل راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔

جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اس نے پہلے ازل سے ہی ایسے آدمی رکھے ہیں جو بکلی صحابہؓ کے رنگ میں رنگین اور انہیں کے نمونہ پر چلنے والے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر طرح کے مصائب کو برداشت کرنے والے ہوں گے اور جو اس راہ میں مرجائیں گے وہ شہادت کا درجہ پائیں گے۔"

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 416-415)

اس کام کے واسطے (وعظ و تبلیغ کے واسطے) وہ آدمی موزون ہوں گے جو کہ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ وَيَصْبِرْ کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاک دامن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں۔ لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔

اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے۔ اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے یہ ایک بہت مشکل راہ ہے قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ اس امتحان میں بعض مدعی کچے نکلیں گے اس جنگ جس قدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر و شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں نیز عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ ان کے واسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں کو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت اسلامی کے واسطے ضروری ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ ان کی خدمت کریں گے مگر پہلے سے ان کے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں۔ جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی شے کو تلاش کرتا ہے۔

مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں جب کسی گاؤں میں جائیں وہاں دو چار دن ٹھہر جائیں۔ جس شخص میں فساد کی بدبو پائیں اس سے پرہیز کریں۔ کچھ کتابیں اپنے پاس رکھیں جو لوگوں کو دکھائیں۔ جہاں مناسب جانیں وہاں تقسیم کر دیں یہ عمدہ صفات سید سرور شاہ صاحب میں پائے جاتے ہیں اور کشمیر کے واسطے مولوی عبد اللہ صاحب اس کام کے لئے موزوں معلوم ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 28-427)

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاویں جو مختلف شہروں اور گاؤں میں جا کر وعظ بھی کریں اور ضروریات اسلام کے واسطے چندے جمع کریں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جاوے اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت، محنت، علم، جب تک یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا اور اگر علم رکھتا ہے محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانت دار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا غرض یہ سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 354)

کافر اور مومن کی رؤیا میں فرق

"اللہ تعالیٰ نے وحی اور الہام کا مادہ ہر شخص میں رکھ دیا ہے کیونکہ اگر یہ مادہ نہ رکھا ہوتا تو پھر حجت پوری نہ ہو سکتی۔ اس لئے جو نبی آتا ہے اس کی نبوت اور وحی و الہام کے سمجھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے اور وہ ودیعت خواب ہے اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو تو وہ کیونکر مان سکتا ہے کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (بقرہ:287) اس لئے یہ مادہ اس نے سب میں رکھ دیا ہے۔ میرا یہ مذہب ہے کہ ایک بدکار اور فاسق فاجر کو بھی بعض وقت سچی رؤیا آجاتی ہے اور کبھی کبھی کوئی الہام بھی ہو جاتا ہے گو وہ شخص اس کیفیت سے کوئی فائدہ اٹھاوے یا نہ اٹھاوے جبکہ کافر اور مومن دونوں کو سچی رؤیا آجاتی ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ عظیم الشان فرق تو یہ ہے کہ کافر کی رؤیا بہت ہی کم سچی نکلتی ہے اور مومن کی کثرت سے سچی نکلتی ہے۔ گویا پہلا فرق کثرت اور قلت کا ہے۔ دوسرے مومن کے لئے بشارت کا حصہ زیادہ ہے جو کافر کی رؤیا میں نہیں ہوتا۔ سوم مومن کی رؤیا مصفا اور روشن ہوتی ہے بحالیکہ کافر کی رؤیا مصفا نہیں ہوتی۔ چہارم مومن کی رؤیا اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔

ہماری جماعت کے واعظ::

یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک تبدیلی کر کے دکھائیں تا کہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا تو وہ شخص ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں۔ اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی کہ جس سے دل اس سلسلہ کی طرف کھچے چلے آئیں گے مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اول پورا علم ہو۔ دوم تقویٰ ہو۔ کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا۔ اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ یہی ہے۔ جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے تو اسے حیا اور شرم بھی دامنگیر ہو جاتی ہے پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں۔ اور یہ میں اس لئے چاہتا ہوں کہ اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں۔ فلاں سوال کا جواب کیا ہے۔؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے سورہ عبس کی تفسیر میں مبلغین کے لئے ایک راہنما اصول یوں بیان فرمایا ہے: آپ فرماتے ہیں:-

"قرآن مجید چونکہ اپنے اندر مستقل صداقتیں رکھتا ہے اس لئے ان آیات سے جو سبق ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے: اول دین میں اخلاص اور عملی رنگ کا پیدا ہونا کسی رنگ و نسب پر موقوف نہیں ہے اس لئے ایسے معاملات میں ایک مبلغ اور واعظ کو کبھی یہ خصوصیت اختیار کرنی نہیں چاہئے کہ وہ طبقہ امراء کی وجہ سے ضعفاء اور غرباء کو چھوڑ دے اور ان کی طرف توجہ نہ کرے بلکہ ضعفاء اور غرباء زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ان کی باتوں کی قدر کی جاوے اور انہیں محبت اور اخلاص سے دیکھا جاوے ان کی بات کو ہرگز ردّ کرنے کی کوشش نہ کی جاوے وہ نہایت نازک دل رکھنے والی قوم ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 326)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مبلغین احمدیت کے لئے انقلابی ہدایات::

تزکیۂ نفس:

"سب سے پہلے مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ تزکیۂ نفس کرے۔ صحابہ کی نسبت تاریخوں میں آتا ہے کہ جنگ یرموک میں دس لاکھ عیسائیوں کے مقابل پر ساٹھ ہزار صحابہ تھے۔ قیصر کا داماد ابن (عیسائی-ناقل فوج) کا کمانڈر تھا۔ اس نے جاسوس بھیجا کہ مسلمانوں کا حال دریافت کرے۔ جاسوس نے آکر بیان کیا کہ مسلمانوں پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ہمارے سپاہی لڑ کے آتے ہیں تو کمریں کھول کر ایسے سوتے ہیں کہ انہیں پھر ہوش ہی نہیں رہتی۔ لیکن مسلمان باوجود دن کو لڑنے کے رات کو گھنٹوں کھڑے رو رو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ خدا کے حضور گرتے ہیں۔ یہ وہ بات تھی جس سے صحابہ نے دین کو قائم کیا۔ باوجود اپنے تھکے ماندے ہونے کے بھی اپنے نفس کا خیال رکھا۔

بعض دفعہ انسان اپنے تبلیغ کے فرض میں ایسا منہمک ہو جاتا ہے کہ پھر اسے نمازوں کا بھی خیال نہیں رہتا ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ہر ایک چیز اپنے اپنے موقع اور محل کے مطابق اور اعتدال کے طور پر ہی ٹھیک ہوا کرتی ہے۔ لوگوں کی بھلائی کرتے ہوئے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ انسان اپنی بھلائی سے بے فکر ہو جائے۔ پس ضروری ہے کہ وہ اپنا تزکیہ نفس کرے۔"

(انوار العلوم جلد 3 صفحہ 383)

مسائل پر غور کی عادت

"فرمایا کہ جب کوئی اعتراض پیش آوے پہلے خود اس کو حل کرنے کی کوشش کرو فوراً قادیان لکھکر نہ بھیج دو۔ خود سوچنے سے اس کا حل مل جائے گا اور بیسیوں مسائل پر غور ہو جائے گی جواب دینے کا مادہ پیدا ہوگا ہم سے پوچھوگے تو ہم تو جواب بھیج دیں گے لیکن پھر یہ فائدے تمہیں نہیں ملیں گے۔ اس لئے جب اعتراض ہو خود اس کو حل کرو۔"

تبادلہ خیالات

"جب (اعتراض) حل کر چکو تو پھر تبادلہ

خیالات ہونا چاہئے۔ اس سے ایک اور ملکہ پیدا ہوگا جو آپ ہی سوچے اور پھر اپنے سوچ پر ہی بیٹھ جائے اس کا ذہن کند ہو جاتا ہے۔ لیکن تبادلہ خیالات سے ذہن تیز ہوتا ہے ایک بات ایک نے نکالی ہوتی ہے اور ایک دوسرے نے اس طرح پھر سب اکٹھی کر کے ایک مجموعہ ہو جاتا ہے دو مبلغ جہاں ملیں تو لغو باتیں کرنے کی بجائے ان مسائل پر گفتگو کریں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق ہو دعا ہو توکل ہو۔'' (انوار العلوم جلد 3 صفحہ 301)

جرأت کا مظاہرہ:

'' دلیری اور جرأت ایسی چیز ہے کہ تمام دنیا میں اکرام کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اور مبلغ کے لئے سب سے زیادہ دلیر ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن کر جاتا ہے۔ اگر مبلغ دلیر نہ ہوگا تو دوسروں میں جو اسے اپنے لئے نمونہ سمجھتے ہیں دلیری کہاں سے آئے گی۔ ...... پس مبلغ کی جرأت بہت بڑا کام کرتی ہے اور اس کی وجہ سے دوسروں میں بھی جرأت پیدا ہو جاتی ہے ...... یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ میرا یہ منشاء نہیں کہ خود بخود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی جگہ کی تبلیغ اس لئے مت ترک کرو کہ وہاں کوئی خطرہ ہے۔ اور نہ میرا یہ منشاء ہے کہ لوگ بیشک تکلیف دیں اس تکلیف کا مقابلہ نہ کرو۔ بیشک قانوناً جہاں ضرورت محسوس ہو اس کا مقابلہ کرو مگر تکلیف اور خطرات تمہیں اپنے کام سے نہ روکیں اور تمہارا حلقہ کار محدود نہ کر دیں۔

میں نے اخلاق کا مسئلہ مطالعہ کیا ہے اور دیکھا ہے کہ ستر فیصد گناہ جرأت اور دلیری کے نہ ہونے کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر جرأت ہو تو اس قدر گناہ نہ ہوں۔ پس دلیری اپنے اندر پیدا کرو تا کہ ایک تو خود ان گناہوں سے بچو جو جرأت نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسرے تمہاری کوششوں کے اعلیٰ نتائج پیدا ہوں۔ ہاں اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ اپنی طرف سے ہر قسم کے فساد یا جھگڑے کے دور کرنے کی کوشش کرو اور موعظہ حسنہ سے کام لو اس پر بھی اگر کوئی تمہیں دکھ دیتا ہے، مارتا ہے، گالیاں نکالتا ہے یا برا بھلا کہتا ہے تو اس کو برداشت کرو اور ایسے لوگوں کا ایک ذرہ بھر خوف بھی دل میں نہ لاؤ۔

(انوار العلوم صفحہ 83-581)

خدا کے بندوں کی ہمدردی

'' مبلغ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ جہاں جائے وہاں کے لوگوں پر ثابت کرے کہ وہ ان کا ہمدرد و خیر خواہ ہے۔ جب لوگ اسے اپنا خیر خواہ سمجھیں گے تو اس کی باتوں کو بھی سنیں گے اور ان پر اثر بھی ہوگا۔''

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 583)

جنرل نالج میں دسترس

مبلغ کو جنرل نالج حاصل ہونا چاہئے تا کہ کوئی اسے جاہل نہ سمجھے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک علم کا عالم ہی ہو لیکن کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور ہونی چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ بیمار کو دیکھنے کے لئے گئے وہاں ایک اور طبیب صاحب بیٹھے تھے۔ آپ نے اہل خانہ سے پوچھا تھرمامیٹر لگا کر بیمار کو دیکھا ہے یا نہیں۔ طبیب صاحب نے کہا اگر آپ نے انگریزی دوائیاں استعمال کرنی ہیں تو میں جاتا ہوں مولوی صاحب نے فرمایا تھرمامیٹر کوئی دوائی نہیں بلکہ ایک آلہ ہے جس سے بخار کا درجہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کس قدر ہے اس نے کہا کہ آلہ ہو یا کچھ۔ اور ہر ایک انگریزی چیز گرم ہوتی ہے اور بیمار کو پہلے ہی بہت زیادہ گرمی ہے۔ تو اس قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں عام باتوں کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا اور مجلسوں میں سخت حقیر سمجھے جاتے ہیں۔

مبلغ کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ علم مجلس سے واقف ہو اور کسی بات کے متعلق ایسی لاعلمی کا اظہار نہ کرے جو بے وقوفی کی حد تک پہنچی ہوئی ہو۔ ...... اسی طرح آداب مجلس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ مثلا ایک مجلس مشورہ کی ہو رہی ہو اور کوئی بڑا عالم ہو مگر اس مجلس میں جا کر سب کے سامنے لیٹ جائے تو کوئی اس کے علم کی پرواہ نہیں کرے گا اور اس کی نسبت لوگوں پر بہت برا اثر پڑے گا۔ پس یہ نہایت ضروری علم ہے اور مبلغ کا اس کو جاننا بہت ضروری ہے۔

ہر مبلغ کو چاہئے کہ جغرافیہ، تاریخ، حساب، طب، آداب گفتگو، آداب مجلس وغیرہ علوم کی اتنی واقفیت ضرور رکھتا ہو جتنی مجلس شرفاء میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں تھوڑی سی محنت سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر علم کی ابتدائی کتابیں پڑھ لینی چاہئیں۔

(انوار العلوم صفحہ 85-584)

علم غیر محدود سمندر ہے

'' علم کی کوئی حد نہیں ہوتی اور وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور روحانی علوم کی تو قطعاً کوئی حد ہے ہی نہیں ...... اور جہاں کسی کو یہ خیال پیدا ہو کہ علم ختم ہو گیا ہے وہاں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ علم کے درخت سے اتر کر جہالت کی طرف آ گیا ہے۔

پس کبھی یہ مت خیال کرو کہ ہمارا علم کامل ہو گیا۔ کیونکہ ایک تو یہ جھوٹ ہے۔ کوئی علم ختم نہیں ہو سکتا۔ دوسرے اس سے انسان متکبر ہو جاتا ہے اور اس کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے لیکن اگر انسان ہر وقت اپنے آپ کو طالبعلم سمجھے اور اپنے علم کو بڑھاتا رہے تو اس کے دل پر زنگ نہیں لگتا۔ کیونکہ جس طرح چلتی تلوار کو زنگ نہیں لگتا لیکن اگر اسے یوں ہی رکھ دیا جائے اور اس سے کام نہ لیا جائے تو زنگ لگ جاتا ہے پس ہر وقت اپنا علم بڑھاتے رہنا چاہئے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ علم کبھی ختم نہیں ہوتا۔''

(انوار العلوم صفحہ:573)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبلغین کو ہدایات:

تبلیغ:

تبلیغ کے بارے میں فرمایا:

'' پھر تبلیغی پروگرام ہیں۔ مربیان کو چاہئے کہ نئے نئے راستے Expolre کریں۔ جماعت کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ جماعت کی تربیت کرنا مربی کا ہی کام ہے ...... منصوبہ بندی کر کے کام کریں کام کے نتائج نظر آنے چاہئیں۔''

مطالعہ:

مطالعہ کے تعلق سے فرمایا: '' پھر مبلغین کی مطالعہ کی طرف توجہ بہت کم ہے ...... مشکل سے دو گھنٹے بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ 5-4 گھنٹے تو آرام سے ہو سکتا ہے۔''

جماعت کے کاموں کے متعلق فرمایا:

'' جتنا ٹائم جماعت کو دینا چاہئے اتنا نہیں دیتے۔ حالانکہ ہر ایک کو 15-14 گھنٹے ضرور جماعت کو دینے چاہئیں۔ جو دینے والے ہیں ان کے نتائج بھی نظر آتے ہیں۔''

ایم ٹی اے:

فرمایا: '' ایم ٹی اے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ کئی جماعتیں ایسی ہیں جہاں مہینوں ایم ٹی اے کا پروگرام نہیں دیکھا جاتا کم سے کم خطبہ اور جلسے تو ضرور ایک احمدی کو سننا چاہئے۔ پس جائزے لیں کہ کہاں کہاں ایم ٹی اے لگنے والا ہے اور فوری انتظام کریں۔''

روزانہ ڈائری:

'' اسی طرح مربیان کو یہ میں کہتا ہوں کہ ڈائری لکھنے کی روزانہ عادت ڈالیں۔ اس ڈائری میں سارا ذکر ہو کہ میں اتنے بجے اٹھا اور رات کو سونے تک میں نے یہ یہ کام کئے۔ کتنا مطالعہ کیا اور جماعتی ساری ایکٹی وٹیز ہو اور علاوہ اس کے آپ کی ذاتی زندگی کی ہر بات اس میں ہو۔

دعا:

'' اسی طرح سب سے اہم بات دعا ہے کمزوریاں تبھی نظر آئیں گی جب جائزہ لیں گے اور دعا کریں گے۔''

جلسہ سالانہ لندن 06 کے موقع پر فرمایا

2008ء تک 70 فیصد نومبائعین سے رابطہ ہو جانا چاہئے فرمایا جواب بیعتیں ہو رہی ہیں ان کے ساتھ رابطہ 100 فیصد ہونا چاہئے۔ ان کے ساتھ 70 فیصد نہ رکھیں۔

نومبائعین کی مالی نظام میں شمولیت:

'' جتنے بھی مبلغین ہیں یاد رکھیں کہ کسی نہ کسی رستے ان کو مالی نظام میں شامل کرنا ضروری ہے جب یہ شامل ہو جائیں گے تو پھر وہ رابطے مضبوط ہو جائیں گے۔ بلا استثنا احمدی یا غیر احمدی غریبوں کا خیال رکھنے کا حضور انور نے ارشاد فرمایا۔ ...... نومبائعین کے علاقوں میں مساجد کی تعمیر کا ارشاد فرمایا۔

فرمایا: جن جگہوں پر رابطے ہو رہے ہیں وہاں کوئی سنٹرل جگہ بنا کر ریجنل اجتماع کریں۔ جلسہ کریں۔ ان کے سپرد کام کریں۔ تا کہ ان کو پتہ لگے کہ ہم نے اکٹھے ہونا ہے۔ آپ مرکزی جلسہ اور اجتماع پر تو بلا لیتے ہیں چھوٹے لیول پر جلسے آپ نہیں کرتے۔ نومبائعین کے جلسے دس پندرہ بیس گاؤں اکٹھے کر کے کریں۔ ...... خود ان کے پروگرام ہوں۔ وہ خود آرگنائز کریں گے تو ان کو اپنی طاقت کا احساس ہوگا۔ چاہے ایک دو دن کا ہی کریں۔ ان کی مقامی عاملہ بھی بنائیں۔''

حضور نے فرمایا: '' دوسری بات جو مربیان کا کام ہے وہ یورپ میں ہوں یا دوسری جگہوں پر کہ جوبلی کے لئے جو سکیم بنی ہے اس میں مختلف مضامین لکھنے ہیں ...... کچھ تقاریر تیار ہونی ہیں۔ اس میں یہ علمی مضامین وغیرہ ہیں اس میں مربیان اور مبلغین جو ہیں وہ مقامی لوگوں کی تربیت کریں اور انہی مضامین لکھوانے میں ان کی مدد کریں۔''

اب تک کے مضمون میں قرآن کریم و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے جو ارشادات درج کئے گئے ہیں ان کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ ایک مبلغ کو:

1)— بے غرض ہونا چاہئے۔

2)— دلیر ہونا چاہئے۔

3)— مبلغ کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی اور محبت کا جذبہ ہونا بہت ضروری ہے۔

4)— ایک مبلغ کو دنیاوی علوم، جنرل نالج، جغرافیہ، تاریخ، طب، حساب، آداب گفتگو، آداب مجلس سے واقفیت ضرور ہونی چاہئے۔

5)— فضول خرچ نہ ہو۔

6)— اس میں خودستائی نہ ہو۔

7)— تہجد گزار اور عبادت گزار ہو۔

8)— مبلغ کا دعا گو ہونا بہت ضروری ہے۔

9)— مبلغ میں انتظامی صلاحیت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اسی طرح وہ اپنے قائم مقام تیار کرے۔

10)— مبلغ دشمن کو حقیر نہ سمجھے نہ اس کے دل میں یہ خیال آئے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں کمزور ہے۔

11)— جب مبلغ تقریر کے لئے کھڑا ہو تو اپنے ذہن سے تمام باتیں علم و ہنر کی نکال دے یہ دعا کر کے کھڑا ہو کہ جو اللہ تعالیٰ مجھے سمجھائے گا میں وہی بیان کروں گا۔

12)— مبلغ اپنے آپ کو کسی پارٹی میں شامل نہ سمجھے بلکہ سب کے ساتھ ایک سا سلوک رکھے۔

13)— یہ خیال کبھی مبلغ کے ذہن میں نہ آئے کہ اس کا علم کامل ہو گیا ہے۔

14)— مبلغ کے لئے پیغام حق ہر کسی تک پہنچانا ضروری ہے۔ کسی کو ذلیل سمجھ کر نہیں چھوڑنا۔ مبلغ کا ملنسار ہونا بہت ضروری ہے۔

15)— مبلغ کے اندر ایثار کا مادہ ہونا بہت ضروری ہے

16)— مخالف کے سامنے ایسے دلائل جو عقلی ہوں اور جن کی صحت ثابت ہو پیش کرے۔ مبلغ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دے۔

17)— مبلغ کو بیہودہ بحثوں میں نہیں پڑنا چاہئے۔

18)— مبلغ جماعت کے لوگوں کے اخلاق کا نگران ہے اسلئے اس کے اپنے اخلاق کا اعلیٰ اور درست ہونا بہت ضروری ہے۔

19)— مبلغ کے اندر چستی پھرتی اور محنت کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔

خدا کرے کہ ہم مربیان و مبلغین جماعت احمدیہ عالمگیر اقوام عالم کے قلوب کی تسخیر اور روحانی فتح کے ان تمام ذرائع کو پورے جوش ایمانی کے ساتھ بروئے کار لائیں تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر روحانی حکومت کے قیام کو بچشم خود مشاہدہ کر سکیں۔

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو

☆☆☆

مدرسہ احمدیہ تقسیم ملک کے بعد

محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت پہلے بذریعہ الہام یہ اطلاع دے دی تھی ''داغ ہجرت'' (تذکرہ: صفحہ 772) اس کے علاوہ آپ کے کچھ اور الہامات ورؤیا وکشوف سے علم ہو چکا تھا کہ کسی وقت ''خلیفۃ المسیح'' اور آپ کی جماعت کو قادیان سے ہجرت کرنی ہوگی اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات 26 مئی 1908ء سے دوروز قبل جو رسالہ ''پیغام صلح'' کے نام سے تصنیف فرمایا تھا اس سے یہ واضح ہو رہا تھا کہ اگر ہندو اور مسلمان دونوں قوموں نے باہم صلح نہ کی اور انشقاق اور افتراق کا طریق اختیار کیا تو دونوں قوموں کو سخت نقصان اٹھانا ہوگا۔ اگر مامور زمانہ کی نصائح پر توبہ استغفار کرتے ہوئے عمل کیا جاتا تو رحمت الٰہی سے کچھ بعید نہ تھا کہ یہ انذاری پیشگوئیاں ٹل جاتیں یا کسی اور رنگ میں پوری ہو جاتیں اور دنیا کی سب سے خونی تقسیم وطن عمل میں نہ آتی۔

بہر حال 15/اگست 1947 کو ہندوستان نے انگریزوں کی غلامی سے آزادی حاصل کر لی مگر اس کے ساتھ ہی ہمارے پیارے وطن متحدہ ہندوستان کے دو ٹکڑے ہو گئے اور ایک نئی مملکت پاکستان کے نام سے معرض وجود میں آگئی اس تقسیم نے لاکھوں معصوم انسانوں کی جان لے لی لاکھوں گھر اجڑ گئے ایک اندازے کے مطابق ایک ملین انسان قتل ہوا لاکھوں زخمی ہوئے لاکھوں بچے یتیم ہوئے لاکھوں بیوائیں ہوئیں پھر کہیں جا کر انتقال آبادی کا کام مکمل ہوا۔

مخالفین احمدیت کے قادیان کے گردونواح، بٹالہ امرتسر، گورداسپور، پٹھان کوٹ وغیرہ شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں بیسیوں مدارس اور درسگاہیں تھیں جو بظاہر دینی درسگاہیں تھیں لیکن اس کا سب سے بڑا مقصد جماعت احمدیہ کی مخالفت وعداوت کے لئے مُلاّ ومولوی تیار کرنا تھا۔ جو اپنی جاہلانہ تقاریر وتحریر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کرتے۔ 1947 کی قیامت صغریٰ نے ان سب مدارس کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا ان میں نہ کوئی معلم رہا اور نہ کوئی متعلم۔ کچھ عرصہ عمارتوں میں الّو بولتے رہے رفتہ رفتہ عمارتوں کے نشان بھی معدوم ہو گئے اور اب تو وہ زمانہ آ گیا جن سینوں اور ذہنوں میں ان کی یادیں تھیں اور وہ انہیں حسرت کے ساتھ چھوڑ کر گئے تھے قبروں میں دفن ہو گئے مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علماء ومبلغین تیار کرنے کی غرض سے قائم کردہ مدرسہ احمدیہ تقسیم ملک کے بعد قادیان میں بھی قائم رہا اور اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں بھی قائم ہو گیا اور اب تو کینیڈا، برطانیہ، بنگلہ دیش، انڈونیشا اور بہت سے افریقا ممالک میں بھی جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے یا عنقریب ہونے والا ہے۔

ہجرت کے فوراً بعد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دُوررس نگاہوں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ تقسیم ملک کے بعد جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کا تقاضا ہے کہ دیہاتوں میں مبلغین جلد از جلد بھجوائے جائیں چنانچہ مدرسہ احمدیہ قادیان کے اساتذہ کو دیہاتی مبلغین کی تیاری کا ارشاد موصول ہوا اس ارشاد کی بناء پر مدرسہ احمدیہ قادیان کے اساتذہ نے چالیس علماء تیار کئے جن میں سے اکثر کو ہندوستان کے دیہی علاقہ جات میں بھجوایا گیا اور انہوں نے بڑی ہی خوش اسلوبی سے منتشر جماعتوں کو فوری طور پر سنبھال لیا اور ان کی تعلیم وتربیت کا کام شروع کر دیا۔ نیز تبلیغی فرائض بھی سرانجام دینے لگے۔

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا قیام علماء ومبلغین تیار کرنے کی غرض سے فرمایا تھا چنانچہ یہ مقصد مختلف ناموں سے پورا ہوتا رہا۔ مذکورہ دیہاتی مبلغین کی تیاری کے بعد سن 1951 میں مدرسہ احمدیہ کی عمارت و بورڈنگ میں جامعۃ المبشرین کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ جب اس جامعہ کے متعلمین نے اپنا دو سالہ نصاب مکمل کر لیا تو محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نے تحریر فرمایا:

''فسادات 1947 کے بعد جہاں ہمارے دیگر تعلیمی ادارے (قادیان میں وقتی طور پر) بند ہو گئے تھے مبلغین کی تیاری کا کام بھی تاخیر میں پڑ گیا تھا۔ چونکہ ہندوستان میں تبلیغ کا کام جاری رکھنا ضروری تھا اس لئے فسادات کے بعد دیہاتی کلاس قادیان میں جاری کی گئی جسے کچھ عرصہ تعلیم دینے کے بعد باہر بھجوا دیا گیا اور وہ متفرق جگہوں میں تبلیغی فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اس کلاس کے بعد جامعۃ المبشرین کا اجراء ہوا اور حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت علماء کلاس جاری کی گئی جس کا نصاب تعلیم چار سال رکھا گیا ہے جس میں تفسیر قرآن کریم حدیث شریف کلام منطق فقہ نحو ادب تاریخ انگریزی ہندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور کلاس کا اضافہ کیا گیا ہے جس کا نصاب ایک سال کا ہے اس میں صرف ہندی کی تیاری کروائی جا رہی ہے۔ یہ امتحان اگست میں ہونے والا ہے علماء کلاس کا دو سال کا نصاب ختم ہو چکا ہے نتائج امتحان حسب ذیل ہیں:

مولوی عمر علی صاحب بنگالی 733/1000

مولوی عبدالحق صاحب 635/1000

مولوی محمد صادق صاحب ناقد 594/1000

مولوی محمد یوسف صاحب 515/1000

اسکے بقیہ دو سال کے نصاب کی تعلیم شروع ہو گئی ہے تمام بزرگان اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ان عزیز طلباء کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مفوضہ کام کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کے مواقع عطا فرمائے۔

(بدر 14 جولائی 1952 صفحہ 2)

مولانا محمد یوسف صاحب درویش جو جامعۃ المبشرین کے طلباء میں سے ہیں انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ مولانا محمد ابراہیم صاحب اس جامعہ کے ہیڈ ماسٹر تھے ان کے علاوہ مولانا عبدالرحمٰن صاحبؓ (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (ناظر دعوت وتبلیغ) مولانا شریف احمد صاحب امینی، مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری اپنے دفتری امور کی انجام دہی کے دوران ہمیں اپنے اپنے مضامین کی تدریس کے لئے جامعہ تشریف لایا کرتے تھے یہ اساتذہ بڑی محنت اور تیاری کے بعد پڑھایا کرتے تھے اس طرح جو علماء ربوہ سے قادیان بطور مہمان تشریف لاتے وہ جامعہ میں تقاریر فرماتے ان میں سے مولانا ابو العطا صاحب مرحوم اور منیر الحصنی صاحب مرحوم امیر جماعت دمشق خاص طور پر قابل ذکر ہیں منیر الحصنی صاحب کی خدمت میں جامعہ کی طرف سے عربی میں سپاس نامہ پیش کیا گیا تھا اور معزز مہمان نے اس کا جواب بھی عربی میں دیا تھا۔ مولانا موصوف نے بتایا کہ بورڈنگ کی زندگی انتہائی سادہ تھی ہر طالب علم کو ایک ایک چارپائی اور کپڑے وکتابیں رکھنے کے لئے الگ الگ الماری ملی ہوئی تھی ہم انہیں کمروں میں مقیم تھے جو تقسیم ملک سے قبل بورڈنگ تھا اور تقریباً دس میں سامان بھی وہی تھا لنگر سے دو وقت کی روٹی ملتی تھی۔ صبح تین روٹیاں ملتی تھیں دو صبح کھا لیتے ایک دوپہر کیلئے رکھ لیتے تھے۔ صبح شام تین تین روٹیوں کے علاوہ سارا دن کچھ بھی کھانے کو میسر نہ تھا۔ صبح تہجد سے دن کا آغاز ہوتا پھر نمازوں، پڑھائی اور مطالعہ میں سارا دن گزر جاتا۔

مدرسہ احمدیہ کا آغاز

مذکورہ جامعۃ المبشرین کے طلباء جب فارغ التحصیل ہو گئے تو 1954 میں مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں ہی مدرسہ احمدیہ کے نام سے تدریس کا جدید دور شروع ہوا جس کا تسلسل بفضلہٖ تعالیٰ اب تک جاری و ساری ہے مدرسہ احمدیہ کے ریکارڈ کے مطابق 8 مئی 1954ء کو چار طلباء کا مدرسہ احمدیہ میں داخلہ ہوا جن کے نام علی الترتیب درج ذیل ہیں۔

1 محمد کریم الدین (صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون)

2 ولی الدین صاحب

3 عبداللطیف (صاحب) ملکانہ

4 بشیر الدین (صاحب) از سونگھڑہ حال مقیم قادیان

مدرسہ احمدیہ کی عمارت

تقسیم ملک کے بعد ابتداء میں مدرسہ احمدیہ اسی خام عمارت میں شروع ہوا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں تھا۔ اور اسی عمارت کے مشرق میں (جو تقسیم ملک سے قبل) بورڈنگ مدرسہ احمدیہ ہوتا تھا کے کمروں میں سے صرف دو کمروں میں بورڈنگ تھا باقی کمروں میں تعلیم الاسلام اسکول تھا۔ مگر 1961 میں مدرسہ احمدیہ والی عمارت میں تعلیم الاسلام اسکول منتقل ہو گیا۔ اور تعلیم الاسلام والی خالی عمارت میں مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں لگنے لگیں کیونکہ یہ عمارت انتہائی خستہ ہو چکی تھی اس لئے اسے گرا دیا گیا اور اس کی جگہ موجودہ پختہ عمارت تعمیر کرنے کے لئے مورخہ 15/اکتوبر 1962ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سنگ بنیاد رکھا۔ اس یادگاری واقعہ کا ذکر اخبار بدر میں درج ذیل الفاظ میں شائع ہوا

مدرسہ احمدیہ کی پختہ بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز

قادیان 15/اکتوبر -الحمد للہ مدرسہ احمدیہ قادیان کی پرانی خام بلڈنگ کی جگہ اب پختہ عمارت کی تعمیر کا آغاز ہو گیا ہے کل ساڑھے گیارہ بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نئی پختہ زیر تعمیر بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا اور درویشوں کی بڑی جمعیت کے ساتھ عمارت کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔ اجتماعی دعا سے پہلے اور سنگِ بنیاد سے قبل آپ نے ایک خطاب فرمایا جس میں مدرسہ احمدیہ کی اہمیت اور تبلیغ واشاعت دین کے سلسلہ میں اس کے فارغ التحصیل افراد کی قابلِ فخر خدمات کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ جہاں اس درسگاہ کا اجراء خود حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا وہاں حضور کی وفات کے بعد ایک موقع پر جماعت کے بعض ''عمائدین'' اس درسگاہ کے وجود کو ہی ختم کر دینے لگے تھے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بڑی جرأت اور حوصلہ مندی کے ساتھ اس مجلس کے سامنے مدرسہ احمدیہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ کسی حالت میں بھی اس درسگاہ کے ختم کر دینے کو جماعت کے حق میں ناقابلِ تلافی نقصان کا موجب قرار دیا اس طرح عزم صمیم کے ساتھ اپنی بات کو بادلائل پیش کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ احمدیہ کو بند کر دینے والوں کی رائے جماعت کے سامنے قطعی طور پر بے اثر ہو کر رہ گئی اور خدا تعالیٰ کے مسیح کے ہاتھ سے لگایا ہوا یہ پودا اپنی مضبوط جڑوں پر قائم رہا اور آج اس کے شیریں پھل ایک دنیا کو روحانی غذا کے سامان بہم پہنچا رہے ہیں

خانہ کعبہ کی عمارت کے سابقہ بنیادوں پر وقتاً فوقتاً کئی بار تعمیر کئے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ خاک وخشت کی تیار کردہ عمارتیں ایک وقت گزر جانے کے بعد زمانہ کے طبعی اثرات کے باعث بوسیدہ ہو جاتی ہیں جن پر نئی عمارت کھڑی کی جاتی ہے لیکن ایسا کرنے سے عمارت کی اصل غرض وغایت اور اس کی اہمیت میں چنداں فرق نہیں آتا البتہ ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ اس عمارت سے متعلق اچھی روایات اور نیک نمونہ کو نہ صرف برقرار رکھا جائے بلکہ حتی الامکان اس کے افادیتی پہلوؤں کو وسعت دی جائے۔ پس ایسے ہی نیک جذبات اور بارگاہِ رب العزت کے حضور عاجزانہ دعائیہ خیالات کے ساتھ آج اس تاریخی عمارت کی پختہ بلڈنگ کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ہماری ان کوششوں میں برکت ڈالے اور پہلے کی طرح اس کو ساری دنیا میں اپنے دین کی خدمت واشاعت اور جماعت کے افراد کی دینی تربیت واصلاح

کا مرکز بنائے رکھے اس کے بعد آپ نے مسجد مبارک کی اینٹ دعا کے ساتھ زیر تعمیر عمارت کے مغربی کونہ میں بنیادی اینٹ کے طور پر نصب کر دیا اور حاضرین سمیت ایک پرسوز دعا فرمائی۔ واضح ہو کہ مدرسہ احمدیہ کی یہ پختہ بلڈنگ سابق بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے شرقاً غرباً تعمیر شدہ چار لمبے لمبے خام کمروں کی جگہ ہے۔ جدید نقشہ میں چار کی بجائے چھ کمرے ہونگے جن کے شمال میں ساتھ ہی برآمدہ ہوگا انہیں کمروں کے ملحق شمال مغرب میں جہاں پہلے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کا دفتر ہوا کرتا تھا۔ (بحوالہ بدر 18/اکتوبر 1962ء صفحہ 2)

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ابتداء میں یہ چھ کمرے تعمیر ہوئے تھے بعد ازاں مزید دو کمرے اس جگہ تعمیر ہوئے جہاں آج کل بورڈنگ احمدیہ کا کچن اور ڈائننگ ہال ہے۔ اب یہ آٹھ کمرے ہیں اور اسی طرح کے آٹھ کمرے 1990 میں اوپر بھی تعمیر ہوئے جن میں آج کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی کلاسیں لگتی ہیں۔ درمیان میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کا دفتر اسی طرز پر اور اسی جگہ تعمیر ہے جیسا کہ تقسیم ملک سے قبل یہ تعمیر شدہ تھا۔ مدرسہ احمدیہ کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی دائیں طرف ایک بڑا ہال تعمیر کیا گیا اس کے اوپر بھی اسی طرح کا ایک ہال ہے جب 1962 میں مدرسہ احمدیہ کی عمارت تعمیر ہو رہی تھی تو کچھ عرصہ کے لئے مدرسہ احمدیہ قصر خلافت میں لگتا رہا اور جیسے ہی مدرسہ احمدیہ کے لئے زیر تعمیر یہ چھ کمرے اپنی تکمیل کو پہنچے تو حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم نے تعلیم الاسلام اسکول کے لئے کسی پختہ اور مناسب عمارت کا ہونا لازمی قرار دے دیا جس کی وجہ سے نئے تعمیر شدہ کمرے تعلیم الاسلام کو دے دئے گئے اور مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں پھر اسی قدیمی عمارت کے نیم خام کمروں میں لگنے لگیں جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس کی بناء پڑی تھی۔

خاکسار (محمد حمید کوثر) 1965 میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا اور اسی خام حجروں میں پڑھتا رہا۔ ہماری کلاس الدرجۃ الاولیٰ سڑک کے ساتھ مدرسے کے گیٹ میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب ایک نسبتاً بڑے کمرے میں لگا کرتی تھی۔ اس کمرے کی حالت یہ تھی کہ اس کی چھت کو نیچے سے شہتیروں کا سہارا دے کر گرنے سے روکا گیا تھا بارش ہوتی تو چھت سے پانی ٹپکتا تھا لیکن ان حجروں میں پڑھتے ہوئے ایک روحانی تسکین و سرور محسوس ہوتا تھا۔ خاص طور پر اس وقت جب مولانا محمد حفیظ صاحب مرحوم ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ہمیں یہ بتاتے کہ اس عمارت کے فلاں کمرے میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ بیٹھا کرتے تھے اس کمرے میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تشریف لایا کرتے تھے اور نصائح فرمایا کرتے۔ اس حجرہ میں سید سرور شاہ صاحبؓ تشریف رکھا کرتے تھے اس کمرے میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پڑھایا کرتے تھے ان تاریخی باتوں کی سماعت سے ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بھر جاتے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں ان بابرکت کمروں میں پڑھنے کی سعادت عطا فرمائی جہاں ان بزرگ شخصیتوں کے قدم پڑتے رہے ان فضاؤں میں وہ سانس لیتے رہے ان فضاؤں میں ان کی آواز کی آمیزش ہے یہ وہ بابرکت در و دیوار ہیں جنہیں ان شخصیتوں کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ کاش یہ کچھ بیان کرنے کی استطاعت رکھتیں۔

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ دنیا کی ہر چیز فانی ہے دوام و بقا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے اس قدرتی اصول کے مطابق مدرسہ کی یہ عمارت موسمی حالات کا شکار ہوتی گئی۔ اور اس قدر کمزور ہوگئی کہ ایک دفعہ تو وہ کمرہ جو گیٹ سے داخل ہوتے ہوئے بائیں طرف تھا اس کی چھت اچانک مغرب کے بعد گر پڑی چند لمحے پہلے ہی طلباء اس کمرے سے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے ہر نقصان و خسارے سے محفوظ رکھا۔

باوجود اس حالت کے ہمارے اساتذہ بڑی محنت و لگن سے پڑھاتے کبھی کبھی جب بارش ہوتی تو ہمیں مثالیں دے کر سمجھاتے کہ دنیا کا سب سے بڑا معلم سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سپرد یعلمھم الکتاب کا فریضہ تھا مسجد نبوی کی چھت کے نیچے اپنے اصحاب رضوان اللہ کو پڑھایا کرتے تھے اصحاب الصفہؓ نے مسجد نبوی کے چبوترے پر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علوم سیکھے۔ بارش، سردی گرمی موسمی تبدیلیاں ان کی تعلیم و تدریس میں کبھی حائل و باعث رکاوٹ نہ ہوتی تھیں۔

1965ء میں مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی کا تقرر بطور نائب ناظر تالیف و تصنیف ہوگیا اور مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔

مدرسہ احمدیہ کی عمارت کی خستہ حالی کی وجہ سے 1970ء میں مدرسہ کی کلاسیں مسجد اقصیٰ میں لگنے لگیں وہی مسجد اقصیٰ جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم مغفور نے 1875 میں رکھی تھی۔ وہی مسجد اقصیٰ جس میں 1891ء میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور اسی مقدس مسجد کے ایک در میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 11/اپریل 1900 میں خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور اسی مسجد کے شمال مشرقی کونے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں 1903 میں منارۃ المسیح کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور خلافت ثانیہ کے دور میں دسمبر 1916 میں اس کی تکمیل ہوئی۔

اسی منارۃ المسیح کے دامن اور مسجد اقصیٰ میں مختلف زاویوں اور کونوں میں مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں شروع ہوئیں۔ ہماری کلاس الدرجۃ الخامسۃ خطبہ الہامیہ والے مقام پر لگا کرتی تھی۔ ابتدا میں زمین پر بیٹھ کر پڑھائی ہوتی تھی دسمبر و جنوری میں جب سردی زیادہ ہوگئی اور زمین پر بیٹھنا دشوار ہوگیا تو کرسیوں پر بیٹھنے کی اجازت مل گئی۔

1971ء کی ہندوپاک جنگ کے دوران مدرسہ کی پڑھائی اسی مسجد میں ہوتی رہی۔ جنگ کے بعد مدرسہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان کے اس حصہ میں منتقل ہوگیا جو کہ قصر خلافت سے ملحق ہے۔

جنگ کی وجہ سے ان دنوں سمنٹ کا شدید بحران تھا اور کچھ اقتصادی دشواریوں کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ کی عمارت کی تعمیر معرض التواء پڑتی رہی۔ 1972ء میں اس کی تعمیر کا آغاز ہوا اور ستمبر 1973 میں اس کا افتتاح ہوا۔ جس کی خبر اخبار بدر میں درج ذیل الفاظ میں شائع ہوئی۔

مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کا افتتاح

"مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کا افتتاح" کے عنوان سے یہ خبر شائع ہوئی:

"قادیان 16 تبوک (ستمبر) بروز اتوار جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کے دو کمرے تعمیر ہو کر اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان میں مدرسہ کی کلاسیں لگائی جائیں۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی درخواست پر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کے ساتھ جدید عمارت کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر ممبران صدر انجمن احمدیہ اور بعض افسران صیغہ جات اور دیگر دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ جدید عمارت میں ہی پونے گیارہ بجے سب احباب کی حسب موقع تواضع کی گئی۔ اس کے بعد عمارت کے برآمدہ میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی بعدہ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے مختصر الفاظ میں تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے صدر جلسہ اور احباب سے دعا کی درخواست کی اور ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں حصہ لیا محترم مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال آمد کے بتانے پر آپ نے واضح کیا کہ اس مدرسہ کی عمارت کا جس قدر حصہ اس وقت پہلی قسط کے طور پر مکمل ہو چکا ہے یہ کلکتہ کے ہمارے مخیر و محترم دوست مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب کا عطیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و کاروبار میں برکت ڈالے اور ان کو اس نیکی کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضرت امیر صاحب نے خطاب فرمایا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی میں اور حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں مدرسہ احمدیہ کے اجراء کا تاریخی پس منظر بیان فرمایا اور بتایا کہ انہیں مدرسہ احمدیہ کے اولین طالب علموں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے طلبہ اور اساتذہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں کو حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ، حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ، قاضی امیر حسین صاحبؓ، حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ بننے کی کوشش کرنا ہے۔ آپ نے دعا کی ضرورت اور اہمیت پر پوری شرح و بسط سے روشنی ڈالتے ہوئے تاکید فرمائی کہ اساتذہ اور طلباء کو دعا بھی کرتے رہنا چاہئے تا کہ اس کی عظیم برکات سے انہیں وافر حصہ ملے۔

آخر پر آپ نے تمام حاضرین سمیت مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کے بابرکت ہونے کیلئے لمبی اور پرسوز دعا فرمائی اس طرح افتتاح کی یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(ہفت روزہ بدر قادیان 20 ستمبر 1973ء صفحہ 10)

اس جدید عمارت سے ہر سال مدرسہ سے طلباء فارغ التحصیل ہوتے رہے اور پھر نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام میدان تبلیغ میں بھجوائے جاتے رہے۔ یا پھر سلسلے کی طرف سے ان کے سپرد جو بھی خدمت ہوتی رہی اسے بجالاتے رہے۔

مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر و پرنسپل صاحبان تقسیم ملک سے قبل::

مارچ 1909ء میں مدرسہ احمدیہ کا باقاعدہ آغاز ہوا اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے 1910 میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو افسر مدرسہ مقرر فرمایا جب حضور خلافت ثانیہ کے مسند پر متمکن ہوئے تو 1914 میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ افسر مدرسہ مقرر ہوئے۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے بعد عبد الرحمٰن مصری صاحب مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے جن کے بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ 1937ء سے 1944ء تک ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ 1944ء سے 1947ء تک حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1928 میں مدرسہ احمدیہ کے ساتھ جامعہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ چنانچہ اس کے پہلے پرنسپل حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ جامعہ احمدیہ کے دوسرے پرنسپل 1937 میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو مقرر کیا گیا۔ 1944 سے 1947 تک جامعہ کے تیسرے پرنسپل محترم مولانا ابو العطا صاحب جالندھری رہے۔

مدرسہ احمدیہ سے جامعہ احمدیہ

1998ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدرسہ احمدیہ کو ترقی دے کر جامعہ احمدیہ بنادیا اور اس کے ہیڈ ماسٹر کو پرنسپل جامعہ احمدیہ بنادیا۔

ہیڈ ماسٹر و پرنسپل صاحبان

1) مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم
8 مئی 1954 تا 16 مارچ 1965

2) مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری مرحوم
16 مارچ 1965 تا 31 دسمبر 1978

3) مولانا حکیم محمد دین صاحب
31 دسمبر 1978 تا 12 جون 1990

4) مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد
12 جون 1990 تا 6 جولائی 1999

5) مولانا بشیر احمد صاحب طاہر مرحوم
1/اگست 1999 تا 31 جولائی 2004

6) مولانا منیر احمد صاحب خادم
23/اگست 2004 تا 14 فروری 2006

7) محمد حمید کوثر
از 14 فروری 2006

مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ کا نصاب

ابتداء میں مدرسہ احمدیہ میں مڈل یا اس سے زائد

تعلیم والے طالب علم کو داخلہ دیا جاتا تھا جنہیں اردو نہیں آتی تھی انہیں گرمی کی تعطیلات سے قبل قادیان بلوا کر دو ماہ کی تعطیلات میں مدرسہ کے کسی استاد کے ذریعہ اردو سکھلائی جاتی تھی۔ بعد ازاں اسے درجہ اولیٰ میں داخل کرلیا جاتا تھا۔ عرصہ تعلیم چھ سال کا ہوتا تھا ہر طالب علم پنجاب یا گورونانک یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرتا تھا۔ 1972 میں ربوہ سے جدید نصاب آیا، اور پھر اس کے مطابق مدرسہ میں تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے مطابق عرصہ تعلیم سات سال ہوگیا شروع کا ایک سال الدرجۃ الممہدہ کہلانے لگا جس میں قرآن مجید اور اردو پڑھایا جاتا اور اس کیبعد ابتدائی تین کلاسیں الفصل الاول، الفصل الثانی، اور الفصل الثالث کہلاتیں۔ اور آخر تین کلاسیں الدرجۃ الاولیٰ، الثانیۃ، الثالثۃ کہلاتی تھیں۔ الدرجۃ الثالثۃ کا امتحان نظارت تعلیم کے زیر انتظام ہوتا تھا اور مولوی فاضل پرائیویٹ کرنا ہوتا تھا۔ 1992 میں اس نصاب میں تھوڑی بہت ترمیم کی گئی اور اب جامعہ احمدیہ کا عرصہ تعلیم آٹھ سال کا ہے۔ ابتداء میں الممہدۃ الاولیٰ اور الممہدۃ الثانیۃ بعد ازاں الدرجۃ الاولیٰ سے الدرجۃ السادسۃ تک چھ سال صرف ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مدرسہ احمدیہ قادیان کے اساتذہ و طلباء سے ملاقات

1991 میں جلسہ سالانہ قادیان کے آغاز پر ایک صدی مکمل ہوچکی تھی اس مبارک موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس لندن سے قادیان تشریف لائے جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد، قادیان میں قیام کے دوران آپ نے یکم جنوری 1992 شام پانچ بجے مسجد اقصیٰ میں مبلغین و معلمین اور مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کو شرف ملاقات بخشا۔ اس موقع پر آپ نے طلباء و اساتذہ سے استفسارات فرمائے ایک طالب علم سے دریافت فرمایا کہ صرف ونحو میں کیا فرق ہے۔ اسنے کتابوں میں پڑھی تعریف سنادی۔ حضور اقدس نے فرمایا: علم صرف کی مثال ایک عمارت میں استعمال ہونے والی اینٹوں اور سمنٹ دلوہے وغیرہ کی ہے بعد ازاں اس عمارت کو بنانے، سنوارنے کے لئے جو پلستر ورنگ وروغن وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے اس کی مثال علم نحو کی ہے بعد ازاں حضور انور نے کچھ اور سوالات فرمائے اور اس موقع پر طلباء و اساتذہ کی یادگاری تصاویر بھی لی گئیں۔

مدرسۃ المعلمین کا آغاز

1972 میں مدرسہ احمدیہ میں ہی ایک اضافی کلاس کا اجراء کیا گیا تھا اس کلاس کا نصاب ایک سال کا تھا اس کے متعلمین میں سے مولانا شمس الحق صاحب حال مقیم کیرنگ اڑیسہ بھی تھے۔ یہ معلمین تعلیمی و تربیتی لحاظ سے مفید ثابت ہوئے بھارت کے افراد جماعت، خاص طور پر دیہاتوں میں رہنے والے افراد جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے معلمین کی ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جارہی تھی مبلغین اتنی بڑی تعداد میں مہیا نہیں ہورہے تھے چنانچہ اسی ضرورت کی تکمیل کے لئے وقتاً فوقتاً معلمین وقف جدید کی تیاری کے لئے ایک سال پھر دوسال پر مشتمل نصاب پڑھانے کے لئے کلاسیں جاری کی جاتی رہیں۔ اور 1992 میں دارالانوار میں جدید تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس میں مدرسۃ المعلمین کے نام سے ایک الگ مدرسہ شروع ہوا بعد ازاں اسے جامعۃ المبشرین کا نام دیا گیا۔ ابتداء سے اس جدید ادارے میں تدریسی فرائض مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل اساتذہ ہی ادا کرتے رہے۔ آج کل جامعۃ المبشرین کے پرنسپل مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیں۔

مدرسہ احمدیہ و وقار عمل

تقسیم ملک کے بعد مدرسہ احمدیہ کے طلباء حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ درویشان کرام و افراد قادیان کے شانہ بشانہ جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

☆...... ہر سال جلسہ سالانہ سے قبل نومبر و دسمبر میں بہشتی مقبرہ قادیان کو وقار عمل کر کے صاف کیا جاتا اس کے علاوہ دوران سال بھی اسے صاف رکھنے کے لئے وقار عمل کئے جاتے رہے۔ 80-1970 کے دہاکوں میں بہشتی مقبرہ میں دبّ نام کی سخت گھاس اُگ آتی تھی جسے مقامی احباب کے ساتھ مدرسہ کے طلباء بھی صاف کرتے۔ یہ اتنا شاق کام تھا کہ ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے تھے۔

☆...... دوران سال محلہ احمدیہ میں وقار عمل کے ذریعہ صفائی کا انتظام خدام الاحمدیہ کیطرف سے ہوتا جس میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء پیش پیش ہوتے

☆...... مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ و دار المسیح کی صفائی میں بھی مدرسہ احمدیہ کے طلباء اہم خدمات بجالانے کی سعادت حاصل کرتے رہے اسی طرح مسجد اقصیٰ میں جمعہ کے روز سائبان لگانے میں طلباء مدرسہ کا اہم کردار رہا

☆...... تقسیم ملک کے بعد حالات کی نزاکت نے مسجد اقصیٰ قادیان کا وہ دروازہ جو کہ جانب شمال گلی میں کھلتا تھا، بند کرنے پر مجبور کردیا۔ اسی طرح مشرق کی طرف کھلنے والا بڑا آہنی گیٹ بھی اینٹوں کی دیوار بنا کر بند کرنا پڑا جس کی وجہ سے گیٹ کے مشرقی جانب اور قصر خلافت کے مغربی جانب کے درمیان کا قطعہ زمین مسجد سے باہر سمجھا جانے لگا۔ حالانکہ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت تھی اور مسجد اقصیٰ کی توسیع کے لئے مخصوص تھی۔

1967 میں جماعت کو ایسی اطلاعات موصول ہونا شروع ہوئیں کہ بعض شر پسند عناصر اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور کوئی ناجائز تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اس قطعہ زمین کو محفوظ کرنے کے لئے جانب شمال ایک لمبی اور اونچی دیوار تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔

مورخہ 30 ستمبر 1968 کو حسب معمول خاکسار مسجد مبارک میں مولانا عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ (اس وقت کے ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان) کی اقتداء میں جب نماز ادا کر چکا تو مولانا موصوف محراب میں بیٹھے ہوئے مشرقی جانب متوجہ ہوئے اور خاکسار کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلالیا اور فرمایا کہ مولوی حفیظ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مدرسہ احمدیہ کے تمام طلباء کو لے کر مسجد اقصیٰ میں آجائیں۔ مولوی صاحب کا پیغام سنتے ہی طلباء کو لینے بورڈنگ آئے اور مجھے فرمانے لگے کہ سائیکل لے لو اور گھروں میں رہنے والے تمام طلباء کو بلا لاؤ بفضلہ تعالیٰ پندرہ بیس منٹ میں تمام طلباء پہنچ گئے اور پھر جب طلباء دیوار بنانے والی جگہ پہنچے تو وہاں درویشان کرام اور مقامی افراد کی ایک بڑی تعداد موجود تھی مغرب سے تھوڑی دیر قبل تعمیری کام شروع ہوا اور فجر تک زیر تعمیر دیوار پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اور جب صبح شر پسند عناصر نے یہ دیوار دیکھی تو کہنے لگے: شاید رات کو جن بھوت یہ دیوار تعمیر کر گئے ہیں۔ انسان تو اتنی جلدی اور اتنی خاموشی سے اس طرح کی دیوار تعمیر نہیں کر سکتے۔ اس رات مدرسہ احمدیہ کے تمام طلباء نے بھرپور وقار عمل کیا اور کوئی ایک بھی نہیں سویا۔

طلباء مدرسہ احمدیہ و پہرہ داری

پچھلے انسٹھ سالوں میں قادیان میں متعدد ایسے مخدوش اور خطرناک حالات و مواقع آتے رہے جب کہ محلہ احمدیہ اور مقامات مقدسہ، بہشتی مقبرہ میں پہرہ لگایا جاتا۔ ایسے مواقع پر مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو درویشان کرام و مقامی افراد کے ساتھ نمایاں خدمت کا موقع ملتا رہا۔ مثال کے طور پر 1965 اور 1971 کی جنگوں کے موقع پر یا اسی طرح کے دیگر حالات میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرتے رہے بہشتی مقبرہ اور مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو ابھی بھی جامعہ احمدیہ کے طلباء مقامی خدام کے ساتھ شانہ بشانہ پہرہ دے رہے ہیں۔

جب ہم مدرسہ احمدیہ کے طلباء رات کو بعض بزرگ درویشان کرام رحمہم اللہ کے ساتھ ڈیوٹیاں دیتے تو وہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا درج شعر بڑے درد سے اور آبدیدہ ہو کر پڑھتے۔

خدا نے بخشی ہے الدار کی نگہبانی
اسی کی حفظ اسی کی اماں میں رہتے ہو
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اس سے دُور تم اس مکاں میں رہتے ہو

تعلیمی ادارہ جات علامہ نیاز فتح پوری کی نگاہ میں::

یہاں یہ ذکر بھی بے جا نہ ہوگا کہ تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے ذرائع آمد انتہائی محدود تھے لیکن اس کے باوجود جماعت نے تعلیمی ادارہ جات پر بہت خرچ کیا اور اسی محدود خرچ میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت رکھ دی اخراجات و نتائج میں یہی برکت اغیار کیلئے باعثِ حیرت بنتی رہی اور غیر جانب دار تجزیہ نگار اس کا اظہار بھی کرتے رہے۔ چنانچہ علامہ نیاز فتح پوری صاحب قادیان تشریف لائے اور تعلیمی ادارہ جات کا معائنہ فرمانے کے بعد تحریر فرمایا:

''اسی طرح تعلیمی وظائف پر جن میں مسلم و غیر مسلم طلبہ دونوں برابر کے شریک ہیں 1950 سے 1960 میں اس جماعت نے تیس ہزار روپیہ صرف کیا۔ خود قادیان میں ان کے تین مدرسے قائم ہیں دو مڈل سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے اور تیسرا مولوی فاضل کے نصاب تک'' (رسالہ نگار، ستمبر 1960)

طلباء مدرسہ احمدیہ و تحریک وقف عارضی و دعوۃ الی اللہ::

18 مارچ 1966 کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے تحریک وقف عارضی کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، اس ارشاد کے بعد مدرسہ احمدیہ کے طلباء اس تحریک میں حصہ لیتے رہے۔ ابتداء میں گرمی کی تعطیلات میں صوفی علی محمد صاحب درویش مرحوم کی معیت میں سائیکلوں پر پنجاب کے دیہاتوں کا دورہ کیا جاتا رہا اور ان مسلمانوں کو تبلیغ اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کی جاتی رہی جو کہ تقسیم ملک کے بعد مشرقی پنجاب کے دیہاتوں اور شہروں میں کہیں کہیں باقی رہ گئے تھے اور ان میں سے اکثر نے حالات کی مجبوری اور احساس کمتری کا شکار ہونے کے باعث اسلام کو ترک کر کے دوسرے مذاہب کو اختیار کرلیا تھا۔ اس تحریک کے تحت جموں و کشمیر جانے والے وفود میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء شریک ہوتے۔

جنوری 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دعوۃ الی اللہ کی مہم کا آغاز فرمایا۔ چنانچہ اس میں بھی مدرسہ احمدیہ کے طلباء اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اور اپنی استطاعت و بساط کے مطابق بھرپور حصہ لیتے رہے اور بفضلہ تعالیٰ بہت سی سعید روحوں کو واپس لانے اور ان کی تعلیم و تربیت کرنے میں کامیاب ہوئے

طلباء مدرسہ احمدیہ و خدمت خلق

قادیان و گرد و نواح میں جب کبھی سیلاب آئے یا گجرات یا کشمیر میں زلزلہ آیا یا سونامی کی مصیبت یا اور کوئی ناگہانی مصیبت پیش آئی مخلوقِ خدا کی مدد و امداد کے لئے درویشان کرام و مقامی خدام کے ساتھ ساتھ مدرسہ احمدیہ کے طلباء و اساتذہ پیش پیش رہے۔ جب کبھی مریضوں کو خون کی ضرورت پیش آئی اور جماعتی لوکل انتظامیہ نے مدرسہ کے طلباء کو پکارا وہ فوراً حاضر ہوجاتے رہے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بعض اوقات انتہائی اضطراری حالت میں ہندو، سکھ، عیسائی افراد نے جماعتی لوکل انتظامیہ سے یہ کہہ کر اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے خون کا مطالبہ کیا کہ ہمارے میں سے کسی کے خون کا وہ گروپ نہیں ہے جو ہمارے مریض کی جان بچانے کے لئے فوری درکار ہے۔ اور جماعتی انتظامیہ نے طلباء مدرسہ سے خون دینے کا مطالبہ کیا تو طلباء نے اپنا خون دیا۔

اعتکاف::

مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو ایک اور سعادت جو ہر سال حاصل ہوتی رہی وہ مسجد اقصیٰ و مبارک قادیان میں ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی توفیق ہے۔ ابتداء میں مولوی فاضل کی آخری دو کلاسوں کے طلباء اعتکاف کرتے تھے اور جب نیا نصاب شروع ہوا تو الدرجۃ الثانیۃ والدرجۃ الثالثۃ کے طلباء اعتکاف کرنے لگے اب الدرجۃ السادسۃ جو جامعہ کی آخری کلاس ہے ہر سال اعتکاف کرنے کی توفیق پارہی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اب تو طلباء کی کثرت کی وجہ سے اور مسجد اقصیٰ اور مبارک میں جگہ نہ ہونے کے سبب بعض مسجد ناصر آباد میں اعتکاف کرنا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اساتذہ وطلباء جامعہ سے ملاقات::

2005ء کے اختتامی اور 2006 کے ابتدائی ایام قادیان اور ہندوستان کے احباب جماعت کے لئے انتہائی مبارک اور تاریخی و یادگاری ایام تھے کیونکہ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ قادیان میں رونق افروز تھے۔

2005ء کے جلسہ سالانہ کے اختتام کے صرف تین دن بعد وہ سال یعنی 2006 شروع ہو گیا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ کی تأسیس پر ایک صدی مکمل ہو رہی تھی۔ چنانچہ 12 جنوری کو حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء سے ملاقات فرمائی اور گرانقدر نصائح سے نوازا۔ آپ نے طلباء واساتذہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

''سو سال کے بعد آپ میں ایک نیا جوش پیدا ہونا چاہئے۔'' ☆...... آپ میں سے ہر ایک آٹھ رکعت تہجد باقاعدگی سے ادا کرے۔ ☆...... ہر طالب علم واستاد قرآن مجید کے ایک پارہ کی روزانہ تلاوت کرے۔ ☆...... ہر طالب علم نصاب کے علاوہ زائد کتب کا مطالعہ کرے۔ اپنی معلومات عامہ (جنرل نالج) کو بہت وسیع کرے۔ ☆...... طلباء اخبارات اور رسائل کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ ☆...... ان بزرگان کا نمونہ وقربانی آپ کے پیش نظر رہنی چاہئے جن کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ ☆...... دوسروں کے مالی حالات دیکھ کر یہ قطعاً احساس نہیں ہونا چاہئے کہ آپ کسی سے کمتر ہیں ☆...... طلباء اپنے اوقات درج ذیل تفصیل کے مطابق تقسیم کریں۔

نمازوں کے لئے تین گھنٹے (جامعہ کے تدریسی اوقات کے علاوہ۔ پڑھائی کے لئے چھ گھنٹے کھانے کے لئے دو گھنٹے کھیل کے لئے ایک گھنٹہ۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخی خطاب نے اور اس موقع پر جاری کردہ ہدایات و ارشادات نے جامعہ احمدیہ کی کایا ہی پلٹ دی۔ اساتذہ اور طلباء میں نئی روحانیت اور جامعہ کی تأسیس کے مقاصد کے لئے نیا جوش و ولولہ پیدا ہو گیا۔ انشاء اللہ العزیز اس کے بہتر اور دُور رس نتائج پیدا ہوں گے

جامعہ احمدیہ کی سرائے طاہر میں منتقلی::

مورخہ 13 فروری 2006 کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصراً عزیزاً کے ارشاد کے مطابق خاکسار کو جامعہ احمدیہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ اس وقت تک جامعہ اپنی قدیمی عمارت میں تھا۔ مورخہ 23 مارچ 2006 کو جس روز جماعت کا 117 یوم تأسیس تھا جامعہ احمدیہ قدیمی عمارت سے سرائے طاہر میں منتقل ہو گیا یہ بھی کوئی خاص حکمت الٰہی تھی کہ 2006 میں جامعہ احمدیہ اس عمارت میں منتقل ہوا جب کہ مدرسہ احمدیہ کی تاسیس پر ایک صدی مکمل ہوئی ہے۔

یہ عمارت (سرائے طاہر) مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب حال مقیم امریکہ نے اپنے دادا عبد الرحیم خان صاحب افغان درویش مرحوم اور انہی کے ہم وطن صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ اور اپنے والد خلیل الرحمٰن خان صاحب نیز اپنے افراد خاندان کی طرف سے بطور یادگار وصدقہ جاریہ تعمیر کرائی تھی۔ اور اس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 2005 کے موقع پر فرمایا تھا۔

محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے مورخہ 30 اکتوبر 2006 کو سرائے طاہر میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کے سامنے خطاب فرمایا۔ نیز اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس یادگاری عمارت میں جامعہ احمدیہ جاری ہے آپ نے فرمایا کہ اس تاریخی عمارت کی تعمیر کی نگرانی محترم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن نے فرمائی میں ان کا بھی شکر گزار ہوں

ایک جائزہ::

مدرسہ احمدیہ کی عمر ابھی ڈھائی سال تھی اور وہ ابھی اپنے طفولیت کے دور میں سے گزر رہا تھا جب کہ بعض نادانوں نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے نابود کرنے کی سازش کی تھی۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عظیم احسانات میں سے یہ ایک عظیم احسان ہے کہ آپؓ نے اسے نابود ہونے سے بچا لیا اور اسے ترقیات کے بامِ عروج تک پہنچانے کے لئے وہ سب کچھ کرتے رہے جو آپ کی وسعت و استطاعت میں تھا۔

دوسری طرف غیر مبائعین کے سرکردہ افراد نے مدرسہ احمدیہ کو بند کروانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور بالآخر وہ دن 14 مارچ 1914 کا آیا جب وہ جماعت سے ہی الگ ہو کر قادیان چھوڑ کر لاہور چلے گئے۔

ایک صدی گزرنے کے بعد نتیجہ سامنے ہے::

جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماتحت مبلغین تیار کرنے کا ادارہ (مدرسہ احمدیہ) ہے جس سے اب تک سینکڑوں مبلغین علماء، سکالر، معلمین فارغ التحصیل ہو کر وہ فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمام امت پر لازم قرار دیا تھا۔

اس تبلیغ کا نتیجہ یہ نکلا اور نکل رہا ہے کہ کروڑوں افراد نے احمدیت حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو ملحد مشرک تثلیث کو ماننے والے تھے اب بفضلہ تعالیٰ ایک اللہ کی عبادت کرتے اور توحید باری پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا کرتے تھے کجا یہ کہ اب وہ دن رات آپ پر درود بھیجتے ہیں۔

دوسری طرف غیر مبائعین نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ مدرسہ کی بقا کی ضرورت نہ سمجھی۔ انجام یہ ہوا کہ تبلیغ اسلام تو درکنار اپنے گروہ کا وجود و بقا خطرے سے دوچار ہے۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ::

ہندوستان آبادی کے اعتبار سے دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے تقریباً ایک ارب انسانوں کے اس دیش میں کم و بیش تمام مذاہب و عقیدوں کے لوگ بستے ہیں اتنی بڑی آبادی میں تبلیغ اسلام کوئی آسان کام نہیں ہے متعدد دشواریوں کے باوجود تبلیغ اسلام کا جو سلسلہ سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ شروع ہوا تھا آج بھی بفضلہ تعالیٰ بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل علماء ہندوستان اور ساری دنیا میں اس روح کے ساتھ پیغام اسلام پہنچا رہے ہیں جس کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواہش فرمائی تھی۔

اگر تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل مبلغین ومعلمین کرام وعلماء کی کارکردگی کا ایک جائزہ لیا جائے تو جو کارہائے نمایاں سامنے آتے ہیں ان میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

تقسیم ملک کے بعد ہندو مسلم فسادات کی وجہ سے شمالی ہند میں ماحول انتہائی کشیدہ اور تناؤ سے بھرپور تھا۔ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مبلغین وعلماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ''پیغام صلح'' میں تحریر کردہ اصولوں کے مطابق پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے انعقاد، غیروں کے سرو دھرم سمیلنوں میں شرکت کے ذریعہ فضا کو خوشگوار بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سلسلے میں وہ کشمیر سے کنیا کماری اور مہاراشٹر و گجرات سے لیکر آسام و بنگال تک ہر اس اسٹیج پر تقاریر کے لئے پہنچے جہاں انہیں بلایا گیا اور غیروں نے ان کو بلانے کی اشد ضرورت محسوس کی۔ اپنے پاس سے ہوائی جہاز اور سفر کے اخراجات ادا کئے۔

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کی اکثریت احساس کمتری و احساس محرومی، انتشار اور ضعف کا شکار ہو گئی۔ اور ایک بہت بڑی تعداد اسلام کو ترک کر کے دوسرے مذاہب میں چلی گئی مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مبلغین نے انہیں حوصلہ وصبر سکھلایا۔ ان میں جینے کا ایک نیا جذبہ پیدا کیا۔ اور ان کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی جس میں بفضلہ تعالیٰ انہیں بہت حد تک کامیابی ملی۔

جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عصر حاضر میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ''امام مہدی و مسیح موعود'' بنا کر بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہر مسلمان کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنی ہے۔ مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر عمل کرنے کی نصیحت کی جاتی رہی۔ انہیں سمجھایا کہ ان کی دینی روحانی ترقی و کامیابی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہی سے وابستہ ہے۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مسلمان حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر کے آپ کی جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں یہ حکم دیا تھا کہ {: بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ- (المائدہ:68)}

آپ کی امت کا ہر فرد اس کا ذمہ دار تھا کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن مجید دوسروں تک پہنچائے۔ بفضلہ تعالیٰ مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل مبلغین وعلماء نے ساری دنیا میں اور ہندوستان میں اس ذمہ داری کو ادا کیا اور کر رہے ہیں۔ اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کی ایک صورت یہ تھی کہ قرآن مجید کا ہندوستان کی تمام مشہور زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل علماء نے بعض اور سکالر کے تعاون سے بھارت کی مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ان زبانوں کے بولنے اور سمجھنے والوں تک پہنچانے کی سعادت و توفیق پائی۔ بھارت میں بولی جانے والی درج ذیل زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے:

انگریزی، ہندی، گورمکھی، کشمیری، بنگالی، آسامی، اڑیہ، تلگو، کنڑ، تامل، ملیالم، مراٹھی، گجراتی،

ملک کے اندر اور باہر مخالفین اسلام، اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر شدید قسم کے اعتراضات کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ان کا تسلی بخش جواب دیتے رہے۔ اور ہر غلط فہمی پیدا کرنے والی کوششوں کو اسی وقت ناکام بناتے رہے۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: { وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(ال عمران:105)}

لفظ ''اُمَّۃ'' کی بہت سی تفاسیر اور مفاہیم ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک کا اطلاق یا مصداق جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین وعلماء ہیں جو دن رات خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات و راہنمائی کے مطابق منظم طور پر امر بالمعروف ونھی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف مخالفین احمدیت نے بھی کیا ہے۔ ان میں سے صرف دو آراء درج ذیل ہیں۔

مولانا ظفر علی خان صاحب مدیر اخبار ''زمیندار'' لاہور نے لکھا:

''مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر یک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔'' (ایک خوفناک سازش-مولوی مظہر علی اظہر)

''گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔'' (اخبار زمیندار لاہور دسمبر 1926)

انسائیکلو پیڈیا برٹینکا نے لکھا:

''احمدیہ جماعت ...... کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے ...... ان کے مبلغین ان حملوں کا بھی دفاع کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے اسلام پر کئے ہیں ......''

(ایڈیشن مطبوعہ 1947)

الفضل ما شهدت به الاعداء

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کو اپنے بے شمار فضلوں وانعامات سے نوازتا چلا جائے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مقدس ادارہ سے حضورؑ کی منشاء وخواہشات کے مطابق بکثرت ایسے وجود تیار ہوتے رہیں جو اکناف عالم میں خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں فریضہ تبلیغ و تربیت ادا کرتے چلے جائیں۔ آمین۔ ❀❀❀

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے

میری ملاقات کی حسین یادیں

میرے گھر منموہن آئے

جوانی کے آغاز میں پچیس سال کی عمر میں جماعت احمدیہ چک 332 جھنگ برانچ ضلع لائلپور سے زندگی وقف کر کے قادیان شریف آیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بزرگان اور علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت سے مستفید ہوتا رہا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں آزادیٔ ہند کے نام سے ایک انقلاب آیا میرے دل وجان سے عزیز آقا خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جدا ہو کر ربوہ چلے گئے اور ہم لوگ قادیان میں رہ گئے۔ دَورِ درویشی اور حادثاتِ دہر اور بڑھاپے نے مجھے عبرت نشان بنا دیا۔ آج چھیاسی سال کی عمر، لاعلاج امراض نے بستر علالت پر ڈال رکھا ہے۔ غم و ہم غم گسارِ حیات ہیں۔ سب سے زیادہ روح فرسا دل کا عارضہ ہے۔

اچانک سنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان بھارت تشریف لا رہے ہیں۔ کاش دلّی قادیان میں ہوتی۔ اشتیاق زیارت نے رات بھر بے قرار و بے چین رکھا۔

دیدار تک دے عمر مولا
گو کہ ہوں بیمارِ دل

درویشان قادیان سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ناچیز بندہ کو حضور انور کی کرسی سے ایک کرسی کے بعد بیٹھنے کے لئے جگہ ملی۔ جی بھر کر حضور انور کے مقدس چہرہ کے دیدار کئے۔ حضور اقدس نے مصافحہ کا شرف بخشا دعائیں دیں۔ اس موقعہ کی ایک خوبصورت تاریخی تصویر بندہ کے نصیب میں ملی۔

فیملی ملاقات

درویشان کی ملاقات کے معًا بعد درویش فیملیز کی ملاقات کا پروگرام حضور انور کے دفتر کے ایک بالا خانہ میں رکھا گیا تھا ملاقات میں بندہ سے پہلے ایک درویش کا نام سرِ فہرست تھا۔ لیکن وہ کسی وجہ سے آنہ سکے لہذا اس روز سب سے پہلے بندہ کی 27 ممبروں پر مشتمل فیملی سرِ فہرست آئی۔ کافی وقت میسر آیا۔ خاکسار کو دوسری منزل تک پہنچانے کے لئے کرسی کا انتظام تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کسی غیبی طاقت نے میرے جسم میں نئی زندگی، ایک برقی لہر پیدا کر دی۔ مَیں بغیر کسی کے سہارے کے پھرتی کے ساتھ جلد جلد دو منزلہ عمارت پر جا پہنچا۔ نہ سانس پھولا نہ دل پر دباؤ پڑا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے احمد سے دریافت کیا کہ آپ کے ابا کرسی کے سہارے آئے ہیں؟ اس نے عرض کی کہ خود بخود بغیر کرسی کے سہارے کے آئے ہیں —— حضور پُر نور کی روحانی تاثیر کا یہ پہلا عملی اعجاز تھا۔

مورخہ 10 جنوری 2005ء کو خاکسار کا بیٹا احمد خوشی سے جھومتا، بھاگتا ہوا آیا کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں حیرانی کے عالم میں کھو یا گیا۔ ایک شہنشاہ، امام زمان، خلیفۂ مسیح دوران، ایک ادنیٰ سے مرید وہ بھی مجہول الاحوال درویش کے جھونپڑے میں تشریف لا رہے ہیں یہ فلکِ کہن کی ستم ظریفی ہے۔

اور سچ مچ حضور پُر نور نہایت سادگی سے ایک شفیق مہربان باپ کی مانند گھر میں تشریف فرما ہوئے

وہ نورِ مجسم ، نور کا مخزن
مستک ان کا نور برسائے
نینوں میں اک چمک نیاری
ادھروں سے وہ مَر ٹپکائے
چندر مُکھ پہ نور تجسم
برسیں پھول وہ جب مسکائے
جاگے میرے بھاگ ابھاگے
میرے گھر من موہن آئے

تاریخ احمدیت میں یہ نیا سنہری باب کھلا ہے کہ کوئی خلیفۂ احمدیت بلا لحاظ عام و خاص تمام احمدیوں کے گھروں میں تشریف لے گیا ہو۔ اور ان گھروں اور ساکنین کو برکت بخشی ہو خاکسار نے حضور کو بالا خانے کا وہ مقام دکھایا جہاں 1947ء میں پولیس نے ایک احمدی کو گولی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا تھا۔ حضور نے بچوں سے مختلف سوالات پوچھے قلم اور مٹھائی عنایت فرمائی۔ الحمدللہ۔

رازِ حقیقت

عالم روحانیات میں یہ ایک بین حقیقت ہے کہ امام وقت اپنے زمانے کا امام، قوت مؤثرہ کا مالک، ایک ہی نراشنس، طٰہٰ، کامل القویٰ، مردِ ز ہوتا ہے دیگر سبھی لوگ بمنزلہ مادہ، قوتِ متاثرہ کے ہوتے ہیں۔ اور پورے طور پر امام وقت کی صحبت میں آکر حسب استعداد ذاتی اس کی قوتِ مؤثرہ کی گرمی سے روحانی فیوض حاصل کرتے ہیں اور وہی نافع الناس وجود ثابت ہوتے ہیں کیونکہ امام وقت ہی ایسا وجود کامل ہے جو۔

اَنتر یامی ، گیانی ، دھیانی
انتر کی وہ میل مٹائے
جیو ، ایش میں مادھیم موہن
جیو کو ایش سے وہی ملائے
اپنے یُگ کا امام ہے یکتا
دنیا اس سے فیض ہے پائے
چرنوں میں جو شرن ہے پاتا
وہی موکش مکتی کو پائے

خوشیوں کا وقت ایک سہاونے خواب کی مانند ہوتا ہے جس کی تعبیر بیداری پر کھلتی ہے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام قادیان ایک سنہری خواب تھا جس کی تعبیر حضور کے الوداع پر کھلی۔ جب حضور قادیان تشریف لائے تب بھی آنکھیں خوشی سے آنسو برسا رہی تھیں جب حضور الوداع ہوئے تب بھی آنکھیں غمِ ہجرت کے غم آلود آنسو ٹپکا رہی تھیں۔ میرے زخمی دل نے حضور سے التجا کی۔

ایک ہی مَن تھا میرے موہن
نچھاور کر بیٹھی ہوں گوالن
وِرہا جوالا بھڑکے تِن مَن
اشرُو دھارا برسے چھم چھم
درشن دینے جلدی آئیو
نین بچھے راہوں میں پیتم
خورشید کی دنیا مظہر احمد
صلی اللہ علیہ وسلم

(خورشید احمد پربھاکر درویش، ہندی، قادیان)

❀❀❀

میرے یادگار لمحے

مکرمی ومحترمی ناظر اعلیٰ صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے خاکسار کو ایک مکتوب موصول ہوا کہ صوبائی امیر سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نئی دہلی آمد کے موقع پر بغرض استقبال دہلی آئیں۔ اس اطلاع کے ملنے کے بعد میں نے فوراً محترم ناظر اعلیٰ صاحب مدظلہ العالی سے یہ درخواست کی کہ مجھے اور میرے اہل وعیال کو بھی اس مبارک موقع پر شامل ہونے کیلئے اجازت دی جائے اور احمدیہ مسلم مشن دہلی میں ہی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات کے لئے موقع دیا جائے

خاکسار اپنی بیوی بیٹے کے ساتھ 10 دسمبر 2005 کو نئی دہلی پہنچا اور احمدیہ مسلم مشن دہلی میں بزرگان قادیان سے ملاقات کی یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ 11 دسمبر 2005 کی صبح 9 بجے ہم لوگ جماعتی انتظام کے تحت ہوائی اڈے پر پہنچے اس موقع پر مرکز کے بزرگان کے علاوہ کئی صوبائی امراء اور زونل امراء موجود تھے ان کے ساتھ ہوائی اڈے پر پہنچے۔ میں اپنی دلی کیفیت بیان نہیں کر سکتا جب ہم لوگ ہوائی اڈے پر پہنچے تو بس ہر وقت EXIT دروازے پر ہی نگاہ ٹکی ہوئی تھی اور جب میرے دل وجان سے پیارے آقا اس EXIT دروازے سے باہر تشریف لا رہے تھے تو ایسا محسوس ہوا کہ دل و جان اسی طرف کھچا چلا جا رہا ہے ہم لوگ قطار میں کھڑے ہوئے تھے اور تیسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ بخشا اس پہلی ملاقات کی یاد میرے دل میں آج بھی اسی طرح تازہ ہے اور جب ایم ٹی اے پر کبھی وہ پروگرام نشر ہوتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ ہم ابھی ابھی شرف مصافحہ سے فارغ ہوئے ہیں ایک ایسی پُر کشش روحانیت سے پُر جن کے چہرۂ مبارک سے روحانیت کی کرنیں پھوٹ رہی ہوں ان سے نظریں ملانا کم از کم میرے لئے ممکن ہی نہیں ہو رہا تھا۔

پھر خدا کے فضل واحسان کے ساتھ مجھے میری بیوی اور میرے بیٹے ڈاکٹر نور فہد شریف کو سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں پہلی بار نئی دہلی کی مسجد میں نماز ظہر وعصر ادا کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ پھر یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان تھا کہ 6.45 بجے شام کو خاکسار و خاکسار کی اہلیہ صوفیہ شریف صاحبہ اور خاکسار کے بیٹے ڈاکٹر نور فہد شریف کو احمدیہ مسلم مشن دہلی کے ملاقاتی کمرہ میں اپنے دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات وشرف مصافحہ حاصل ہوا۔ اس وقت دل کی ایک ایسی کیفیت تھی کہ اپنے دل وجان سے پیارے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چہرہ مبارک کی طرف نظر نہیں اٹھ رہی تھی کیونکہ اس وقت میں بہت جذباتی ہو رہا تھا پھر میرے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے تھام لیا اور فرمایا آیئے بیٹھ کر باتیں کریں۔ مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ میں اپنے دل وجان سے پیارے آقا کے سامنے بیٹھا ہوں اور یہی کیفیت میرے بیوی و بیٹے کی تھی۔ پھر سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سامنے میں نے صوبہ بہار کی جماعتی کارکردگی کا مختصر تحریری خاکہ پیش کیا جسے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت قبول فرمایا اور پھر میری درخواست پر صوبہ بہار میں نومبائعین جماعتوں میں تعمیر مسجد وتربیتی شیڈ کی سہولت کی اشد ضرورت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھیں کہ میرے پیارے حضور نے از راہِ شفقت بہار کی چار نومبائعین جماعتوں میں تعمیر مسجد اور تربیتی شیڈ کی منظوری مرحمت فرمائی۔

اس موقع پر مکرم ومحترم ناظر اعلیٰ صاحب مدظلہ العالی کی شفقت نہیں بھول سکتا جب آنمحترم نے خاکسار و خاکسار کی اہلیہ کا سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بڑی ہی شفقت و پیار کے ساتھ تعارف کروایا جس پر حضور نے ماشاء اللہ فرمایا۔ پھر حضور نے میرے بڑے بیٹے نور فہد شریف سے یہ فرمایا کہ تم MS کیوں نہیں کرتے پھر اس دن کے بعد میرے بیٹے کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ تبدیلی کی کہ وہ MD کی بجائے MS میں داخلہ کے خواہش مند ہوگئے۔ اور محض اللہ تعالیٰ نے میرے پیارے آقا سیدنا حضور پُر نور کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات کو اس طرح پورا کر دیا کہ آج میرا بیٹا MS کے پہلے سال میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ میں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے دونوں بیٹوں عزیزم طارق شریف عزیزم فاتح شریف کے سلسلہ تعلیم کے لئے دعا کی درخواست کی۔ یہ حضور انور کی دعاؤں کا ہی ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم طارق شریف نے ایم ایس سی کا امتحان دیا اور عزیز فاتح شریف 6 سمسٹر انجینئرنگ کا امتحان دے چکے ہیں۔ یہ سب تحریر کرنے کا میرا مدعا یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے دل و جان سے پیارے آقا کی دعاؤں کے طفیل ہی نوازا ہے۔ حضور سے اس ملاقات کی یاد دل و دماغ میں ہمیشہ تازہ رہتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیسرا موقع خاکسار کو ملاقات کا یہ عطا کیا کہ مجلس مشاورت کے دن سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق مجلس مشاورت کے پہلے

اجلاس میں حضور کی معاونت کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک مبارک موقع عطا فرمایا۔ اور اس موقع کو میں کبھی نہیں بھول سکتا احمدیہ مشن دہلی میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اور میرے بیٹے اور میری اہلیہ کو ایک ساتھ فوٹو گرافی کرنے کا بھی موقع عطا کیا اور وہ فوٹو میرے میز پر ہمیشہ آنکھوں کے سامنے سجی رہتی ہے۔ جس سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کی ہوئی ملاقات کی یاد ہمیشہ تازہ رہتی ہے۔ پس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلی لگاؤ میں اور بھی شدت پیدا کرے اور خلیفۂ وقت سے ہم لوگ اسی طرح پیار کرتے رہیں۔

(شریف عالم صوبائی امیر بہار)

❀❀❀❀

چند ہی سوالات میں ہمارے پورے حالات معلوم کر لینا یہ حضور کا ہی کام ہے

خاکسار مع فیملی مورخہ 21 دسمبر 2005 کو قادیان پہنچا۔ حضور پر نور سے ملاقات کی تڑپ لیکر دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس وقت حضور پر نور بہشتی مقبرہ تشریف لائیں گے۔ فوراً ہم دوسرے عشاق کے ساتھ پیاسی نگاہوں کو راہ پر بچھائے ہوئے قطار میں کھڑے ہو گئے۔ قلیل انتظار کے بعد وہ نورانی وجود نمودار ہوئے ہر ایک پر سلام کے پھول نچھاور کرتے ہوئے ہر ایک کے نگاہ سے گزار کر دل تک اترنے والی بھری نظر ڈالتے ہوئے شاہانہ قدم تیز تیز اٹھاتے ہوئے گزرنا ہی تسکین قلب کا موجب ہوا۔ دعا کے بعد واپسی پر بھی دیکھا کہ رعب تو فاتح سپہ سالار کی طرح ہے مگر پیار کی اک نگاہ سے ہی عاشقوں کے من موہ لیتے ہیں۔ یہ سلسلہ ہر نماز میں اور دارالامان کی گلیوں میں بار ہا جاری رہا۔ ایک روز اچانک شاہ قادیان بغیر خاص پہرے داروں کے مسجد مبارک کے گیٹ پر ظہور فرما ہوئے۔ اس وقت وہاں کھڑے ہوئے چند گنتی کو لوگوں میں ایک خاکسار بھی تھا۔ کچھ حضور کو تکنے کا موقع مل گیا۔ اس کے علاوہ ایک اتفاق ایسا بھی ہوا کہ خاکسار کا نام ملاقات کی فہرست سے کٹ جانے کے افسوس میں نظارت علیاء کی سیڑھی پر ہاتھ دھرے کھڑا تھا اچانک حضور پر نور باہر طلوع فرما ہوئے اور سب پر سلام کی کرنیں بکھیر دیں اور ہمارے درمیان سے ہو کر باہر تشریف لے گئے۔ بعدہ فیملی ملاقات کا موقع مل گیا چند ہی سوال سے ہماری جامع حالات معلوم کرنا حضور کا ہی کام ہے۔ عید کے روز میرے بچوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرنے پر مسجد مبارک کے سامنے حضور کا توقف فرمانا ہلکی آواز کے ساتھ ہنسنا ایک عجیب نظارہ تھا۔ خاکسار چونکہ کیرلہ ہاؤس میں مع فیملی ٹھہرا ہوا تھا اس لئے جب حضرت صاحب معائنہ کیلئے تشریف فرما ہوئے تو ایک نادر موقع فیملی ملاقات کا اور گفتگو کا ہاتھ آیا اس دوران کمال شفقت سے خاکسار کے بچے پر ہاتھ لگا کر بخار دیکھتے ہوئے خاکسار کو تسلی دی۔ بس میرا یہی تاثر ہے کہ وہ وجود نُور ہی نُور ہے۔ لفظ لفظ وزنی ہے ہر ادا ان کی قابلِ تقلید ہے۔

(غلام احمد اسماعیل مبلغ سلسلہ)

❀❀❀

مَیں نے میٹنگ والے دن روزہ رکھا

خدا تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ ایک بار پھر خلیفۃ المسیح قادیان تشریف لائے اور ان کے دیدار سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی قادیان میں آمد پارٹیشن کے بعد کسی خلیفۃ المسیح کی پہلی بار آمد تھی۔

2005ء میں جیسے ہی معلوم ہوا کہ حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قادیان آنے کا طے ہو گیا تو دل خوشی سے بھر گیا اور 15 دسمبر آنے کا شدت سے انتظار ہو گیا۔ ایک الگ سی کیفیت تھی جس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے مجھے تو خاصکر حضور کی آمد اور ملاقات کی انتظار تھی کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے وقت خود کی بھی عمر کم تھی اور گود میں چھوٹی بچی جس کی وجہ سے حضور کی زیارت زیادہ نہ ہو سکی اور یہ کہ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد مرحوم مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش کے ہاں تشریف لائے تو ان کے پیچھے کافی لوگ گھر میں جمع ہو گئے گھر میں ہونے کی وجہ سے میں نے بڑی شال پہنی ہوئی تھی تصویریں کھینچنے والے غیر تھے اس وجہ سے میں پیچھے رہی جلدی میں یہ دھیان نہ رہا کہ برقعہ پہن لوں۔ اس کا افسوس مجھے تب سے تھا جب بھی آپ رحمہ اللہ کی بات ہوتی مجھے بہت افسوس ہوتا کہ میں باوجود اس کے کہ حضور میرے گھر تشریف لائے لیکن پردے کی وجہ سے میں محروم رہی۔ جب بھی باقی گھر والوں کی حضور رحمہ اللہ کے ساتھ تصاویر دیکھتی تو یہ غم تازہ ہو جاتا لیکن حضور کی آمد کا سن کر بہت خوشی ہوئی کہ اس بار یہ موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دوں گی۔ اور جہاں کہیں موقعہ ملے گا حضور ایدہ اللہ کو دیکھنے کے وہاں پہنچوں گی۔ خدا کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اس نے میری دلی مراد پوری کی اور جو خلش خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے وقت سے تھی اس کو مٹانے کا موقع فراہم کیا۔

حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آنے کی خبر جب پکی ہو گئی تب سے قادیان میں وقار عمل اور دیگر مساعی اور تنظیمات کی طرف سے تیار ہونے والے پروگراموں کی تیاری سے ہی ماحول میں حضور انور کی آمد کا احساس ہوتا تھا اور خیال آتا کہ ابھی ایسا ماحول ہے تو جب خلیفۂ وقت ہمارے قادیان میں نزول فرما ہونگے تب کا احساس کیا ہوگا۔

آخر 15 دسمبر کو وہ گھڑی آ گئی میٹنگ کر کے مرکزی عاملہ کو بتا دیا گیا کہ ممبرات لجنہ و ناصرات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں ظہر کی نماز کے بعد جمع ہونا ہے۔ لجنہ کی ممبرات کی قطار بندی اور نظم و ضبط کے لئے ڈیوٹی مقرر کر دی گئی۔ عاجزہ کی اس دن ڈیوٹی یہ تھی کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے اندر داخل ہونگے تو ان کی سیکیورٹی کے لئے جو حفاظتی گھیراؤ ہوگا اس میں حضور انور کے بائیں طرف ساتھ ساتھ عورتوں کے احاطہ میں چلنا تھا بار بار پتہ کروایا جاتا کہ اب حضور انور کی آمد پر کتنا وقت ہے ایک عجیب سا احساس تھا اور ایک روحانی منظر، تمام لجنہ و ناصرات پر سکون نظم و ضبط سے حضور انور کے انتظار میں قطاروں میں کھڑی تھیں اس دن نظم و ضبط کی ڈیوٹی والیوں کو بالکل مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ہر ایک خود نگران تھا اس بات کا کہ ہم نے وقار سے کھڑے ہونا ہے تبھی حضور انور کی زیارت صحیح ہو گی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعلیم الاسلام میں تشریف لائے صدر لجنہ بھارت نے پھولوں کا گلدستہ آپ کی خدمت میں پیش کر کے آپ کا استقبال کیا میں حضور انور کی بائیں جانب تھی آپ نے گلدستہ پکڑ کر پھر میری طرف کیا اور میں نے پورے وقت وہ گلدستہ ہاتھ میں رکھا۔ حضور انور تمام لجنہ کی قطاروں کے سامنے سے گزرے اور چند منٹ ناصرات کی بچیوں کے پاس از راہ شفقت کھڑے ہوئے جو اس وقت ترانہ پڑھ رہی تھیں اس کے بعد آپ عورتوں کے احاطہ سے باہر تشریف لے گئے یہ سارا وقت ایک عجیب سا منظر تھا اور یقین نہیں آ رہا تھا کہ خلیفہ وقت ہمارے درمیان ابھی موجود تھے۔

یہ خدا کا خاص فضل تھا کہ مرکزی عاملہ لجنہ کی ممبر ہونے کے ناطے عاجزہ کو سیکیورٹی کی ڈیوٹی حضور انور دینے کا خاص موقعہ ملا ہر نماز سے پہلے دالان حضرت اماں جانؓ میں جہاں سے حضور نماز ادا کرنے کے لئے مسجد مبارک جاتے وہاں ڈیوٹی دینے اور نماز کا موقع ملا اور بہت ہی قریب سے آپ کو دیکھنا نصیب ہوا۔ اور ایک دو دفعہ حضور نے بات بھی کی۔

جلسہ گاہ مستورات میں بھی اسٹیج پر سیکیورٹی کی ڈیوٹی کی وجہ سے بہت قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اکثر معلوم ہوتا کہ اس وقت حضور انور بہشتی مقبرہ تشریف لا رہے ہیں تو وہاں انتظار میں کھڑی دوسری مستورات کے ساتھ شامل ہو جاتی۔

عاجزہ کی انفرادی ملاقات کے بارے میں معلوم ہوا کہ اب وقت نہیں لیکن بہت کوشش کے بعد وقت ملا میں اپنی بڑی بہن کے ساتھ ملاقات کے لئے گئی۔ پر میرے منہ سے تو بات نہ نکلے میری بہن نے میری مشکلات کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا کہ لکھ کر بھجوا دیں دو منٹ کی سب کی ملاقات تھی پر ہم نے اس سے زائد وقت لے لیا اور خود ہی باہر آ گئے کسی نے کہا نہیں کہ آپکا وقت ختم ہے بہت خوشی ہوئی کہ ملاقات کی امید نہ تھی پر ہو گئی۔

پھر معلوم ہوا کہ حضور انور سب کے گھروں میں تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے بھی گھر کی اچھی طرح صفائی کروائی کہ نہ جانے کس دن حضور انور تشریف لائیں۔ جس دن صفائی خاص حضور انور کی آمد کی وجہ سے مکان کی کروائی اسی دن آپ تشریف لائے ہوا یوں کہ پتہ چلا کہ آپ پریس سے نکلکر گراؤنڈ سے ہوتے ہوئے بہشتی مقبرہ جانے والے ہیں لیکن اچانک پتہ چلا کہ آپ احمدیہ کالونی میں داخل ہوئے ہیں اس وقت میری بیٹی عزیزہ مریم صدیقہ وقفِ نو سکول سے آئی تھی۔ جلدی سے اس نے اسکول ڈریس بدل ڈالا اور میں نے ابھی صحیح طرح برقعہ بھی نہیں باندھا تھا کہ آپ ہمارے گھر کے میں صحن میں داخل ہوئے چونکہ کالونی کا یہ پہلا مکان تھا حضور انور کے ساتھ کیمرہ مین اور ایک سیکیورٹی والے بھی داخل ہوئے۔ میری بہن ان کے بچے اور میرے ماموں مامی بھی گھر میں موجود تھے سب تصویر کے لئے کھڑے ہو گئے میں نے غیر مردوں کی وجہ سے منہ سے نقاب نیچے نہ کیا اور صحیح طریق سے کھڑی نہ ہوئی تھی کہ حضور انور کے کیمرہ مین نے تصویر کھینچ دی اور حضور انور واپس تشریف لے جانے لگے اور تقریباً گیٹ تک پہنچ گئے میں نے رونی صورت بنا کر بہن سے کہا کہ میری تو تصویر ہوئی ہی نہیں اور بیٹے کو اپنا کیمرہ لانے کمرے میں بھیجا میں نے اپنی بات دو تین مرتبہ دہرائی یہ بات حضور انور نے سن لی اور از راہ شفقت واپس تشریف لائے اور اس رخ پر کھڑے ہوئے کہ وہاں کسی مرد کی نظر نہیں پڑ سکتی تھی میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور تصویر بھی ہو گئی۔ وہ دن بہت خوشی کا دن تھا کہ خلیفہ وقت کے قدم ہمارے مکان پر پڑے یہ سب خلافت کی برکت ہے ورنہ دوسرے مذاہب میں ایسی نعمتیں کہاں

دوسرے دن حضور انور میری بہن کے گھر تشریف لائے جیسے پتہ چلا میں اور میرے بچے وقت سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور ہم نے ملکر ترانہ بھی پڑھا وہ لمحہ بھولتا نہیں ہے کہ ہم نے ترانہ روتے روتے پڑھا جو کہ خوشی کا رونا تھا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور دریافت فرمایا کہ یہ سب پڑھنے والے ایک ہی گھر کے ہیں؟ میری بہن نے چیزوں کو تبرک کروایا بھائی نے زیادہ سے رومال تبرک کرنے کے لئے دیئے تو آپ نے فرمایا دوکان کھولنی ہے؟ میری بہن باری باری چیزیں تبرک کروانے کے لئے لا رہی تھی میں نے کہا کہ حضور کو پریشان نہ کرو تو آپ نے فرمایا میں تو نہیں ہو رہا مجھے دیکھکر آپ پریشان ہو رہی ہیں۔ بہت ہی مسکراتے ہوئے حضور انور نے ملاقات فرمائی۔ سب کے ساتھ علیحدہ علیحدہ فیملیز کی تصاویر کھچوانے کے لئے از راہ شفقت کھڑے رہے۔ جب حضور ہمارے گھر تشریف لائے تھے تو اس دن میرے میاں کام سے دہلی گئے تھے میری بہن نے میرا تعارف کروایا کہ یہ شادی شدہ ہیں اس بات کو بعد میں یاد کر کے ہم بہت مسکراتے۔ جب بہن کے گھر حضور انور تشریف لائے تو میرے میاں بھی اچانک ڈیوٹی سے آ گئے اور ہماری علیحدہ تصویر ہوئی۔ بیٹے عزیزم تصور احمد حافظ کلاس نے کئی مرتبہ آپ سے ملاقات کی تو آپ نے اسے پہچان لیا اور ہماری گروپ تصویر کے وقت فرمایا آیئے حافظ صاحب اور اس کی گردن پر ہاتھ رکھا۔ بیٹی عزیزہ مریم صدیقہ وقفِ نو کو دیکھکر پہچان لیا کہ تم سے تو روز ملاقات ہوتی ہے اور تم نے کلاس وقف نو میں تقریر بھی کی تھی۔ کیونکہ عزیزہ کی ڈیوٹی حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے گھر تھی اس لئے وقتاً فوقتاً ملاقات کا موقعہ مل جاتا تھا۔

جب حضور انور ذیلی تنظیموں کا جائزہ لے رہے تھے اور مرکزی عاملہ کے ساتھ میٹنگ کر رہے تھے تو ایک عجیب سا ڈر تھا کہ میں سیکرٹری تعلیم بھارت ہوں نہ جانے کیا سوال پوچھیں گے اور میں کیا صحیح جواب دے پاؤں گی۔ جن کے ساتھ میٹنگز ہو چکی تھیں ان

سے سننے مین آ رہا تھا کہ سخت میٹنگ ہو رہی ہے میری تو جان سوکھ رہی تھی اور میں نے میٹنگ والے دن روزہ بھی اس نیت سے رکھا کہ حضور میرے سے جو دریافت فرمائیں میں اس کا تسلی بخش جواب دے سکوں اور حضور مسکراتے ہوئے مخاطب ہوں۔ اپنی باری تک مجھے پتہ نہیں حضور انور نے میرے سے پہلے بیٹھی سیکرٹریز سے کیا کہا میں تو منہ میں دعائیں کرتی اپنی باری کے انتظار میں تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے میری دعا قبول کی حضور نے جو دریافت فرمایا میں نے صحیح جواب دیا آپ نے فرمایا کتنی لجنہ نے امتحان دیا؟ میں نے بتادیا۔ پھر پوچھا آپ نے دیا؟ میں نے عرض کی کہ مجھے پرچہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صدر اور تمام عاملہ کا امتحان دینا ضروری ہے ۔

میری باری گزرنے کے بعد میری جان میں جان آئی کہ میں تو کتنا ڈر رہی تھی لیکن حضور تو مسکراتے ہوئے مخاطب ہوئے۔ خدا کا فضل ہے کہ جو کمی خلیفہ رابع کے وقت رہ گئی تھی وہ دلی خواہش میری پوری ہوگئی۔

(طیبہ صدیقہ ملک، صدر لجنہ اماء اللہ قادیان، اہلیہ مکرم منور احمد ناصر، بنت مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش مرحوم)

❀❀❀❀

حضور نے میری درخواست پر میرے گھر کا نام رکھا

جلسہ سالانہ کی آمد آمد تھی گھروں میں بہت مصروفیت تھی سردی زیادہ اور اتنے ہی زیادہ مہمانوں کی آمد کا اطلاع تھی۔ بہت فکر تھی کہ مہمان آئینگے تو خدا کے فضل سے جگہ کی تو کوئی کمی نہیں مگر سردی اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ مہمان کو اگر آرام دہ بستر نہ پورے ہو پائے تو مہمان ٹھٹھر جائیں گے کیونکہ یہاں کی سردی کی ان کو عادت نہیں ہوتی ہے اس لئے کافی بستر بنائے جن کو بعد میں رکھنے اور سنبھالنے میں جگہ کم پڑ گئی۔ میرے شوہر اور میں پوری طرح تیار تھے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خاطر اگر ہمیں باتھ روم میں سونا پڑے گا تو ہم سو جائیں گے کیونکہ مجھے یاد ہے 1991 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تھے تو میرے والد صاحب مرحوم اور والدہ محترمہ نے باورچی خانہ میں پُرانے کوٹ وغیرہ اوڑھ کر رات گزاری تھی۔ مہمان نوازی کے اس جذبہ کو دیکھکر اس سے کچھ ہم نے بھی حصہ لیا اور یہ محض اللہ کا فضل ہے کوئی فخر کی بات نہیں۔

جلسہ میں ہر سال میری تینوں بیٹیاں ڈیوٹیاں دیتی ہیں ۔ میری بہن نے کہا کہ قانتہ! تاریخی جلسہ ہے ڈیوٹی سے محروم نہ رہو۔ میں نے اپنا نام نظم و ضبط میں لکھادیا ۔ کیونکہ ڈیوٹی کی وجہ سے وقت کی پابندی ہوگی، نہیں تو گھر کے کام ختم نہیں ہوتے پھر معلوم ہوا کہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت نے مرکزی دفتر میں کام کرنے والی ممبرات کی ڈیوٹی سیکیورٹی میں رکھی ہے تو خوشی کی حد نہیں رہی ۔ کیونکہ مہمان تو جس دن حضور انور کی واپسی ہوئی تب تک رہے میرے ذہن میں تھا کہ گھر کے کاموں کی وجہ سے نہ ہی گھر سے نکل پاؤنگی اور نہ حضور انور کی زیارت زیادہ ہو پائیگی مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے سیکیورٹی کی ڈیوٹی کی وجہ سے اس قدر حضور انور کی زیارت ہوئی کہ گننا مشکل ہے پہلے تو رات کو باہر نکلنے سے بہت ڈر لگتا تھا خاص کر اپنے گھر کے صحن میں مگر خدا کا فضل ہے کہ ایک جنون تھا ڈیوٹی ادا کرنے کا فجر سے پہلے میں گھر سے نکلتی سڑک پر کبھی کوئی بھی نہیں ہوتا تھا اور اگر ہوتا تو دھند سے نظر نہیں آتا تھا میں اکیلے بیوت الحمد کالونی کے پیچھے سے مسجد مبارک جاتی تھی سمجھ نہیں آتا تھا کہ ڈر کہاں گیا۔ جہاں میں یہ سوچتی کہ میں حضور کو زیادہ دیکھ نہ پاؤنگی مگر خدا کے فضل سے بیت الدعا کے باہر کے دروازہ پر میں کھڑی ہوتی تھی اور حضور انور ہمارے سامنے سے آتے تھے بھی تھے اور واپس تشریف لے کر جاتے۔ اس کے علاوہ ظہر اور مغرب و عشاء میں بھی ایسا ہی ہوتا اور جب حضور انور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھانے لگے تو بھی یہی کوشش رہی کہ حضور انور کے پیچھے نماز پڑھتے جائیں ۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے گھر کا کام اور مہمان نوازی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ بلکہ پہلے سالوں سے زیادہ مہمان خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

جلسے کے چھ مہینے پہلے ہم اپنے نئے گھر میں شفٹ ہوئے تھے اس سے دو مہینے پہلے میری والدہ صاحبہ کی وفات ہوگئی تھی جس کی وجہ سے میرے اور میرے خاوند کے دل میں دکھ تھا کہ والدین ہمارے نئے گھر پر نہیں آسکے۔ میری والدہ صاحبہ کافی بیمار تھیں نظر آرہا تھا کہ اب ان کے دن کم رہ گئے ہیں یہی خواہش تھی کہ وہ کیسے بھی ہمارے گھر آئیں مگر یہ نہ ہو پایا ہمارے دل میں یہ درد گھر کر گیا تھا مگر جب اچانک سنا کہ حضور انور ہمارے روحانی باپ ہمارے گھر تشریف لا رہے ہیں تو خوشی کی انتہا نہ رہی کہ چلو جسمانی والدین نہیں روحانی باپ ہمارے پاس آرہے ہیں۔

جب حضور انور تشریف لائے اور ہمارے ساتھ والے گھر میں تھے تب ہم نے ترانہ پڑھنا شروع کیا۔

اے زمین مبارک تیرے پاسباں کا آنا
چشم فلک نے دیکھا ایک دن چڑھا سہانا

جب حضور انور گھر کے اندر تشریف لائے تو ہم یہ شعر پڑھ رہے تھے:

دل راہ میں بچھائے ہم خاک میں پڑے ہیں
ہم پھر سے جی اٹھیں گے اک بار مسکرانا

اور ہم سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضور انور اندر آتے ہی فرمانے لگے اچھا یہ پڑھنے والے سبھی اسی گھر کے ہیں۔ کہا جی حضور ۔ اس کے بعد میری درخواست پر میرے گھر کا نام ’’بیت امن‘‘ رکھا۔ الحمد للہ

(قانتہ صدیقہ اہلیہ مکرم منیر احمد مالاباری۔ بنت مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان مرحوم)

❀❀❀❀

حضور ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے ترانہ پڑھنا شروع کردیا

حضور انور کی آمد سے پہلے ہمیں لجنہ کی طرف سے ترانہ پڑھنے کے لئے دیا گیا تھا یہ ترانہ ہم نے حضور کی آمد پر پڑھنا تھا۔ میں اور میری ساتھیوں نے اس ترانہ کی تیاری بہت کی تھی۔ اور جب حضور عورتوں کی جگہ میں تشریف لائے تو ہماری خوشی کا کوئی حساب نہیں تھا۔ یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ مبارک گھڑی آگئی ہے کہ جب ہم اپنے پیارے آقا کو اپنے اتنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اور جب حضور اندر تشریف لائے تو دوسری ترانہ پڑھنے والیوں نے ترانہ پڑھنا شروع کر دیا اور ہمارے پڑھنے کا نمبر 3 تھا۔ جب تک ہمارا نمبر آتا تب تک حضور جا چکے تھے مجھے اس بات کا بہت افسوس ہوا کہ یہ وہ سنہرا موقع تھا کہ میں حضور کے سامنے کچھ پڑھوں لیکن یہ موقع میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ لیکن میری یہ خواہش اس طرح اور اتنی جلد پوری ہوگی مجھے پتہ نہیں تھا۔ جب حضور انور نے قادیان کے گھروں میں جانا شوع کیا تو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ حضور ہمارے گھر بھی آئینگے ۔ اور ہمارا گھر بھی بابرکت ہو جائے گا اور جب ہمارے پیارے آقا ہمارے گھر پر تشریف لانے ہی لگے تھے تو اس سے پہلے میرے گھر والوں نے کہا کہ ہم تمہارا والا ترانہ پڑھتے ہیں جو تم پڑھ نہ سکی تھی جب حضور انور ہمارے گھر میں تشریف لانے ہی والے تھے تو ہم نے ترانہ پڑھنا شروع کر دیا وہ ایسا پل تھا کہ ہم سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ۔ حضور انور اندر آتے ہی فرمانے لگے اچھا یہ پڑھنے والے سبھی اسی گھر کے ہیں۔ ہم سب نے کہا جی حضور۔ حضور کے گھر میں آنے کی بے حد خوشی تھی ۔ لیکن گھر میں اتنے لوگ تھے کہ میں حضور سے کچھ کہہ نہ سکی۔ میں نے اپنی امی سے کہا کہ آپ حضور سے کہیں کہ میرے سر پر ہاتھ رکھیں اور کوئی چیز اپنے دستِ مبارک سے مجھے عطا کریں ۔ میری امی بھی حضور کے احترم میں کچھ نہ کہہ سکیں اس بات کا مجھے افسوس بہت ہوا۔ میرے گھر میں دو لیڈیز مہمان ایسی تھیں جن کی ملاقات اسی دن آدھے گھنٹے بعد تھی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو تو میں اور میری بہن ان کے ساتھ چل پڑے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو کئی لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کا نام تو لسٹ میں نہیں ہے جس کی وجہ سے آپ حضور سے مل نہیں پائینگی ۔ میں تو گھر سے ہی سوچ کر گئی تھی کہ اگر موقع ملا تو ٹھیک ہے نہیں تو اپنی بہن کے ساتھ واپس گھر آجاؤنگی ۔ جب ہمارے مہمانوں کی باری آئی تو اس وقت نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا اس لئے بہت جلدی ہونے لگی اور اسی وقت جب ہمارے مہمانوں کی باری آئی تو میری آنٹی پتہ نہیں کہاں چلی گئیں اور میں اور ان کی بیٹی حضور کے پاس چلے گئے اور بعد میں میری بہن اور آنٹی آگئیں مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ مجھے دوبارہ موقعہ ملا ہے اور پھر حضور نے قبل اس کے کہ میرے ساتھ آئی ہوئی مہمان عورتیں کچھ کہیں حضور نے خود ہی اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھ دیا اور ایک Pen اپنے دستِ مبارک سے مجھے عطا کیا۔ یہ حضور کی برکت اور خدا کا فضل و احسان ہے کہ میری ساری خواہشات پوری ہوگئیں فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ ذالک۔

(طاہرہ شاذیہ بنت منیر احمد قادیان)

❀❀❀❀❀

حضور انور کے قریب پہنچا تو جی بھر کر دیکھ بھی نہ سکا

تقریباً تین سال پہلے کا واقعہ ہے کہ جب خاکسار قادیان میں پڑھ رہا تھا ایک خواب میں حضور انور کو قادیان جامعۃ المبشرین گیسٹ ہاؤس نمبر 3 میں دیکھا ۔ یہ حضور انور کے قادیان آنے کی خبر ملنے سے پہلے کی بات ہے۔ تب خاکسار نے یہ خواب کئی لوگوں کو سنایا اور جب سے حضور انور کو خواب میں دیکھا تو اور بھی دلی خواہش پیدا ہوگئی کہ اپنی زندگی میں حضور انور کے ساتھ جس طرح بھی ہو ایک بار ملاقات کا شرف حاصل کروں۔

خدا تعالیٰ نے میرے دل کی آرزو کو سن لیا اور جلسہ سالانہ ۲۰۰۵ میں حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت دل کی کیفیت کو الفاظ میں نہیں بیان کر سکتا یہاں تک کہ جب حضور انور کے قریب پہنچا تو میری آنکھیں خود بخود غیر اختیاری طور پر نیچے ہوگئیں اور میں حضور کو جی بھر کر دیکھ بھی نہ سکا۔ اسی طرح خاکسار قادیان میں جب تک رہا حضور انور کو دیکھنے کی خاطر جب بھی موقع ملا حضور انور کے پیچھے دوڑتا رہا۔ اور اس طرح میری خواہش اللہ تعالیٰ نے پوری کی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ ذالک۔ (ایم مزمل، معلم سلسلہ، کڑلور، تمل ناڈو)

❀❀❀❀

آپ کوٹلی والے ناصر ہیں جنہوں نے مجھے تنگ کیا تھا

جولائی 1971ء کی ایک شام ایک دو رکنی وفد وقف عارضی کیلئے مسجد میں وارد ہوا۔ میری دوکان چونکہ مسجد کے قریب ہی تھی اس لئے ہر آمدہ مہمان پر نگاہ رہتی تھی اور مہمان نوازی کی سعادت بھی اس دو رکنی وفد وقفِ عارضی میں ایک بڑی عمر کے بزرگ ’’ ربوہ قریشی جنرل سٹور کے مالک ‘‘ اور ایک بیس اکیس سالہ نوخیز جوان دراز قد ، گندم گوں ، سرخ سفید رنگ ، شرمیلی اور خاموش نظریں ، دیکھنے میں کسی بڑے گھر کا نازوں میں پلا لگ رہا تھا۔ تقریب تعارف میں بھی پہلو تہی اور انکسار اور شرمیلا پن ، کوشش سے معلوم ہوا کہ آپ میاں مسرور احمد صاحب خانوادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی مبشر اولاد ’’وہ بادشاہ آیا‘‘ کے پوتے اور دوسری جانب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ ’’ یہ تھی میری اپنے پیارے مسرور فداہ نفسی سے پہلی ملاقات‘‘ مسجد احمدیہ کوٹلی اس وقت ایک کچی مسجد تھی جس کے ساتھ ایک برائے نام خادم مسجد کا کمرہ تھا۔ خاکسار کے اصرار اور منت سماجت کے باوجود ایک ٹوٹے پھوٹے چولہے میں گیلی سوکھی لکڑیاں جلا کر آنمحترم اپنے ہاتھوں سے کھانا تیار کرتے رہے۔ اور اپنے بزرگ ساتھی کی خدمت بھی کرتے رہے ایک بار میں نے آپ کے عجیب و غریب پکے کھانے کو دیکھا جو غالباً چاول اور دال کی مکس کھچڑی ہوگی میری گزارش پر کہ آپ نازوں میں پلے نوکر نوکرانیوں والے ہمیں شرمندہ نہ کریں ہم بے چین ہیں مگر صرف اتنا فرما کر کہ وقفِ عارضی یہی ہے

۔اچھا آخری دن جاتے ہوئے آپ کے گھر کا کھانا کھا کر جائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور پرنور (اس وقت میاں مسرور احمد صاحب) کی دعوت کی سعادت عطا فرمائی ۔ الحمد للہ ۔ اس کے بعد میل و ملاقات کی تقریب پیدا نہ ہوئی ۔ آپ تعلیم میں اور وقفِ زندگی کی سعادتوں کو سمیٹتے ہوئے خلافت کی مسند پر رونق افروز اگست 2003ء جرمنی کے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہماری فیملی ملاقات تھی ۔ دربار خلافت میں داخل ہوئے ، ہزاروں خیالات ، دیکھتے ہی پیارے آقا ایّدہ اللہ نے فرمایا" آپ کوٹلی والے ناصر مسعود ہیں جنہوں نے مجھے تنگ کیا تھا" کتنا پیار اور اپنائیت تھی ان الفاظ میں کہ میرے بیوی بچے بھی حیران رہ گئے ۔ بتیس تینتیس سالہ سفر زندگی ، کبھی ملاقات نہیں ہوئی ، شکلیں بدل گئیں ، مگر یادداشت پر صد آفریں ، پھر کوٹلی کی یادیں تازہ ہو گئیں ۔ ایک ایک جگہ کا نقشہ کھینچ کر بتایا ، ایک ایک فرد کا نام لیکر حال دریافت کیا ، میرے اہل خانہ حیران ہو کر رہ گئے ۔ بعدہ یوں تو اور بھی کئی ملاقاتیں ہوئیں اور کئی بار سعادتوں کے سمیٹنے کا موقع نصیب ہوا ۔ مگر وہ پہلی ملاقات جس نے میرے قلب و جگر پر یہ نقش مزید گہرا کر دیا کہ خدا تعالیٰ جسے اپنی جماعت کی امامت کے لئے چنتا ہے اس کے کردار کی حفاظت پیدائش کے بعد ہر مرحلہ اور مقام پر کرتا ہے تا کہ اس کی سابقہ زندگی پر کوئی حرف نہ آسکے ۔

(ناصر احمد مسعود جرمنی)

❀❀❀

مسکراہٹیں بکھیرتا ہوا پیارا وجود

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا سوچ کر دل مسرت سے جھوم اٹھتا ۔ ایک عرصہ سے دل میں خواہش تھی کہ حضور آئیں اور آپ کی موجودگی میں ڈیوٹی دوں ۔ اگرچہ میری ڈیوٹی مسال سرائے طاہر میں بحیثیت منتظمہ لگی میں نے سوچا کہ جب تک مہمان نہیں آتے حضور کی سیکیورٹی میں ڈیوٹی دونگی ۔ چنانچہ جب مجھے پتہ چلا کہ لجنہ مرکزیہ کی ممبرات میں سے میری ڈیوٹی ان جگہوں پر لگی ہے جہاں سے حضور نے گزرنا ہے تو خوشی کی حد نہ ہی جب حضور تشریف لائے تو مستورات تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جمع تھیں میری ڈیوٹی گیٹ پر لگی ۔ جیسے ہی حضور گیٹ کے اندر تشریف لائے سب سے پہلے میری نظر حضور پر پڑی ۔ حضور کی روحانی شخصیت پرنور چہرہ اور الٰہی رعب ، میں بیان نہیں کر سکتی مسکراہٹیں بکھیرتا ہوا کتنا پیارا وجود تھا حضور اندر سب عورتوں کے پاس سے گزرتے ہوئے جب دوبارہ گیٹ پر آئے پھر ملاقات ہوئی ۔ اس کے بعد تو کوئی موقع نہیں چھوڑا نمازوں میں کافی عرصہ پہلے حاضر ہو جاتی دالان حضرت اماں جانؓ کے دروازے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی رہتی اور آتے جاتے حضور کے دیدار ہو جاتے ۔ حضور سلام کر کے گزر جاتے کبھی کوئی بات بھی کرتے ، اسی طرح نمازوں کے وقت میں ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتی ۔ جب مہمان آگئے تو میں سرائے طاہر ڈیوٹی پر حاضر ہوگئی میری خواہش تھی کہ جب حضور آئیں تو یہاں بھی ملاقات ہو ۔ ایسا اتفاق ہوا کہ سرائے طاہر میں حضور اچانک معائنہ کے لئے تشریف لائے ، میں وہاں موجود تھی ۔ اسی طرح ایک ملاقات لجنہ اماء اللہ بھارت کے ساتھ ہوئی جس میں حضور نے ایک Pen دیا ۔ اور حضور کے ساتھ گروپ فوٹو میں حضور کے بالکل قریب کھڑا ہونے کا موقع بھی ملا یہ میری سب سے حسین یادگار ہے ۔ پھر حضور سے فیملی ملاقات ہوئی ۔ حضور ہمارے گھر تشریف لائے اور میرے رومال انگوٹھی تبرک کر کے دی ۔ الغرض پیارے آقا سے ملاقات کے انمول لمحے ہمیشہ ہمارے دلوں میں حسین یادوں کے طور پر محفوظ رہیں گے ۔ اکثر ان حسین یادوں کے تذکرے ہوتے رہتے ہیں ۔ اللہ کرے حضور دوبارہ جلد سے جلد تشریف لائیں اور ہم آپ کے بابرکت وجود سے مستفید ہوں

(امۃ القدوس فضل قادیان)

❀❀❀

غیر متوقع طور پر ملنے والی خوشی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی قادیان آمد اور آپ سے ملاقات کے حسین تذکرے اکثر ہمارے گھر میں ہوتے بڑی بیٹی جس کی عمر اس وقت تین سال تھی حضور نے اسے گود میں بٹھایا پیار کیا ۔ اسی طرح چھوٹی بیٹی جس کی عمر ایک سال تھی اس کو بھی حضور نے پیار کیا ان جذبات و مسرت کے لمحات کا ذکر سن کر میرا بیٹا ہمیشہ کہتا کاش میں اس وقت پیدا ہوا ہوتا ۔ اس کی حسرت کے مد نظر اسے کہتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس جب قادیان آئیں گے تو تمہاری بھی ایسی ہی ملاقات ہو جائے گی ۔ جب سے حضور کی آمد کا علم ہوا دل خوشی سے بھر جاتا ۔ حضور کی آمد کے پیش نظر اپنے گھروں کو ہم نے صفائی سجاوٹ اور روشنیوں سے حتی الامکان پہلے سے بہت بڑھ کر تیار کیا ۔ حضور کی آمد کے انتظار میں ہم بھی ایک قطار میں والد صاحب مرحوم کے ساتھ کھڑے ہو گئے ۔ حضور تشریف لائے ۔ کار میں سے ہی حضور کو دیکھا دل خوشی سے جھوم اٹھا پھر کیا تھا کوئی موقع بھی حضور کے دیدار کا نہیں چھوڑا مساجد ، راستے ، جلسہ گاہ غرض جہاں حضور کی آمد کا پتہ چلتا گھنٹوں انتظار میں کھڑے رہتے ۔ حضور کے پیچھے پہلی نماز پڑھنے کا موقع ملا ۔ پہلا خطبہ جمعہ حضور نے مسجد اقصیٰ میں ارشاد فرمایا ۔ خوش قسمتی سے بالکل حضور کے سامنے بیٹے محمد اسد اللہ کو جگہ ملی ۔ نگاہیں ایک پل بھی حضور کے دیدار سے ہٹنے کو تیار نہ تھیں جہاں موقع ملتا حضور کی تصویر بھی کھینچ لیتا ۔ بار بار ملاقات ہوئی حضور ہمارے گھر بھی تشریف لائے میری دونوں بیٹیاں قدسیہ فضیلت اور فریدہ طلعت بھی کوئی موقع نہ چھوڑتیں بلکہ موقع کی تلاش میں رہتیں ۔ نمازوں میں آتے جاتے بہشتی مقبرہ میں آتے جاتے حضور کے دیدار کو کھڑی ہو جاتیں ۔ پھر جب حضور ہمارے گھر تشریف لائے حضور سے مٹھائی رومال ، انگوٹھیاں تبرک کرائیں ۔ وقف نو کے اجلاس میں دونوں کو حضور نے Pen دیئے ۔ حضور کے قیام قادیان کا وقت پلک جھپکتے ہی گزر گیا ۔ وہ دن آیا جب پیارے آقا واپس جانے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے ۔ آپ پیدل چلتے جا رہے تھے دل چاہتا تھا وقت رک جائے اور یہ سعادت کی گھڑیاں تھم جائیں ۔ بالآخر حضور گاڑی میں سوار ہوئے اور الوداع کہکر تشریف لے گئے ۔ جو پیچھے بھاگ سکتے تھے بھاگے ۔ کچھ نظروں کو دوڑائے آپ کو دیکھتے رہے ۔ ہم صرف غمزدہ اور افسردہ کھڑے رہے ۔ گھر آئے قدم بوجھل ، آنکھیں بھیگیں ، دل افسردہ گھر جانے کو دل نہ چاہے جہاں ہم سب کی آنکھوں میں آنسو تھے ۔ بادل بھی برس کر حال دل کی ترجمانی کر رہا تھا ۔ بالآخر ہم گھر لوٹے تو میرا بیٹا میری بیٹیاں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ، ان کو سمجھایا کہ خدا کی تقدیر اور رضا پر ہم راضی ہیں ۔ خدا تعالیٰ ہمارے آقا کو پھر دوبارہ لائے گا ۔ خدا کرے وہ گھڑی جلد آئے ۔ جب ہم اپنے پیارے آقا کو اپنے سامنے دیکھکر آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون پہنچائیں ۔

حضور انور ایدہ اللہ کی آمد کے انتظار میں دن گنتے گنتے آخر وہ مبارک گھڑی بھی آگئی جب پیارے آقا کا دیدار ہوا کئی بار ملاقات کے باوجود بقول شاعر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی وقت بڑی تیزی سے گزرتا گیا حضور کی روانگی کے لئے چند دن باقی رہ گئے ہر مرد و زن کی زبان پر حضور کی ملاقات کے تذکرے تھے کہ حضور ایسے ہمارے گھر آئے حضور کی شفقت و محبت کی باتیں ہر کوئی سناتا ایک دن خاکسار مکرم منصور احمد صاحب نائب مدیر بدر کے گھر بیٹھا تھا مکرم مظفر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ بھی وہاں آگئے حضور کی شفقت کے تذکرے ہونے لگے اچانک مظفر صاحب کو میرے بھانجے داؤد احمد ناصر کا فون آیا اور وہ فون سن کر جلدی سے بغیر کچھ بتائے مسجد مبارک کے گیٹ کی طرف چل پڑے ہم فکر مند ہوئے کہ پتہ نہیں کیا ہوا ۔ ہم بھی اسی جستجو میں پیچھے ہی نکل پڑے گیٹ کے اندر جا کر پتہ چلا کہ افسران صیغہ جات کے گروپ فوٹوز حضور انور کے ساتھ محاسب کے دفتر کے سامنے ہو رہے ہیں ۔ مختلف گروپ فوٹو ہوئے ہم بے قراری سے دیکھنے لگے اچانک خیال آیا کہ ہم بھی ادارہ بدر کی تصویر کھنچوا لیتے ہیں محترم مدیر صاحب تو بیرون قادیان تھے مکرم برہان احمد صاحب ظفر صدر نگران بورڈ بدر سے بات کی انہوں نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے اجازت لی اگرچہ پہلے سے ہی طے شدہ فوٹوز ہو رہی تھیں حضور انور نے از راہ شفقت ادارہ بدر کے ساتھ گروپ فوٹو کی اجازت دے دی ۔ جب سب تصویریں ہو چکیں تو حضور جانے لگے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے عرض کی حضور ادارہ بدر کی تصویر باقی ہے چنانچہ حضور پھر کرسی پر رونق افروز ہوئے اور ہم دونوں نے حضور کے ساتھ بیٹھ کر تصویر کھنچوائی ۔ یہ تصویر غیر متوقع طور پر ہوئی اور صرف حضور انور کی شفقت سے ہی ممکن ہوئی ۔ یہ ہماری خوش بختی کی آئینہ دار ہے ۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے ۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

مسیحا خود چل کے آئے بیمار کے پاس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد پر جی آیاں نوں ، جی آیاں نوں ، نظم کے ساتھ تمام قادیان گونج رہا تھا ۔ فضا میں ایک قسم کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی ، دلوں کی دھڑکنیں تھمنے کا نام نہ لیتی تھیں ۔ لوگوں کا ہجوم امڈا پڑتا تھا ۔ مرد و زن بچے بوڑھے سب قطاروں میں لگے اپنے دیدہ و دل بچھائے اپنے محبوب آقا کی آمد کی خبر پا کر ہر گلی میں ہاتھوں میں لوائے احمدیت کی جھنڈیاں لہراتے ہوئے استقبال کو کھڑے تھے ۔ جوں جوں وقت گزر رہا تھا دل بے چین اور دیدار کو آنکھیں بے قرار ہوتی جاتی تھیں ۔ وقت مانو تھم سا گیا ۔ اس موقع پر سیکیورٹی کے شعبہ میں خاکسار کی بھی ڈیوٹی تھی ۔ حضور کی آمد ہوتے ہی یوں لگ رہا تھا گویا آسمان سے فرشتوں کا نزول ہو رہا ہو ۔ پھر کیا تھا حضور پُر نور کے قیام قادیان کے پورے ایام حتی الامکان کوشش کرتا کہ حضور کا بس دیدار کرتا رہوں اس لئے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا ۔ حضور کے پیچھے نمازوں ، جلسہ گاہ میں خطبات یا خطابات کے علاوہ یا پھر حضور جب سیر کے لئے جا رہے ہوں یا پھر بہشتی مقبرہ یا جلسہ گاہ یا کہیں اور ۔ چونکہ خاکسار کی ڈیوٹی بطور انچارج دفتری امور شعبہ خدمت خلق میں لگی تھی اس وجہ سے وہاں سے جب بھی حضور کا گزرنا ہوتا ہم گھنٹوں پہلے ہاتھوں کی حفاظتی زنجیر کا حلقہ بنا کر گیٹ کے پاس کھڑے ہو جاتے ۔

اس کے علاوہ میری حضور سے ملاقات یوں تو تین بار ہوئی اول اپنی مقامی جماعت کے احباب کے ساتھ جس میں حضور نے خاکسار کو از راہ شفقت قلم عطا فرمایا اور تصویر کھنچنے کا موقع ملا ۔ دوسری بار فیملی ملاقات کے تحت میرے ماموں جان کی فیملی کے ساتھ ہوئی ۔ اس ملاقات میں مجھے حضور کے ہی دیئے ہوئے قلم سے اپنی ڈائری میں دستخط کروانے کا یادگار موقع ملا ۔ تیسری ملاقات جامعہ احمدیہ کے طلباء سے ملاقات کے دوران ہوئی اس تقریب میں مجھے خدا کے فضل سے تلاوت قرآن مجید کا ترجمہ پیش کرنے کا موقع ملا ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ حضور نے بعد میں ہماری کلاس سے استفسار بھی فرمایا اور جامعہ کے طلباء کو عملی زندگی میں کام آنے والی بیش قیمت نصائح کے بے شمار انمول موتی ہمیں عنایت فرمائے ۔ اس تقریب کو ایم ٹی اے میں بھی وقتاً فوقتاً دکھایا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ خاکسار کو انہیں ملاقاتوں میں حضور سے رومالوں اور انگوٹھیوں کو تبرک کروانے اور تصویر کھنچوانے کا موقع ملا ۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے مٹھائی تحفے میں ملی ۔ یہ سب میری حضور سے ملاقات کی حسین یادیں ہیں جو کبھی فراموش نہیں ہو سکتیں ۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان یادگار لمحوں کے فیض سے ساری عمر مستفید کرتا رہے ۔ آمین

(محمد ابراہیم سرور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

❀❀❀❀

بقیہ صفحہ 21 صد سالہ خلافت جوبلی اور رابطہ نو مبائعین

فرمایا: جو طلباء کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں وہ اپنے اپنے طور پر سیمینار منعقد کریں۔ غلط فہمیاں دور کریں۔ اس کے رد عمل کے طور پر جو امور اور مسائل آئیں گے اس کے نتیجہ میں کام اور آگے بڑھے گا۔ اس طرح رابطے بھی بڑھیں گے۔

چنانچہ ان ہدایات اور ارشادات کی روشنی میں نو مبائعین کے ساتھ روابط بڑھانے کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے گئے ہیں اور مختلف پروگرام مرتب کئے گئے ہیں اب ان پروگرام کو عملی جامہ پہنانا اور مقررہ ٹارگٹ کا حاصل کرنا یہ ہمارا اولین مقصد ہے۔ اس کے لئے جملہ مبلغین و معلمین و داعین الی اللہ کے ساتھ ساتھ جملہ احباب جماعت کو بھی اس اہم مہم میں حصہ لینا چاہئے۔ ہر احمدی اپنے اپنے دائرہ میں جائزہ لے کہ کس قدر افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اندرونی یا بیرونی دباؤ میں آکر جماعت سے رابطہ منقطع کر چکے ہیں۔ اور ان وجوہات کا بھی پتہ لگوایا جائے جو اس کے عوامل ہیں پھر ان کے ازالہ کے لئے بھرپور با قاعدہ منصوبہ بند طریقے سے کوشش کی جائے۔ اس طرح سارے کے سارے احمدی ایک مہم کے تحت ایسے لوگوں کا جماعت کے ساتھ از سرِ نو رابطہ کروانے کی کوشش کریں گے تو لازماً اس کے اچھے نتائج نکلیں گے۔ اور نہایت کم مصارف میں، کم وقت میں، ملک گیر طور پر یہ کام ہو رہا ہوگا۔ اور اس طریق سے قوی امکان ہے کہ تھوڑے سے وقت میں ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

جائزہ لینے پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض دور افتادہ علاقوں میں نو احمدیوں نے مخالفت کے خوف سے جماعت کے ساتھ روابط کم کئے ہیں۔ عملاً جماعت احمدیہ کی صداقت کے وہ دل سے قائل تو ہیں پر بیرونی دباؤ کے نتیجہ میں وہ مجبور ہو جاتے ہیں۔ آنے والے مصائب کو برداشت کرنے کی ان کے اندر طاقت بھی نہیں ہوتی اور ایمان اس حد تک راسخ بھی نہیں ہوا ہوتا کہ " ہر چہ بادا باد" کہہ کر اس میدان میں کود سکیں۔ ایسے حالات میں حکومت کے تعاون سے ایسے لوگوں کو تحفظ مہیا کرنا، آزادی مذہب اور آزادی ضمیر کے علمبردار آئین ہند کے حوالہ سے حکومت سے درخواست کرنا۔ پھر ایسے سماج مخالف عناصر کی سرکوبی کے لئے مناسب اقدام اختیار کرنا لازمی ہے۔

ایک اور اہم وجہ ان نو واردین کے پیچھے ہٹنے کی یہ ہے کہ رشتہ ناطہ کے لحاظ سے ان کو پریشان کیا جاتا ہے۔ نام نہاد علماء یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت کے نتیجہ میں میاں بیوی کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں اور پھر قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کا مسئلہ آجاتا ہے ان کو سمجھانے کی ضرورت ہیکہ بیعت کے نتیجہ میں ایک نئی رشتہ داری میں وہ پرو دیئے جاتے ہیں اور عالمی برادری اور اخوت کے نظام میں منسلک ہوتے ہیں جس کا دائرہ سارے عالم پر محیط ہے۔ پھر رشتہ ناطہ کے مسائل کے حل کے لئے ان کے عائلی جھگڑوں کی تصفیہ کے لئے با قاعدہ منصوبہ بنایا جائے ان کی اخلاقی نگرانی کریں۔ بد عادتوں اور بد رسومات سے ان کو باز رکھنے کی کوشش کریں ایسے معاشرہ سے انسداد بیکاری کے لئے بھی نہایت مؤثر کاروائی کی جانی چاہئے تاکہ ان کے اقتصادی حالات بہتر ہوں اور وہ اخراجات کے لحاظ سے خود کفیل بن سکیں۔ اور کوئی بیرونی دباؤ ان میں لغزش پیدا نہ کر سکے

ایسے علاقوں میں تعلیمی معیار قدرے کم ہوتا ہے اس لئے بھی لوگ ڈگمگا جاتے ہیں۔ اس لئے تعلیمی معیار کو بڑھانے اور خواندگی کی شرح کو بڑھانے، دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی ترویج کی بھی کوشش کی جانی چاہئے۔ ایسے علاقوں سے ہونہار نوجوانوں کا انتخاب کر کے مرکز سلسلہ میں بغرض تعلیم و تربیت بھجوادیا جائے تو مفید ہو سکتا ہے۔

ایک اور وجہ سامنے آئی ہے وہ تدفین کا مسئلہ ہے۔ دشمنان احمدیت نو مبائعین کو حق و صداقت سے منحرف کرنے کے لئے ایک اور ہتھکنڈا جو استعمال کرتے ہیں وہ تدفین کا مسئلہ ہے ان کو یہ کہہ کر دھمکایا جاتا ہے کہ تمہاری یا تمہارے کسی عزیز یا رشتہ داروں کی وفات پر قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا۔ یہ ایک ایسا جذباتی مسئلہ ہے کہ سادہ لوح عوام اس قسم کے غلط پروپیگنڈے سے غلط اثر لیتے ہیں۔ پھر وہ ایسے حالات کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔ تو ہمیں اس لحاظ سے بھی نو مبائعین کی ہمت افزائی کرنی ہوگی۔ ان کے لئے متبادل انتظام کرنا ہوگا تاکہ اس قسم کے مسائل جماعت سے رابطے بڑھانے کے رستہ میں حائل نہ ہوں۔

الغرض جن جن ذرائع سے نو مبائعین کے حوصلے پست کئے جاتے ہیں ان ذرائع کا بخوبی جائزہ لینا اور ان کے روک تھام کے لئے مناسب طریق اختیار کرنا ضروری ہے۔ ہمیں ایسی حکمتِ عملی وضع کرنی ہوگی جس سے اس قسم کے مسائل حل کئے جا سکیں۔ نو مبائعین میں ہمت اور حوصلہ پیدا کرنے کے لئے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی قربانیوں کے بارے میں اور ان کے نیک نتائج کے بارے میں ان کو بتائیں۔

جب ہم اس طریق پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور نو مبائعین کے ساتھ روابط بڑھانے کی کوشش کریں گے تو لازماً ان سب کا جماعت کے ساتھ رابطہ مضبوط ہوگا۔ عملاً وہ سب نظام جماعت کا فعال حصہ بن جائیں گے۔ پھر وہ ان انعامات کے وارث ہوں گے جو مامور زمانہ کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے لئے ازل سے مقدر ہیں۔ ❀❀❀

میرے گھر منموہن آئے

وہ نورِ مجسم ،نور کا مخزن
مستک ان کا نُور برسائے
نینوں میں اک چمک نیاری
ادھروں سے وہ مُز ٹپکائے
چندر مکھ پہ نور تجسم
برسیں پھول وہ جب مسکائے
جاگے میرے بھاگ ابھاگے
میرے گھر من موہن آئے
میری کٹیا روشن روشن
آنگن میرا جوت رمائے
نگر ، نگریا، گلیاں کالی
نُور سے ان کے چم چمائے
میں باوری چرنوں لپٹی
اُٹھا مجھے وہ گلے لگائے
مَیں بلہاری مثیل کنہیا
میرا جیون سپھل بنائے
اشیرواد جو مجھ کو دیئی
پر دان کری اک دھینو گائے
کنگ یمن ،پنجاب کی ندیاں
اچھل رہی ہیں دودھ بہائے
گھر ، گھر بہتی دودھ کی نہریں
"ہدایت" ہے اس سے ابھ پرائے
دیش میرے کی قسمت جاگی
جب سے موہن بھارت آئے
انتریامی ،گیانی ، دھیانی
انتر کی وہ میل مٹائے
جیو ایش میں مادھیم موہن
جیو کو ایش سے وہی ملائے
اپنے یگ کا امام ہے یکتا
دنیا اس سے فیض ہے پائے
چرنوں میں جو شرن ہے پاتا
وہی موکش مکتی کو پائے
وردان ملا خورشید کو پیارا
پرلے تک خوشحالی آئے
سنتان ہماری جس دم چاہے
دین دنیا کی نعمآء پائے
سورن دھام سنسار سرداری
چرنوں میں سنتان کے آئے
اللہ نے یہ دن ہے دکھایا
مسرور حضور ہیں گھر میں آئے

(خورشید احمد پربھاکر درویش ہندی قادیان)

بقیہ صفحہ 22 قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر

متعلق تھا تفصیل سے بتایا کہ اس کی اکثر علامات ان کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی ذات میں ظاہر ہوئیں اور پھر ان کے صاحبزادے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی جگہ ناظر اعلیٰ مقرر کئے جانے کا ذکر کرنے کے بعد آخر پر فرمایا:

" میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور پھر بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔" تو ہماری جگہ بیٹھ" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے (بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 30 جنوری 1998ء)

ایک اور الٰہی اشارہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح مورخہ 15 نومبر 1906ء کو بعد نماز عصر قادیان کے نئے مہمان خانہ کے اوپر دار البرکات کے صحن میں ہوا۔ اس تقریب میں مسیحائے زمان سیدنا حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قادیان میں موجود صحابہ کرام کثیر تعداد میں شامل تھے نکاح کا اعلان حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور موقعہ کی مناسبت سے ایک لطیف اور پر معارف خطبہ بھی دیا اس میں آپ نے فرمایا:

" ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمارے امام کو بھی آدم کہا ہے اور وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً کی آیت ظاہر کرتی ہے کہ اس آدم کی اولاد بھی دنیا میں اسی طرح پھیلنے والی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ" (الحکم جلد 10 نمبر 46 نیز خطبات نور صفحہ 240 ایڈیشن قادیان 2003)

خطبہ نکاح کے الفاظ نہایت معنی خیز ہیں کہ " خدا تعالیٰ کے حضور خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے۔" یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ انتخاب کوئی معمولی انتخاب نہیں ہوگا بلکہ غیر معمولی نوعیت اور عظمت کا حامل انتخاب ہوگا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے مکالمات کے دروازے کھولے جائیں گے لاریب یہ الفاظ واضح طور پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نافلہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے بطور خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

الحمد للہ ہم نے آسمانی بشارت کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو اپنے حضور خاص طور پر منتخب فرما کر خلافت خامسہ کی خلعت سے سرفراز فرمایا۔

الٰہی بشارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلافت خامسہ کا یہ بابرکت دور بھی بفضلہ تعالیٰ موعود خلافت کا دور ہے اللہ کرے اس بابرکت عہد خلافت میں احمدیت کا قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہامات و بشارات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں شمس الضحیٰ کی طرح ظاہر ہوتے رہیں۔ آمین۔ ❀❀❀

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء قومی اخبارات کے آئینہ میں

4 जालंधर, 26 दिसंबर, 2005

दैनिक जागरण

JALSA SALANA QADIAN SUPPLIMENT

सन्देश

(JAGRAN CORESSPONDENT)

अमर उजाला

वीरवार, 29 दिसंबर 2005

Hazrat Mirza masroor ahmad on the concluding session

संबोधन : कादियान में जमाते अहमदिया के तीन दिवसीय 114वें अंतरराष्ट्रीय सम्मेलन के अंतिम दिन लोगों को संबोधित करते जमात के पांचवें खलीफा हजरत मिर्जा मसरूर अहमद। फोटो: अमर उजाला

विश्व में इस्लाम फैलाने का आह्वान किया खलीफा ने

आयोजन

- अहमदिया जमात का 114वां सम्मेलन संपन्न
- 70 हजार लोगों ने की आयोजन में भागीदारी

कादियां (गुरदासपुर)। जमाते अहमदिया की ओर से आयोजित तीन दिवसीय 114वें अंतरराष्ट्रीय सम्मेलन का बुधवार को समापन हो गया। समापन समारोह में जमात के पांचवें खलीफा हजरत मिर्जा मसरूर अहमद ने कहा कि पूरी दुनिया जानती है कि मुल्ला अहमदियत के दुश्मन हैं। उन्होंने आह्वान किया कि पूरी मेहनत से विश्व में इस्लाम फैलाना अहमदियों का कर्तव्य है। खलीफा ने कहा कि पूरे विश्व में उनकी जमात का प्रचार-प्रसार हो रहा है। उन्होंने जमात के मुसलमानों को हजरत मोहम्मद अस्सलाहलाम और रसूल हजरत मोहम्मद मुस्तफा सल्लाहो अल्लैहेस्सलम के पैगाम को दुनिया के कोने-कोने तक पहुंचाने को कहा।

सम्मेलन में करीब 70 हजार लोगों में 25 हजार से अधिक महिलाएं शामिल हुईं। महिलाओं के लिए अहमदिया ग्राउंड में विशेष प्रबंध किए गए थे। समारोह के समापन के बाद खलीफा महिलाओं के जलसा-ए-गाह भी गए। जहां महिलाओं ने धार्मिक गीत और नारे लगाकर खुशी का इजहार किया। सम्मेलन में लोक निर्माण मंत्री प्रताप सिंह बाजवा, प्रदूषण कंट्रोल बोर्ड के चेयरमैन तृप्त राजेंदर सिंह बाजवा, नगर कौंसिल प्रधान भजिंदर भाटिया, सेवा सिंह सेखवां, हकीम स्वर्ण सिंह भाटिया, जिला परिषद के चेयरमैन बलविंदर सिंह लाडी, अनुराग सूद, लाल सिंह, बाबा दर्शन सिंह, सुरिंदर कुमार बिल्ला, बाबा कश्मीरा सिंह, बाबा फकीर चंद, साहिबजादा मिर्जा वसीम अहमद, डा. मोहम्मद आरिफ बंगाली, सैय्यद कमरीर अहमद और अन्य उपस्थित थे।

The Sunday Tribune

VOICE OF THE PEOPLE

Ahmadiyya Muslim Jamaat function to be held in Gurdaspur

मुस्लिम जमात अहमदिया के पांचवें रूहानी खलीफा हज़रत मिर्ज़ा मसरूर अहमद साहिब व विभिन्न प्रचक्त जलसे को संबोधित करते हुए। (छाया : यंबे स्टूडियो)

अहमदिया महिलाएं अंध-विश्वास से दूर रहें : हज़रत मिर्ज़ा मसरूर अहमद

बच्चों को कौम की अमानत बताया

कादियान, 27 दिसम्बर (आरिफ अहमद) : जमायत अहमदिया मिर्ज़ा मसरूर अहमद के 114वें अन्तर्राष्ट्रीय सम्मेलन के दूसरे दिन आज स्त्रियों के सुबह के सत्र को जमायत अहमदिया के पांचवें रूहानी खलीफा हज़रत मिर्ज़ा मसरूर अहमद साहिब ने संबोधन किया। तलावते कलामे पाक तथा नज़्म (धार्मिक गीत) के पश्चात् अपने शिक्षा के क्षेत्र में उच्च स्थान प्राप्त करने वाली लड़कियों को पुरस्कृत किया। अपने संबोधन में उन्होंने कहा कि आप अहमदी मुसलमान बहुत ही खुशकिस्मत हैं कि आपको हज़रत मुहम्मद सल्लाहो अलैहेवसलम के क्षेत्र में शामिल होने की तौफीक मिली है। आपने फरमाया कि आज लोग धर्म की ओर बहुत कम ध्यान देते हैं तथा बताई गई शिक्षाओं पर अमल नहीं किया जाता। समाज में फल रही बुराईयों का असर लिया जाता है। आपने फरमाया कि हमें अपनी कमज़ोरियों पर नज़र रखकर अपने भीतर सुधार पैदा करना चाहिए। आपने कहा सबसे बड़ी बुराई

▶ शेष पृष्ठ 7 पर ▶

अहमदिया महिलाएं अंधविश्वास...

(पृष्ठ 3 का शेष)

अंधविश्वास है, जिसे बज़ाहिर देखे नज़र नहीं आता। हमें अंधविश्वास न करके सिर्फ अल्लाह से मोहब्बत करनी चाहिए। कई लोग इंसान को खुदा से भी ज्यादा पूजने लगते हैं। वह पीर फकीरों के पास जाकर अल्लाह तक को भूल जाते हैं। वह उनसे मुरादें मांगते हैं, जबकि मुरादें पूरी करने वाला इंसान नहीं खुदा होता है। आपने जमाते अहमदिया की स्त्रियों की मिसाल देते हुए फरमाया कि अहमदी स्त्री अंधविश्वास से दूर है। वह कहती है कि चाहे अल्लाह ने उसकी परेशानियां दूर करनी हैं वह ज़रूर करेगा। परंतु वह अल्लाह के सिवा किसी और के आगे नहीं झुकेगी। आपने फरमाया कि हिन्दुस्तान तथा पाकिस्तान लोग मुरादें मांगते नज़र आते हैं। परंतु कई लोगों ने इन अंधविश्वासों के खिलाफ जेहाद ज़िंदगी भर किया। हज़रत साहिब ने फरमाया कि लोगों ने दरगाहें बनाकर अपना रोज़गार बना लिया है। आपने फरमाया कि स्त्रियों को ऐसी बातों से दूर रहना चाहिए, तथा अपनी तरबियत इस्लाह पर विशेष ध्यान देते रहना चाहिए। अपने भीतर हमेशा नेक तबदीली कायम रखें। आपने आगे फरमाया कि कई लोग औलाद मांगने के लिए दरगाहों में जाते हैं, यदि किसी के औलाद हो जाये तो औरतें समझने लगती हैं कि उन्हें दरगाह ने औलाद दी। आपने फरमाया कि औलाद तो खुदा देता है।

कोई ज़िंदा या मुर्दा इंसान नहीं देता। यदि दुआ करने से किसी को औलाद मिलती है तो यह अल्लाह का फल होता है। यह संयोग होता है कि आपने दरगाह में औलाद मांगी और मुराद पूरी हो गई। वस्तुतः औलाद तो अल्लाह ने आपको दी, वह तो आपका इम्तिहान लेता है। आपने महिलाओं को अपने बच्चों को अच्छी तरबियत तथा अच्छे संस्कार देने की तरफ ध्यान की ज़रूरत पर बल दिया। हज़ूर ने फरमाया कि मां की गलत हिमायत से उसकी औलाद तबाह हो जाती है। आपका फर्ज़ बनता है कि आप गलत बात को गलत समझकर उनकी तरबियत करें। आप अपनी ज़िम्मेदारियों को समझें। आपके बच्चे कौम की अमानत हैं। अपने संबोधन

ਅਜੀਤ

(9)

ਅਹਿਮਦੀਆਂ ਦੇ ਪੰਜਵੇਂ ਖਲੀਫਾ ਨਾਲ ਇਲਾਕੇ ਦੇ ਆਗੂਆਂ ਵੱਲੋਂ ਭੇਂਟ

ਕਾਦੀਆਂ, 20 ਦਸੰਬਰ (ਪ. ਪ.)- ਅੱਜ ਜ਼ਿਲ੍ਹੇ ਦੇ ਨੇਤਾਵਾਂ ਅਤੇ ਇਲਾਕੇ ਦੇ ਪਤਵੰਤਿਆ ਨੇ ਮੁਸਲਿਮ ਜਮਾਤ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੇ ਪੰਜਵੇਂ ਰੂਹਾਨੀ ਖਲੀਫਾ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਮਸਰੂਰ ਅਹਿਮਦ ਸਾਹਿਬ ਖਲੀਫਾ ਤੁਲ ਮਸੀਹ ਨਾਲ ਮੁਲਾਕਾਤ ਕੀਤੀ। ਇਸ ਸਬੰਧ ਵਿਚ ਜਮਾਤ ਦੇ ਬਾਹਰੀ ਮਾਮਲਿਆਂ ਦੇ ਸਕੱਤਰ ਮੁਹਿੰਮਦ ਨਸੀਮ ਖਾਨ ਨੇ ਦੱਸਿਆ ਕਿ ਅੱਜ ਕਾਦੀਆਂ ਦੇ ਕੌਂਸਲਰ ਅਤੇ ਦੂਸਰੀਆਂ ਪਾਰਟੀਆਂ ਦੇ ਨੇਤਾਵਾਂ ਨੇ ਜਮਾਤ ਦੇ ਕੇਂਦਰ ਕਾਦੀਆਂ ਵਿਖੇ ਪਹੁੰਚ ਕੇ ਖਲੀਫਾ ਸਾਹਿਬ ਤੋਂ ਮੁਲਾਕਾਤ ਕੀਤੀ। ਬਾਬਾ ਆਇਆ ਸਿੰਘ ਕਾਲਜ ਤੁਗਲਵਾਲ ਦੇ ਪ੍ਰਿੰਸੀਪਲ ਸਵਰਣ ਸਿੰਘ ਵਿਰਕ ਨੇ ਆਪਣੇ ਕਾਲਜ ਦੀਆਂ ਵਿਦਿਆਰਥਣਾਂ ਨੂੰ ਭਾਰੀ ਗਿਣਤੀ ਵਿਚ ਨਾਲ ਲਿਆ ਕੇ ਮੁਲਾਕਾਤ ਕੀਤੀ। ਖਲੀਫਾ ਤੁਲ ਮਸੀਹ ਵੱਲੋਂ ਵਿਦਿਆਰਥਣਾਂ ਨੂੰ ਪੈਨ ਭੇਂਟ ਕੀਤੇ। ਉਨ੍ਹਾਂ ਤੋਂ ਬਾਅਦ ਹਲਕਾ ਵਿਧਾਇਕ ਅਤੇ ਪ੍ਰਦੂਸ਼ਣ ਕੰਟਰੋਲ ਬੋਰਡ ਦੇ ਚੇਅਰਮੈਨ ਸ: ਤ੍ਰਿਪਤ ਰਾਜਿੰਦਰ ਸਿੰਘ ਬਾਜਵਾ ਨੇ ਵੀ ਖਲੀਫਾ ਤੁਲ ਮਸੀਹ ਨਾਲ ਮੁਲਾਕਾਤ ਕੀਤੀ। ਇਸ ਮੌਕੇ ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਨਾਲ ਬਲਵਿੰਦਰ ਸਿੰਘ ਮਿੱਟੂ ਬਾਜਵਾ ਨੇ ਵੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਕੀਤੀ। ਇਨ੍ਹਾਂ ਤੋਂ ਬਾਅਦ ਸਾਬਕਾ ਮੰਤਰੀ ਸ: ਸੇਵਾ ਸਿੰਘ ਸੇਖਵਾਂ, ਨਰਿੰਦਰ ਸਿੰਘ ਸੇਖਵਾਂ, ਸੱਜਣ ਸਿੰਘ ਚੰਦਲ ਪ੍ਰਧਾਨ ਯੂਥ ਅਕਾਲੀ ਦਲ ਕਾਦੀਆਂ, ਕਰਨੈਲ ਸਿੰਘ ਤਤਲੇ ਸਾਬਕਾ ਚੇਅਰਮੈਨ ਮਾਰਕਿਟ ਕਮੇਟੀ ਨੇ ਵੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਕੀਤੀ।

روزانہ ہند سماچار جالندھر اور انبالہ کینٹ

شکروار 23 دسمبر 2005 مطابق 9 پوہ 2062 بکرمی سمت

جماعت احمدیہ نے سپیشل ٹرینیں چلائے جانے پر شکریہ ادا کیا

قادیان 22 دسمبر (نعمان دہلوی) جماعت احمدیہ بھارت کے ترجمان جناب محمد نسیم خان نے ہند سماچار سے ایک ملاقات کے دوران قادیان میں جماعت احمدیہ کے ہونے جا رہے 114 ویں جلسہ سالانہ کے دوران محکمہ ریل کی جانب سے دو خصوصی ٹرینیں چلائے جانے پر ریل محکمہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا ریل محکمہ کی جانب سے امرتسر سے قادیان کے لئے سپیشل ٹرینیں چلائے جانے سے بھارت کے تمام صوبہ جات کے علاوہ بیرونی ممالک سے شرکت کرنے والوں کو بہت آسانی ہوگئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت کے تمام صوبوں سے قادیان آنے والے مہمان اپنے اپنے صوبوں سے براہ راست قادیان کی ٹکٹوں کی خرید کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ کے مدنظر امرتسر سے دو خصوصی ٹرینیں چلائی گئی ہیں۔ جبکہ ایک ٹرین پہلے کی طرح عام معمول کے مطابق جاری ہے۔ اسی طرح حیدرآباد اور گوہاٹی سے دو خصوصی ایکسپریس ٹرینیں بھی قادیان پہنچ رہی ہیں۔

تحریک جدید کے قیام کی غرض وغایت اور جماعت کا فرض

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصول پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں اسی طرح تحریک جدید کے اصول میں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ امراء اور غرباء جو خلیج حائل ہے اور جس کی بنا پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے...... اب مسلمانوں پر بھی ایک مصیبت کا دور آیا ہے تو میں دیکھ رہا ہوں کہ وہی اصول جو تحریک جدید کے ذریعہ میں نے پیش کئے تھے آج مسلمان انہی کی نقل کرنے اور ان کو اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں...... بیشک بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو ابھی انہوں نے اختیار نہیں کیں۔ لیکن بہرحال آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں انہیں اختیار کرنی پڑیں گی۔ کیونکہ تحریک جدید کے پروگرام میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جسے چھوڑا جا سکے۔ بے شک بعض چیزوں کی شکل بدلتی جائے گی لیکن اصول وہی رہیں گے جو تحریک جدید میں میں نے بیان کئے ہیں''۔

''جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی۔ جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی۔ جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کیلئے قربانی کر کس طرح سکتے ہیں۔ اگر کبھی دین کے لئے ہمیں اپنے وطنوں سے ہجرت کرنی پڑی تو ہم ہجرت کس طرح کر سکیں گے اگر ہماری جماعت کے افراد کو جیل خانوں میں جانا پڑا تو وہ جیل خانوں میں کس طرح جا سکیں گے۔ آخر لوگ جیل خانوں میں کیوں خوشی سے نہیں جاتے۔ اس لئے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ یہاں تو ہمیں اچھا کھانا اور کپڑا ملتا ہے مگر وہاں نہ کھانا اچھا ملے گا نہ کپڑا اور مشقت کی زندگی بسر کرنی پڑے گی۔ اگر ایک شخص نے اپنے گھر میں بھی اچھا کھانا چھوڑ رکھا ہو۔ اچھا کپڑا پہننا ترک کر رکھا ہو اور محنت اور مشقت کے کاموں کا عادی ہو تو اس کے لئے جیل خانہ میں جانا کوئی بڑی بات نہیں ہوگی وہ کہے گا یہاں رہے تو کیا اور وہاں گئے تو کیا، کوئی فرق تو نہیں......''

''جماعت میں ہر جگہ تحریک جدید کے سیکرٹری مقرر ہیں مگر انکا کام صرف یہ نہیں کہ لوگوں سے چندہ وصول کریں بلکہ ان کا یہ بھی کام ہے کہ وہ تحریک جدید کی سکیم پر لوگوں کو عمل کرنے کی تحریک کریں۔ قادیان میں بھی اور بیرونی جماعتوں میں بھی ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں۔ انصار اللہ الگ جلسے کریں۔ خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے۔ جہاں جماعتیں مختلف حلقوں میں تقسیم ہوں وہاں الگ الگ حلقوں میں جلسے کئے جائیں اور دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اور اس کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جاوے''۔

''آئندہ ہمیں کفر سے جو جنگ پیش آنے والی ہے وہ پہلی جنگوں سے بہت بڑھ کر ہوگی اور اس میں پہلی قربانیوں سے بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اگر ہم وہ قربانیاں پیش نہیں کریں گے تو ہمارا انجام اچھا نہیں ہوگا اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کبھی سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو برے انجام سے بچائے اور اسے قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ قیامت کے دن ہمارا اس کے حضور پیش ہونا ایک کامیاب اور بامراد اور باوفا خادم کی طرح ہو نہ کہ بے وفا اور ناکام اور غدار غلام کی مانند''

(الفضل 15 نومبر 1946 جلد 34 نمبر 266)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحریک جدید کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو بطریق احسن پورا کر کے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مقبول بارگاہ الٰہی دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

مستحق احمدی طلباء کے لئے تعلیمی امداد اور قرض کے حصول کے لئے مقرر کردہ معیار

1. پرائمری کلاسز (جماعت 1 تا 5) کے طلباء کے لئے نمبرات کا کوئی معیار مقرر نہیں ہوگا۔ مستحق طلباء کو پرائمری تعلیم کے اخراجات کے لئے حسب حالات کلی یا جزوی طور پر قرض یا امداد دی جائیگی۔

2. جماعت 6 سے 10+1 تک صرف وہی طلباء تعلیمی امداد یا قرض حاصل کرنے کے مستحق ہوں گے جنہوں نے گذشتہ جماعت کے سالانہ امتحان میں 60% یا اس سے زائد نمبر حاصل کئے ہوں گے۔ مثلاً اگر کوئی طالب علم جماعت 6 کے لئے تعلیمی امداد/قرض کی درخواست دیتا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے جماعت 5 میں 60% یا زائد نمبر حاصل کئے ہوں۔

3. ہائر سیکنڈری (2+10) گریجویشن (B.A., B.Sc., etc) اور پوسٹ گریجویشن (M.A., M.Sc., etc.) کے طلباء کو تعلیمی امداد یا قرض اُسی صورت میں دیا جاسکے گا اگر انہوں نے اپنے گذشتہ سالانہ امتحان میں 70% یا زائد نمبر حاصل کئے ہوں۔

(الف) مثلاً اگر کوئی طالب علم B.A., B.Com., B.Sc. کے 1st year کے لئے تعلیمی امداد/قرض کی درخواست دے رہا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے 2+10 میں 70% یا زائد نمبر حاصل کئے ہوں۔

(ب) اسی طرح اگر کوئی طالب علم B.A., B.Com., B.Sc. کے آخری سال (final year) کے لئے تعلیمی امداد/قرض حاصل کرنا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے B.A., B.Com., B.Sc. کے 2nd year میں 70% یا زائد نمبر حاصل کئے ہوں۔

(ج) اور اگر کوئی طالب علم M.A., M.Sc., M.Com. کے 1st year کے لئے تعلیمی امداد/قرض کی درخواست دیتا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے B.A., B.Com., B.Sc. کے final year میں 70% یا زائد نمبر حاصل کئے ہوں۔

4. Professional courses (پیشہ وارانہ تعلیم) میڈیکل انجینئرنگ، آرکیٹکچر، لاء، چارٹرڈ اکاونٹنسی (ACA)، کمپنی سیکرٹری (ACS)، کاسٹ اکاونٹنسی (ICWA)، MBA وغیرہ اور دیگر سائنس سے متعلق Professional courses کے لئے صرف وہی طلباء تعلیمی امداد/قرض کے مستحق ہوں گے جن کو merit basis (بغیر ڈونیشن کی رقم ادا کئے) متعلقہ کورس میں داخلہ ملا ہو یعنی انہیں داخلی ٹیسٹ، انٹرویو، گروپ ڈسکشن، کاونسلنگ کی بناء پر داخلہ ملا ہو۔

5. تعلیمی امداد/قرضہ کے لئے صرف اُن مستحق طلباء کی ہی درخواستیں سفارش کے ساتھ بھجوائی جائیں جو مندرجہ بالا شرائط (1 تا 4) پر پورے اترتے ہوں۔ درخواست کے ساتھ DMC معیار پر داخلہ ملنے کا ثبوت تعلیمی اخراجات کا ثبوت ساتھ بھجوایا جائے۔ یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ صرف فیس اور اخراجات کتب ہی کلی یا جزوی طور پر بصورت قرض یا امداد دئے جانے کی گنجائش ہوگی۔ اسکے علاوہ کوئی دوسرے اخراجات نہیں دئے جائیں گے۔

(II) ہر جماعت میں احمدی طلباء کی کارکردگی کا جائزہ

1. اپنے صوبہ/زون/جماعت کے ہر طالب علم (لڑکا/لڑکی) کی تعلیمی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ لیتے رہیں۔ اسکے لئے ایک رجسٹر بنایا جائے جس میں ہر جماعت کے طالب علم کے سہ ماہی/ششماہی/سالانہ امتحانات میں حاصل کردہ نمبرات کا تفصیل سے اندراج کیا جائے۔ نظارت تعلیم اس رجسٹر کا باقاعدہ جائزہ لے گی۔ اسی طرح ہر سال سالانہ امتحان کے بعد اپنی جماعت کے طلباء کے بارہ میں تعلیمی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائی جائے جس میں درج ذیل اعداد و شمار دئے جائیں۔ (الف) تعداد طلباء (ب) 59% تک نمبرات حاصل کرنے والے طلباء (ج) 60%-69% نمبر حاصل کرنے والے طلباء (د) 70%-79% نمبر حاصل کرنے والے طلباء (چ) 80% یا زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء۔

2. جو طلباء جماعت 1 سے 10+1 تک 60% سے کم نمبر حاصل کر رہے ہیں اُن کی طرف خصوصی توجہ دی جائے تا کہ اُن کی کارکردگی میں بہتری پیدا کی جا سکے۔ اسی طرح ذاتی دلچسپی اور توجہ کے ذریعہ 2+10 اور گریجویشن یا پوسٹ گریجویشن کے طلباء کو تحریک کی جائے کہ وہ 70% یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

3. اپنی جماعت یا قریبی جماعت میں موجود احمدی اساتذہ کی مدد حاصل کریں اور انہیں تحریک کریں کہ ہفتہ یا پندرہ دن میں ایک بار احمدی طلباء کو رضا کارانہ طور پر ٹیوشن دیں تا کہ احمدی طلباء کی کارکردگی میں بہتری پیدا ہو۔

4. جماعت نہم، دہم، 10+1 اور 2+10 کے طلباء کی تعلیمی کارکردگی کا بغور جائزہ لیا جائے اور اسی طرح اُن کی دیگر صلاحیتوں، لیاقتوں اور قابلیت، بہتر رجحانات اور دلچسپی کا پورا جائزہ لیا جائے اور اس کی بناء پر اُن کی رہنمائی اور counselling کی جائے۔ ایسے طلباء کی رپورٹ نظارت تعلیم میں باقاعدہ بھجوائی جائے تا کہ نظارت تعلیم بھی اُن کے تعلیمی پروگرام کے بارہ میں اُن کی صحیح رنگ میں رہنمائی کر سکے۔

5. یہ بات ذہن میں مستحضر رکھیں کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی طلباء کے لئے یہ ٹارگیٹ دیا ہے کہ وہ اپنی کلاس/کالج/یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کریں اور 80% یا زائد نمبر حاصل کریں۔ احمدی طلباء کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے صوبہ کی بورڈ یا یونیورسٹی کی top ten فہرست میں شامل ہوں اپنی جماعت کے سیکرٹری تعلیم کو فعال بنائیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم حضور پر نور کی توقعات کو پورا کرنے میں کامیاب ہوں۔ آمین اسی طرح طلباء اور والدین کو بھی اُن کی ذمہ داری کا احساس دلائیں اور ساتھ ساتھ اُن کی رہنمائی بھی کرتے رہیں۔ اس سرکلر کو نہایت اہم تصور کرتے ہوئے جملہ والدین، طلباء، سیکرٹریان تعلیم، احمدی اساتذہ الغرض جماعت کے ہر فرد کو اس کے مندرجات سے آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو حضور انور کے ارشادات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

انعامی تمغہ طلباء

تعلیمی ایجوکیشن بورڈ اور یونیورسٹی میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے طلباء/طالبات کیلئے جماعت میں انعامی تمغہ دیئے جانے کے قواعد موجود ہیں۔ جملہ امراء/صدر صاحبان جماعت احمدیہ اور سیکرٹریان تعلیم اور طلباء کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ اگر جماعت کا کوئی طالب علم میٹرک سے یونیورسٹی کی کلاسز میں اپنے سالانہ امتحان میں اول، دوم، سوئم تعلیمی سال گزشتہ 06-2005 میں ایسی پوزیشن حاصل کر کے اپنا امتحان پاس کیا ہے تو نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو فوری طور پر اپنے تعلیمی کوائف کی سندات کے ساتھ اطلاع کریں تا کہ ان کو انعامی تمغہ دیئے جانے کے بارے میں جائزہ لیکر فیصلہ کر سکے جملہ شرائط کے ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ہی انعامی تمغہ کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔ (شیراز احمد۔ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

❀❀❀❀❀❀❀

EDITOR MUNEER AHMAD KHADIM Tel. Fax : (0091) 1872-220757 Tel. Fax : (0091) 1872-221702 Tel : (0091) 1872-220814 badrqadian@rediffmail.com	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly BADR Qadian Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Vol. 55 Thursday 21/28th December 06 Issue No. 51-52	SUBSCRIPTION ANNUAL : Rs. 250/- By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $: 30 Euro By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- الحمد لله رب العلمين٥ الرحمن الرحيم٥ ما لک يوم الدين٥ اياک نعبد واياک نستعين٥ اهدنا الصراط المستقيم سراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين٥ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:9)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آل ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلٰى آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

Composing & Designing by: Krishan Ahmad Qadian

محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ قادیان جے پی وردھی ایڈیشنل ڈی جی پی پنجاب کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ پیش کرتے ہوئے۔ اس موقع پر مکرم عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور صوبہ مہاراشٹر اور مکرم روشن علی صاحب ناظم انصار اللہ بنگال بھی موجود ہیں

ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز NRI کے سالانہ اجلاس منعقدہ لندن میں عالی جناب بھیشم نارائن سنگھ سابق گورنر تامل ناڈو سے "ایمینینٹ این آر آئی" ایوارڈ لیتے ہوئے۔ (5 راگست 2006)

وقف نو قادیان کا سالانہ اجتماع، سٹیج کا منظر

پنجاب بھون، چنڈی گڑھ میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب کیپٹن امرندر سنگھ صاحب سے جماعتی وفد کی ملاقات

وقف نو قادیان سالانہ اجتماع، گروپ فوٹو

مکرم تنویر احمد صاحب گیانی نائب ناظر اصلاح وارشاد 12 نومبر 2006 کو مسجد احمدیہ جالندھر کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے

محترم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نائب صدر مجلس انصار اللہ، صف انصار اللہ کیرلہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ارنا کولم صوبہ تامل ناڈو میں تقریر کرتے ہوئے

25 راکتوبر 2006 کو مسجد احمدیہ 'پردا' صوبہ چھتیس گڑھ کا افتتاح ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب ناظم انصار اللہ چھتیس گڑھ کا نے کیا۔ اس موقع پر دائیں مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ بھی موجود ہیں

بھوبنیشور اڑیسہ میں مجلس انصار اللہ بھوبنیشور نے مکرم سید فضل ... مبلغ سلسلہ اور مکرم رحمت اللہ صاحب زعیم انصار اللہ بھوبنیشور کی زیر قیادت ہسپتال میں ... کٹ اور فروٹ تقسیم کئے

مکرم حبیب الرحمٰن صاحب نیشنل صدر بھوٹان نے تربیتی کیمپ کے موقع پر ایم بی رانا افسر انچارج 'سامچی' بھوٹان محکمہ پولیس کو نیپالی ترجمہ قرآن پیش کیا

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
e-mail
Badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN61/57

ہفت روزہ
بدر
قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 21/28th December 2006 | Issue No. 51/52

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air: 20 Pounds Or 40 U.S.$
: 30 Euro
By Sea: 10 pounds or 20 US$
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بہشتی مقبرہ قادیان میں مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کرتے ہوئے

جلسہ سالانہ 2005ء کے پورے جلسہ گاہ کا ایک دلکش منظر

جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے سامعین کا ایک اور منظر

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بیان